الدولۃ المکیہ

بالمادۃ الغیبیہ

مصنّف

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب

بریلوی

مکتبہ رضویہ

آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱

فون:- ۲۱۷۸۸۹، ۲۱۶۴۶۴

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الدولۃ المکیۃ

بالمادۃ الغیبیۃ

مصنفہ امام اہل سنت مجدد ملت

اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیۃ

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

Marfat.com

عرضِ ناشر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نادر کتاب "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی. بہرحال ہر چیز کے لئے قسّامِ ازل نے ایک وقت مقرر فرمادیا ہے کلّ امر مرھون باوقاتہ مشہور ہے۔

یہ نادر کتاب اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور دشوار موضوع علمِ غیب اور اس کی حقیقت و ماہیت پر مشتمل ہے اور اس پر ہر کس و ناکس قلم اٹھانے کی ہمّت نہیں رکھتا۔ "ہر کارے و ہر مردے" کے مصداق امام اہلسنت اعلحضرت فاضل بریلوی جیسے بلند پایہ جلیل القدر عالم ہی اس اہم موضوع پر قلم اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے۔

کتاب کو آسان اور عام فہم بنانے اور اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے عربی متن کے مقابل اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے شروع میں فہرست کا اضافہ بھی کردیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کے عقائد و اعمال کی اس کتاب سے اصلاح اور تصحیح فرمائے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد،
کراچی ۲

نگرانِ طباعت
مصطفیٰ اسور اعظمی
عالم، حافظ، قاری

Marfat.com

چار ایسے عظیم رہنماؤں کے نام!

"جواب ہم میں نہیں ہیں"

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی ... فقیہ اعظم

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین .. مفسر اعظم

مخدوم الملت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی ... محدث اعظم

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علیخاں .. مناظر اعظم

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سوگوار غم

● رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد۔ بندر روڈ۔ کراچی ۲
فون: ۲۱۶۴۶۴
فون: ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور!

شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند
مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ
برہان ملت حضرت مولانا سید برہان الحق صاحب قبلہ
صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی

دعاؤں کا طالب

● قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان
آرام باغ روڈ۔ کراچی

فون: ۲۱۷۸۸۹
فون: ۲۱۶۴۶۴۲۱

یکم ستمبر ۱۹۹۶ء

Marfat.com

فہرست مضامین، کتاب "الدولۃ المکیۃ"

مضمون	صفحہ
• تمہید	۷
• علمِ غیب کی تشریح	۱۳
• علم کی قسمیں	۱۷
• اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہیں	۱۹
• مخلوق کے تمام علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی نسبت نہیں	۲۹
• سید ابوالحسن بکری کا قول کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام علوم کو جانتے تھے!	۳۳
• غیب کا مطلق علم ہر مسلمان کو حاصل ہے	۳۹
• جو یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں وہ کافر ہے۔	۴۱
• خالق اور مخلوق کے علم میں کئی حیثیتوں سے فرق ہے۔	۴۵
• کتاب حفظ الایمان پر کرمی تنقید	۵۵
• وہابیوں کے فاسد عقیدے	۶۱
• وہابی مشرکوں سے زیادہ جاہل ہیں۔	۷۵
• علم "ماکان وما یکون" ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کا ایک حصہ ہے۔	۷۸
• قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل	۸۱
• نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات وممات میں کچھ فرق نہیں۔	۸۶
• مکہ معظمہ کے علماء کے رشید احمد اور خلیل احمد پر کفر کے فتوے	۱۱۳
• براہینِ قاطعہ کی خرافات	۱۱۵
• علومِ خمسہ اور ان کی تشریح	۱۱۹
• مغیبات اور ان کی اقسام	۱۱۹
• کلمہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کے معانی اور اُن کی تشریح	۱۲۵
• شفاعت اور استغاثہ کی بابت وہابیوں پر اعتراض	۱۲۷
• آیت "وعندہٗ مفاتح الغیب" کی تفسیر	۱۳۵
• آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علومِ پنجگانہ کا ثبوت	۱۳۹
• مافی الارحام کا علم	۱۵۳
• آئندہ کل کا علم	۱۵۷
• موت کا مقام اور وقت کا علم	۱۶۳
• قیامت کا علم	۱۸۵
• رسالہ "اعلام الاذکیاء" اور اسکا جواب	۱۹۱
• شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول کہ آیہ "ھوالاول والآخر والظاھر والباطن" کے مصداق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں متکلمین کی اصطلاح میں علم کا مفہوم۔	۲۰۹

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝

الحمد للہ علام الغیوب غفار الذنوب ستار العیوب المظہر من ارتضی من رسول علی السر المحجوب و افضل الصلاۃ واکمل السلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب سیّد المطلعین علی الغیوب الذی علمہ ربہ تعلیما وکان فضل اللہ علیہ عظیما فھو علی کل غائب امین وما ھو علی الغیب بضنین ولا ھو بنعمۃ ربہ بمجنون مستور عنہ ما کان او یکون فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت مازاغ البصر وما طغیٰ افتمرونہ علیٰ مایریٰ نزل علیہ القران تبیانا لکل شئ فاحاط بعلوم الاولین والاخرین وبعلوم لا تنحصر بحد وینحسر دونھا العد ولا یعلمھا احد من العلمین فعلوم ادم وعلوم العالم وعلوم اللوح و علوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیمہ ھی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا۔ پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[لہ]۔ اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا، اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک اور ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے اُن پر قرآن اُتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہنچنے سے تھک رہے اور تمام جہان میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم۔ اور تمام عالم کے علم اور لوح وقلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک بوند ہیں۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم (اور تو نے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں۔) ان پر اللہ تعالیٰ کے

[لہ] مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں جب علیٰ آئے تو اس کے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دیدینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

من ذلك البحر الغير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى له وبه ومنه وعنه ؎

وكلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم من نقطة العلم او من شكلة الحكم

صلى الله تعالٰى عليه وسلم وعلٰى اٰله وصحبه وبارك وكرم۔ اٰمين۔

وبعد فقد اتانى وانا حل بالبلد الحرام۔ سؤال من بعض الهنود فى علم سيد الانام۔ عليه وعلٰى اٰله وصحبه افضل الصلاة والسلام۔ وقت العصر يوم الاثنين لخمس بقين من ذى الحجة۔ عام الف وثلاثمائة و ثلث وعشرين من هجرة من اتم الحجة واوضح المحجة عليه من الصلوات اكملها ومن التسليمات افضلها، واظنه ناشئا من بعض الوهابية الذين قد سبّوا الله ورسوله جلّ وعلا وصلى الله تعالٰى عليه وسلم سبّا واشاعوا بذلك فى الهند كتُبا۔ وذلك لان السُنّى ان احتاج ههنا ان يسأل علما۔ فهذا بلد الله الامين ممتلئ بحمد الله عِلما وعُلماء فمن كان عند البحار الزواخر۔ فما مضيه الى نهر فى الاخر على ان ساداتنا علماء مكة المكرمة حفظهم الله تعالٰى قد شرحوا مسئلة علمه صلى الله تعالٰى عليه وسلم وسائر المسائل التى يخالف فيها الوهابى الاظلم لا مرة ولا

Marfat.com

درود و سلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں اُس غیر متناہی سمندر یعنی علم الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہاں حضور سے مدد لیتا ہے تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کیے گئے ہے

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا | تیرے دریا سے چلو یا تیرے باراں سے اک چھینٹا
تیرے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے | کوئی نقطہ ہی پر ٹھہرا کوئی اعراب پر ٹھٹکا

اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کے آل و اصحاب پر اور برکتیں اور اعزاز نازل فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ حمد و نعت کے بعد کہ اس اثنا میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا میرے پاس علم سرور عالم علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلاۃ والسلام کے بارے میں بعض ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو ان کی ہجرت سے جنھوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کر دی ان پر سب سے کامل تر درود دیں اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا اٹھایا ہوا ہے جنھوں نے دل کھول کر اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہندوستان میں اس کی کتابیں شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ یہاں اگر کسی سنی کو کسی مسئلہ کی حاجت ہو علما سے دریافت کرنے کی تو یہ اللہ کا امان والا شہر ہے بحمد اللہ تعالیٰ علم و علما سے بھرا ہوا ہے۔ جو چھلکتے دریاؤں کے پاس ہو ایک پس ماندہ نہر کے پاس اُس کا کیا جانا۔ علاوہ بریں ہمارے سرداروں علمائے مکہ مکرمہ نے (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ اور باقی جتنے مسائل میں ستمگار وہابی خلاف کرتا ہے ایک دو بار نہیں بارہا مشرح بیان فرمایا ہے اور زنگ چھوڑا دی اور زینت بخشی اور عیب مٹا دیا اور وہابیہ پر موت قائم فرما دی۔ اور یہ بندۂ ضعیف اپنے قوی و لطیف رب کے فضل سے باپ دادا سے جھکتی

Marfat.com

مرتین۔ وقد کشفوا الرین۔ وافادوا الزین۔ وابادوا الشین۔ واقاموا علی الوھابیۃ الحین۔ وھذا العبد الضعیف بفضل ربہ القوی اللطیف۔ ابأعن جدٍ فی خدمۃ السنۃ الزاھراء۔ مقیم علی الوھابیۃ الطامۃ الکبری۔ صنف کتبا تزید علی ماتین[1]۔ ودعا کبراء ھم الی المناظرۃ لا کرۃ ولا کرتین فما احار احد منھم جوابا۔ وبھت الذین کانوا یسبون نبینا سبابا۔ وکانوا ینسبون الی ربنا کذبا کذابا فھربوا وشردوا۔ وماتوا۔ وخمدوا۔ ومن بقی منھم فسترون انشاء اللہ تعالیٰ ان یموت۔ حائرا بائرا او ھو اخرس مبھوت۔ فھذا ما یغیظھم وقد علموا انی بمکۃ منقطع عن کتبی مشتغل بزیارۃ بیت ربی۔ مستعجل الی بلد مولای وحبیبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاثاروا ھذا السؤال۔ طمعا منھم ان یمنعنی الاستعجال۔ وشغل البال وفقدان الکتاب۔ عن ابانۃ الجواب۔ فیکون فی ذٰلک عید لھم ومسرۃ۔ ونوع عوض عما اصابھم من المعرۃ ان سکتُّ ایضا مرۃ کما اسکتُّ کبراء ھم الف مرۃ۔ وجھلوا ان ھذا الدین المتین مامون۔ وکل من ینصرہ منصور ومصون۔ وانما امر اللہ اذا اراد شیأً ان یقول لہ کُن فیکون۔ فھذا ما فھمت من ھذا السؤال۔ والعلم بالحق عند ذی الجلال۔ فالاحسن تقسیم الجواب الی قسمین قسم للسائل المستفید۔ واخر علی الصائل العنید۔ لیصل کلاً

[1] ای فی الرد علی الوھابیۃ والافقد بلغت بحمد اللہ اربعمائۃ منھا فتاوی فی اثنی عشر مجلد اکبار

سنت کی خدمت میں ہے۔ اور وہابیہ پر قیامت قائم کئے ہوئے ہے۔ میں نے دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بڑوں کو دو چار دفعہ نہیں بلکہ بکثرت دعوت مناظرہ دی تو ان میں سے کسی نے لوٹ کر جواب نہ دیا اور مبہوت ہوکر رہ گئے وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دیتے تھے اور ہمارے رب عزوجل کی طرف اپنے جھوٹ سے کذب نسبت کرتے تھے تو وہ بھاگے اور لوک دُم گئے اور مر گئے اور بجھ گئے اور جو ان میں باقی رہا ہے تو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو گے کہ اسی حال میں مرجائے گا۔ حیران ہلکان گونگا بدحواس تو یہ وہ بات ہے جو انھیں غیظ دلا رہی ہے اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی جانب جانے کی جلدی ہے تو انھوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا تو اس میں اُن کو عید اور خوشی ہو جائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا ایک طرح کا بدلہ ہو جائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ میں نے ان کے بڑوں کو ہزار بار چپ کر دیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے منصور و محفوظ ہے اور اللہ کا کام یوں ہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے تو اس سوال سے جو میں سمجھا وہ یہ ہے اور حق کا علم اس عزت والے کو تو بہتر یہ ہے کہ جواب کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ سائل کے لئے جو فائدہ طلب کرتا ہو اور دوسرا ہٹ دھرم حملہ کرنے والے پر کہ ہر ایک کو وہ پہنچے جس کے وہ لائق ہے اور ہر ایک کو ایسا جواب دیا جائے جس کے وہ قابل ہے

لہ یعنی وہابیہ کے رد میں ورنہ بحمدہ تعالیٰ چار سو سے زائد ہیں۔ جن میں سے فتاوائے مبارک بڑی تقطیع کے بارہ ضخیم مجلدوں میں ہے ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

مایستاهله ویجاوب کلّ بما هو اهله۔

القسم الاول

فی کشف الحجاب عن وجه الصواب ۔ فی هذا الباب وفیه انظار تنتقی اللباب ۔ **النظر الاول** اعلم ان مدارک الامر ومناط النجاة الایمان بالکتاب کله وما ضل اکثر من ضل الا انهم یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کالقدریة امنوا بقوله تعالٰی "وما ظلمنٰهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون" وکفروا بقوله تعالٰی "والله خلقکم وما تعملون" والجبریة امنوا بقوله تعالٰی "وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العٰلمین" وکفروا بقوله تعالٰی "ذٰلک جزینٰهم ببغیهم وانا لصٰدقون" والخوارج امنوا بقوله تعالٰی "وان الفجار لفی جحیم یصلونها یوم الدین" وکفروا بقوله تعالٰی "ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء" ومرجئة الضلال امنوا بقوله تعالٰی "لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرّحیم" وکفروا بقوله تعالٰی "من یعمل سوء یجز به" وامثال ذلک کثیر۔ وفی کتب الکلام شهیر۔ والقران العظیم الذی نص انه "لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا الله" نص ایضا انه "لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول" وقال "وما کان الله لیطلعکم

Marfat.com

پہلا حصہ

اس مسئلہ میں چہرۂ حق سے پردہ کشائی میں اور اس باب میں چند نظریں ہیں کہ منغز سخن چن لیں **نظر اول** آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے تو اکثر گمراہ یوں ہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ (کہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) اس آیت پر تو ایمان لائے کہ "ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" اور اس آیت سے منکر ہو بیٹھے کہ "اللہ تمھارا بھی خالق ہے اور تمھارے اعمال کا بھی" اور جبریہ (کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں) اس آیت پر ایمان لائے "تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہان کا" اور اس آیت کے منکر ہوئے " یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔" اور خارجی (کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں) اس آیت کریمہ پر ایمان لائے کہ "بے شک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔" اور گمراہ مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا) اس آیت پر ایمان لائے۔ کہ "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کی مثالیں اور بہت ہیں۔ اور کتب کلام میں مشہور۔ اور وہ قرآن عظیم جس نے نص فرمایا کہ "زمین آسمان والوں میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے خدا کے۔" اسی نے یہ بھی صاف فرمایا کہ "اللہ مسلط نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔" اور یہ بھی فرمایا کہ اے

Marfat.com

على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" وقال "وما هو على الغيب بضنين" وقال وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون" وقال تعالىٰ "تلك من انباء الغيب نوحيها اليك" الىٰ غير ذلك من الآيات فهذا ربنا تبارك وتعالىٰ قد نفى نفيا لا مرد له واثبت اثباتا لا ريب فيه فالكل حق والكل ايمان۔ ومن انكر شيئا منها فقد كفر بالقران فمن نفى مطلقا ولم يثبت بوجه فقد كفر بآيات الاثبات ومن اثبت مطلقا ولم ينف بوجه فقد كفر بالآيات النافيات والمؤمن يؤمن بالكل۔ ولا تتفرق به السبل وهما لا يمكن لهما مورد واحد۔ فوجب الفحص عن الموارد۔

فاقول:۔ وبحول ربى احول۔ وفى ميدان التحقيق اجول وعلى من لبس ودلس اصول۔ ان للعلم قسمةً[1] بحسب المصدر وقسمة بحسب المتعلق بفتح اللام وتنشعب منها قسمة اخرىٰ بحسب وجه التعلق اما الاولىٰ فهى ان العلم اما ذاتى ان كان مصدره ذات العالم لا مدخل فيه لغيره عطاء و

---

[1] لله در المؤلف فى هذا التقسيم المشتمل على غاية التبيين والتفهيم الذى لم يبق معه غبار فى الفرق بين علم الله وعلم العباد وازاح به

Marfat.com

لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چن لیتا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "وہ (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب پر بخیل نہیں" "جو غیب وہ بتائیں اس میں ان پر غلطی کی تہمت نہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ "اے نبی اللہ نے تمھیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنے کام پر ایکا کیا اور یوسف کے ساتھ داؤں کھیلے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں کا قرعہ ڈالتے تھے کہ ان میں کون مریم کی پرورش کرے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور ان کے سوا اور آیتیں۔ تو یہ ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ جس نے نفی بھی ایسی کی کہ ٹل نہیں سکتی اور ثابت بھی ایسا کیا جس میں شبہہ نہیں تو نفی و اثبات دونوں حق ہیں دونوں ایمان ہیں اور ان دونوں میں سے جو کوئی کسی بات کا انکار کرے اس نے قرآن کا انکار کیا تو جو غیر خدا سے علم غیب کی مطلقًا ایسی نفی کرے کہ کسی طرح ثابت ہی نہ مانے وہ ان آیتوں سے کفر کر رہا ہے جو ثابت فرماتی ہیں اور جو مطلقًا اس طرح ثابت کرے کہ کسی وجہ سے نفی مانے ہی نہیں وہ ان آیتوں سے کفر کرتا ہے جو نفی فرماتی ہیں اور مسلمان سب پر ایمان لاتا ہے اور وہ مختلف راہوں میں نہیں پڑتا۔ اور نفی و اثبات دونوں ایک جگہ پر توارد ہو نہیں سکتے تو ان کے جدا جدا مورد تلاش کرنا واجب ہوا۔ تو میں کہتا ہوں و اپنے رب کی قوت پر جنبش اور میدان تحقیق میں جولان کرتا ہوں اور اس پر جس نے دھوکا دیا اور فریب کیا وار کرتا ہوں کہ علم کی ایک تقسیم[1] اس کے مصدر کے

---

[1] اس تقسیم میں مصنف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہے نہایت واضح اور خوب سمجھا دینے والے بیان پر حاوی ہے، جس سے کوئی غبار تفرقہ علم الٰہی و علم عباد میں باقی نہ رہا اور کم فہموں کو عبارات اہل سنت

Marfat.com

لاسببيا واما عطائی اذا کان بعطاء غیرہ فالاول مختص بالمولیٰ سبحنہ وتعالیٰ لا یمکن لغیرہ ومن اثبت شیئاً منه ولو ادنی من ادنی من ادنی من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر واشرک وبار وھلک - والثانی مختص بعبادہ عزجلالہ لا امکان له فیه ومن اثبت شیئا منه لله تعالیٰ فقد کفر واتی بما ھو اخنع واشنع من الشرک الاکبر - لان المشرک من یسوی بالله غیرہ وھذا جعل غیرہ اعلیٰ منه حیث افاض علیه علمه وخیرہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ( ) مما قد یتوھمه القاصرون من عبارات اھل السنة والتحقیق ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعلم الغیب من المساواۃ المبینة علی عدم التدبر فی کلامھم رضی الله تعالیٰ عنھم قیاما انور من کلام وارشقه من استدلال یتلالؤ ھکذا والا فلا اھ کتبه العبد الفقیر حمدان الونیسی المالکی المدرس بالحرم النبوی الشریف غفرالله له امین مدنیه حمدانیه ھذا اول الحواشی التی شرف بھا کتابی علامۃ المغرب فضیلۃ مولینا حمدان (احمد سعیه الرحمٰن امین) والحمد لله رب العلمین ام منه حفظه ربه تعالیٰ

الرد علی غایۃ المعمول

له ھذا تقسیم واضح جلی نطق به علماء الاسلام فی غیر ما موضع وفی نفس مسألتنا ھذہ مسألة علم الغیب وسیأتی عن الامام الاجل ابی زکریا النووی والامام ابن حجر المکی التصریح بان المنفی عن الخلق ھو العلم الاستقلالی والعلم المحیط الکلی ولکن العجب ممن یومن بصحة ھذہ التقسیمات ثم یندد علیھا بانھا وان کانت صحیحة فی نفسھا لکنھا من التدقیقات الفلسفیة التی لا یعتبرھا علماء الشرع وارباب العقول السلیمة فی فہم معانی الکتاب والسنة الی ان ادعی ان فی ذلک ایقاعا للمسلمین فی حیرۃ عظیمة وحلاً لعری الدین الوثیقة ثم لم یلبث الا قلیلا ان جاء بالنقل المذکور عن الامامین الجلیلین النووی وابن حجر وحملھما العلم فی ایات النفی علی العلم

Marfat.com

اعتبارات ہے (جہاں سے وہ صادر ہوا) اور دوسری تقسیم اس کے متعلق بفتح لام کے اعتبار سے ہے جس سے وہ متعلق ہوا اور ان سے ایک اور تقسیم نکلتی ہے اس اعتبار سے کہ تعلق کس طرح کا ہوا۔ پہلی تقسیم تو یہ ہے کہ علم یا تو ذاتی ہے[۱] جب کہ نفس ذات عالم سے صادر ہو

اور اس تحقیق ۔۔ حق کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، خدا کے ساتھ برابری کا جو وہم نا فہمی کلام کی بنا پر ۔۔۔ سے بالکل دور کر دیا تو کیا ہی روشن کلام اور کیا لطیف استدلال ہے یوں ہی ہے یونہی ہے ورنہ یہ نہیں تو کچھ نہیں تحریر کر دیئے۔ بندۂ فقیر حمدان ونیسی مالکی مدرس حرم نبوی اللہ اس کی مغفرت فرمائے الٰہی یوں ہی کر۔ یہ حاشیہ حمدانیہ مدینہ طیبہ کے ان حواشی میں سے پہلا حاشیہ ہے جن سے میری کتاب کو علامہ ملک مغرب مولٰنا حمدان نے رحمٰن ان کی سعی محمود فرمائے، شرف بخشا اور سب خوبیوں کو سراہا پروردگار عالم۔ ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ رو غایۃ المعول

[۱] یہ تقسیم واضح و روشن ہے۔ علمائے اسلام نے متعدد جگہ اسے ارشاد کیا اور خود ہمارے اسی مسئلہ علم غیب میں اسے ذکر فرمایا اور عنقریب بڑے جلیل القدر امام ابوزکریا نووی و امام ابن حجر مکی سے تصریح آتی ہے کہ مخلوق سے نفی علم ذاتی و علم محیط کلی کی ہے۔ لیکن اچنبا اس سے ہے کہ جو ان تقسیموں کی صحت کا معتقد ہے وہی ان پریوں گنگناتا ہے کہ وہ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہیں لیکن فلاسفہ کی ان موشگافیوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کا علمائے دین کریم اور ارباب عقل سلیم فہم معانی قرآن عظیم و احادیث نبی رؤف و رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اعتبار نہیں کرتے۔

حتیٰ ۔۔ دعویٰ کر دیا کہ اس میں مسلمانوں کو حیرت عظیم میں ڈال دینا اور دین الٰہی کی مضبوط رسی کو کھول کر تار تار کرنا ہے۔ پھر ذرا سے ہی توقف میں خود ہی نقل مذکور انھیں دونوں اماموں علامہ نووی و ابن حجر مکی سے لے آیا۔ حالانکہ انھوں نے آیات نفی میں علم کو علم مستقل بالذات و علم محیط کل پر محمول کیا۔ تو گویا اس کے نزدیک یہ دونوں امام نہ علمائے دین سے تھے، نہ عقل سلیم والوں میں تھے اور انھوں نے مسلمانوں کو عجیب حیرت میں ڈال دیا اور خدا کی پناہ دین کی حبل متین کو کھول کر تار تار کر دیا وہ اگر ایسے تھے (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) تو ان سے کیوں استناد کیا انھیں دین کا امام بنا کر کیوں ان کا کلام سند میں پیش کیا اور نھیں ہے بدی سے پھیرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر عظمت والے خدا کی توفیق سے ۱۲ منہ مدظلہ

[۲] جان لو کہ وہ چیز جو بہ سبب غیر کے ہوگی تو ضرور غیر کی دین ہی سے ہوگی کیونکہ غیر کی سببیت کو صرف مخلوق ہی کے علوم میں دخل ہے اور وہ سب کے سب بعطائے الٰہی ہیں مثلاً استاد شاگرد کے علم کا سبب

Marfat.com

واما الثانية فهى ان العلم علمان مُطلقُ العلم واعنى به المصدق الاصولى الّذى يقتضى اثباته ثبوت فردما وينقضى نفيه بانتفاء جميع الافراد وهو الفرد المنتشر والطبيعة المتمكنة من اى فرد شاءت كما حققه خاتمة المحققين سيدى الوالد قدس سره الماجد فى كتابه المستطاب اصول الرشاد لقمع مبانى الفساد فالقضية الايجابية ههنا موجبة جزئية تعم الكلية والسلبية سالبة كلية والعلم المطلق واعنى به مؤدى اداة العموم والاستغراق الحقيقى الذى لايثبت الا بثبوت جميع الافراد وينتفى بانتفاء فردما فالموجبة ههنا كلية والسالبة جزئية ويتنوع هذا التعلق الى وجهين جهة الاجمال وجهة التفصيل بحيث يمتاز فيه كل معلوم ويتمايز فيه كل مفهوم اعنى ما علمه العالم كلاً او بعضا فهى اربعة اقسام

(بقيه ... صفحه ...) المستقل والمحيط فكانهما لم يكونا عنده من علماء الشريعة ولا من ارباب العقول السليمة واوقعا المسلمين فى حيرة عظيمة وحلا معاذ الله عرى الدين الوثيقة فان كانا كذلك اجارهما الله عن ذلك افلم يحتج بهما ويستند بكلامهم جاعلا اياهما من ائمة الدين ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۱ھ منه حفظه ربه مدنيه

۲؎ اعلم ان ماكان بسبب من غيره لابدّ ان يكون بعطاء غيره فان سببية الغير لا مدخل لها الا فى علوم الخلق وهى جميعاً بعطاء الله تعالىٰ فالشيخ مثلا سبب فى التلميذ والمعطى هو الله سبحنه فلا يتصور ما يكون بسبب غيره لا بعطاء غيره حتى يكون واسطة بين القسمين فتثبت ۱ھ منه حفظه ربه جديده

طلب - معلوم ان الله تعالى غير متناهٍ هيئة فى غير متناهٍ لا يمكن حصول علمها فى الوقت

اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے۔ اور یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطا سے ہو۔ پہلی قسم مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اُس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہان بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث وشنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس نے غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا کہ اس نے اپنے علم و ہنر کا فیض خدا کو پہنچا دیا۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک مطلق تعمیم ... سے میری مراد وہ مطلق ہے جو علم اصول کی اصطلاح ہے جس کا ثابت کرنا کسی یک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کرنا کل افراد کی نفی بتاتا ہے اور یہ مطلق یا تو فرد غیر معین ہے۔ یا نفس ماہیت جو کسی فرد میں ہو کر پائی جائے جیسا کہ اس کی تحقیق خاتمہ محققین حضرت والد ماجد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں فرمائی تو قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔

دوسری علم مطلق اور اُس سے میری مراد وہ ہے جو عموم واستغراق حقیقی کا مفاد ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد موجود نہ ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے تو موجبہ یہاں کلیہ ہوگا اور سالبہ جزئیہ اور یہ علم کا تعلق دو وجہ پر ... ہے ایک اجمال دوسرے تفصیل کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر ... دوسرے

ہے اور معطی وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے ... نہیں کہ جو سبب غیر ہو بعطاء غیر نہ ہوتا کہ دونوں قسموں کے درمیان واسطہ نکلے تو اسی پر حجۃ ہو ... منہ حفظہ ربہ ... عہ دیکھو ان کا رسالہ ...

واحد منها مختص باللہ سبحنہ وتعالیٰ وہو العلم المطلق التفصیلی المدلول بقولہ تعالیٰ وکان اللہ بکل شئ علیما فان ربنا تبارک وتعالیٰ یعلم ذاتہ الکریمۃ وصفاتہ الغیر المتناھیۃ والحوادث التی وجدت والتی توجد غیر متناھیۃ الی ابد الابد والممکنات التی لم توجد ولن توجد بل والمحالات بأسرھا فلیس شئ من المفاھیم خارجا عن علمہ سبحانہ و تعالیٰ یعلمھا جمیعا تفصیلا تاما ازلا ابدا وذاتہ سبحانہ وتعالیٰ غیر متناھیۃ وصفاتہ غیر متناھیات وکل صفۃ منھا غیر متناھیۃ وسلاسل الاعداد[1] غیر متناھیۃ وکذا[2] ایام الابد

---

[1] اذا سئلنا عن ایام الابد وما ذکر بعدھا ھل یعلم المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ عددھا فان قیل لو فما انشنع ھذا النفی وان قیل نعم لزم تناھی تلک الاشیاء لان العدد المعین لا یعرض الا المتناھی لانہ محصور بین حاصرین ولانہ لا یزید علی ما قبلہ الا بواحد وکذا ھو علی ما قبلہ

وھکذا الی الواحد والزائد علی متناہ بمتناہ متناہ بل یقال کما فی الفتاوے السراجیہ ان المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ یعلم ان لا عدد لھا اقول وھذہ رعایۃ ادب کما اشرت الیہ والا فعلم عدد ما لا عدد لہ جھل یجب نفیہ فلو اختیر الشق الاول لم یکن الا کقولہ عزوجل ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحنہ وتعالیٰ عما یشرکون ام منہ حفظہ جدیدہ

[2] بل اقول ھذا المعلوم وحدہ من معلوماتہ سبحنہ غیر متناہ فی غیر متناہ فضلا عن المعلومات الاخر والیہ اشرت بقولی سلاسل بالجمع وذلک لان واحد اثنین ثلاثۃ الخ غیر متناہ وان اخذنا الافراد واحد ثلاثۃ خمسۃ الخ فغیر متناہ وان اخذنا الازواج اثنین اربعۃ ستۃ الی اخرہ فغیر متناہ وان اخذ من الواحد بفضل مثنیٰ واحد اربعۃ سبعۃ عشرۃ الخ فغیر متناہ۔ او من الاثنین

ے ممتاز ہو۔ یعنی عالم کو جتنی معلومات ہوں کل یا بعض، تو اس دوسری تقسیم میں
یہ چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور
وہ علم مطلق تفصیلی ہے جس پر یہ آیۃ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے
کا جاننے والا ہے۔ اس لئے کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنی ذاتِ کریم
اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو جو موجود ہولئے اور اُن کو جو
ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور
نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں
سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں اُن سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا ہے
ازل سے ابد تک اور اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں
غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے غیر متناہی ہیں اور
ایسے ہی ابد کے دن اور اُس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں

ے لطیفہ ایام ابد اور اُس کے مابعد کے مذکور کے متعلق جب ہم سے دریافت کیا کہ آیا مولیٰ عزوجل
اُن کا شمار جانتا ہے تو اگر نا کہا جائے تو کیسی سخت بدمزہ نفی ہے اور اگر ہاں کہا جائے تو ان
اشیاء کی تناہی لازم آئے کہ عدد معین عارض نہ ہوگا۔ مگر متناہی کو کہ وہ دو حدوں میں محدود ہے۔
نیز اس لئے کہ وہ اپنے پہلے سے صرف ایک عدد ہی زائد ہوگا اور یوں ہی وہ اپنے اگلے سے ایک تک
اور زائد تناہی پر بقدر متناہی، متناہی تو یوں کہا جائے گا جیسا کہ فتاوٰے سراجیہ میں ہے کہ
مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ کو علم ہے کہ اس کے لئے کوئی عدد نہیں، میں کہتا ہوں یہ رعایت ادب ہے
جیسا کہ میں اس جانب اشارہ کرچکا۔ ورنہ جس کے لئے عدد نہیں اس کے لئے عدد جاننا جہل ہے
اور جہل کی نفی ضروری ہے تو پہلی شق اگر اختیار کی جائے تو نہ ہوگا مگر مثل ارشاد الٰہی جل علا"
کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے حمایتی اللہ کے پاس تم فرماد کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اس کی کہ وہ نہیں
جانتے آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک و برتر ہے شرک سے کہ وہ کرتے ہیں" اھ منہ غفرلہٗ عبدہٗ
ے بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے جد جبکہ اس
کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اُسی طرف اشارہ کیا اور

Marfat.com

وساعاته وآناته وكل نعيم من نعيم الجنة وكل عذاب
من عقوبات جهنم وانفاس اهل الجنة واهل النار ولحاتهم

كذلك اثنين خمسة ثمانية احد عشر الخ نغير متناه اومن الواحد بفصل ثلاثة ثلاثة واحد خمسة تسعة ثلاثة عشر الخ نغير متناه اومن

الاثنين بفصل مثلث اثنين ستة عشرة اربعة عشر نغير متناه وهكذا بفصل الاعداد الغير المتناهية وكذا آن اخذنا من كل عدد بضم مثله واحد اثنين اربعة ثمانية الخ نغير متناه آو بضم مثليه واحد ثلاثة سبعة وعشرون الخ نغير متناه وكذا بثلاثة امثاله واربعة الى ما لا يتناهى وان شوشنا ولم نراع نظاما فغير متناه فى غير متناه وان لم نراع الترتيب ايضا فغير متناه فى غير متناه وآن اخذنا الاموال واحد اربعة تسعة ستة عشر الخ نغير متناه والمكعبات واحد ثمانية سبعة وعشرين اربعة وستين الى اخره فغير متناه وا اموال المال او اموال الكعب او كعوب الكعب الى ما لا يتناهى من القوى المتصاعدة فالكل غير متناه ويقابل كل ما ذكرنا سلاسل المتنازلات كالجذر وجزء الكعب وجزء مال المال الى ما لا نهاية له والكسور كالنصف والثلث والربع الى ما لا يتناهى والكل غير متناه و جميع تلك السلاسل الغير المتناهية فى غير المتناهية معلومات له سبحانه وتعالى ازلا ابدا تفصيلا تاما وما هى الا نوع واحد من انواع معلوماته الغير المتناهية فسبحان من جل عن ادراك العقول والافهام۔ وتعالىٰ ان تصل الى سرادق عزه وجلاله التخيلات والاوهام۔ فله الحمد وعلى نبيه الكريم الصلاة والسلام عدد جميع معلومات ربنا ذى الجلال والاكرام اه منه حفظه ربه مكيه

Marfat.com

سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور اُن کے پلک جھکنا اور ان کی جنبشیں[1] اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب

یہ یوں کہ ۱۔۲۔۳۔ تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱۔۳۔۵ تا آخر لیں تو بے نہایت اور جفت ۲۔۴۔۶ تا آخر لیں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لیئے جائیں ۱۔۴۔۷۔۱۰ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲۔۵۔۸۔۱۱ تا آخر تو بے نہایت۔ یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵۔۹۔۱۳ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲۔۶۔۱۰۔۱۴۔ تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یوں ہی ہر عدد سے اُسی جیسا ملا کر لیں ۱۔۲۔۴۔۸۔۱۶ الخ تو متناہی یا اس جیسے دو عدد ملا کر ۱۔۳۔۹۔۲۷۔۱۲ الخ تو نامتناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی اور غیر متناہی اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نامتناہی در نامتناہی اور اگر اموال لیں ۱۔۴۔۹۔۱۶ الخ تو نامتناہی اور مکعبات ۱۔۸۔۲۷۔۶۴ الی آخرہ لیں تو نامتناہی اور اموال المال یا اموال الکعب یا کعب الکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نا متناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں۔ جیسے جذر اور جزء الکعب و جزء المال جس کی کوئی نہایت نہیں اور کسرین جیسے آدھا، تہائی، چوتھائی تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نامتناہی در نامتناہی۔ اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کی معلومات میں داخل اور ازازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی انواع معلومات میں سے تو پاک ہے وہ جسے ادراک نہیں کر سکتے عقول و افہام وہ بلند و برتر ہے اس سے کہ اس کے سراپردۂ عزت و جلالت تک رسائی ہو۔ تجلیات و اوہام۔ تو اسی کے لئے ہیں ساری خوبیاں اور اس کے نبی پر درود و سلام ... جمیع معلومات الہٰی پر ... ذی الجلال والاکرام۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

[1] دیکھو ان اشیاء کو نامتناہی ہیں ... نے ... مخلوق ... جو عدد محیط کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تم پر کھل جائے گا جھوٹ اس مفتری کا جس نے مجھ پر یہ کہنے کا افترا کیا کہ احاطہ علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا ذات و صفات کے کچھ مستثنیٰ نہیں تو شاید ...

Marfat.com

وحركاتهم[له] وغير ذلك كلها غير متناهٍ والكل معلوم لله تعالىٰ ازلا ابدا باحاطة تامة تفصيلية ففي علمه سبحٰنه وتعالىٰ سلاسل غير المتناهيات بمرات غير متناهية بل له[ع] سبحانه وتعالىٰ في كل ذرة علوم لا تتناهى لان لكل ذرة مع كل ذرة كانت او تكون او يمكن ان تكون نسبة بالقرب والبعد والجهة مختلفة في الازمنة باختلاف الامكنة الواقعة والممكنة من اول يوم الى مالا اخرله والكل معلوم له سبحانه وتعالىٰ بالفعل فعلمه عزجلاله غير متناه في غير متناه في غير متناه كانه مكعب غير المتناهي على اصطلاح الحساب ان العدد اذا ضرب في نفسه كان مجذورا فاذا ضرب المجذور في ذلك العدد كان مكعبا وهذا جميعا واضح عند كل من له من الاسلام نصيب ومعلوم ان علم المخلوق لا يُحيط في ان واحد بغير المتناهي كمّا بالفعل تفصيلا تاما بحيث يمتاز فيه كل فرد عن صاحبه امتيازا كليا فانه لا يكون الا باللحاظ اليه بخصوصه واللحاظات الغير المتناهية لا تتأتّى في ان واحد فعلم المخلوق الحاصل بالفعل وان كثر ما كثر حتى يشمل كل ما[له] في العرش

ف الرد على غاية المعول

ے انظرالى هذه الاشياء التى عددتها مما لا يتناهى وتصريحاتي ان علم المخلوق لا يحيط بشئ من الامور الغير المتناهية بالفعل يظهرلك كذب من افتروا على القول بان احاطة علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يستثنى منه شئ غير ذاته تعالىٰ وصفاته فلعل الاعداد والايام والساعات والانات والنعيم والعقاب والانفاس واللمحات والحركات كل ذلك عندهم ذات الله تعالىٰ او صفاته نسأل الله العافية ام منه حفظه ربه جديد

غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں۔ بلکہ[1] اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے کہ ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گزرا یا آئندہ ہوگا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت میں ہوگی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہوئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نامحدود تک اور یہ سب اللہ عزّوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے گویا وہ اہلِ حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (یا کعب) کہتے ہیں۔ عدد جب اپنے نفس میں ضرب دیا جائے تو یہ مجذور ہوا اور جب مجذور کو اسی عدد میں ضرب دو تو مکعب ہوا اور یہ سب باتیں روشن ہیں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور معلوم ہے کہ کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بر وجہ کامل ممتاز ہو محیط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہوگا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہو سکتے۔ تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک کہ عرش[1] و فرش میں [illegible]

[illegible] نیں نعیم جنت و عذاب دوزخ اور سانسیں پل جنبشیں سب اس کے نزدیک ذات صفات الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم طالبِ عافیت ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] للہ الحمد یہ میں نے خود اپنی طرف سے اپنی قوت ایمانی سے لکھ دیا تھا پھر میں نے تفسیر کبیر (فی اردو ترجمہ المعول) میں اس کی تصریح دیکھی کہ زیر آیۂ کریمہ وکذٰلک نری ابراھیم فرماتے ہیں میں نے والد مرحوم حضرت امام عمر ضیاء الدین کو فرماتے سنا کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم انصاری فرماتے تھے کہ میں نے امام الحرمین کو فرماتے سنا کہ معلومات الٰہیہ سب غیر متناہی ہیں اور ان معلومات میں سے بھی ہر ہر فرد کے متعلق غیر متناہی معلومات ہیں اس واسطے کہ جو ہر فرد کا بدل بدل کر بے نہایت حیزوں میں پایا جانا ممکن اور اس کا بدل بدل کر غیر متناہی صفتوں سے متصف ہونا بھی ممکن الخ فرمایا اور حاصل ہونا معلومات غیر متناہیہ کا بدفعہ واحدہ عقول خلق میں محال ہے تو اب ان معلومات کے حاصل کرنے

Marfat.com

والفرش من اول یوم الی الیوم الاخر والوف الاف امثال ذٰلک
لا یکون قط الا متناهیا بالفعل لان العرش والفرش حدان
حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وماکان
محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا نعم یصح فیه عدم التناهی
بمعنی لا تقف عند حد وهذا محال فی الله سبحانه وتعالٰی

علٰه الحمد لله هذا الذی کتبته من عندی ایمانا بربی ثم رایت التصریح به فی التفسیر الکبیر اذ یقول تحت کریمة وکذلک نری ابراهیم سمعت الشیخ الامام الوالد عمر ضیاء الدین رحمه الله تعالٰی قال سمعت الشیخ ابا القاسم الانصاری یقول سمعت امام الحرمین یقول معلومات الله تعالٰی غیر متناهیة ومعلوماته فی کل واحد من تلک المعلومات ایضا غیر متناهیة
وذلک لان الجوهر الفرد یمکن وقوعه فی احیاز لا نهایة لها علی البدل ویمکن اتصافه بصفات لا نهایة لها علی البدل الخ قال وحصول المعلومات التی لا نهایة لها دفعة واحدة فی عقول الخلق محال فاذن لا طریق الی تحصیل تلک المعلومات الا بان یحصل بعضها عقیب بعض لا الی نهایة ولا الی اخر فی المستقبل فلهذا السبب (والله تعالٰی اعلم) لم یقل وکذلک اریناه ملکوت السمٰوات والارض بل قال وکذلک نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض وهذا هو المراد من قول المحققین السفر الی الله له نهایة واما السفر فی الله فانه لا نهایة له والله تعالٰی اعلم اھ ۱۲ منہ حفظه ربه مدنیه

لٰه قال العلامة الشهاب رحمه الله تعالٰی تحت قوله تعالٰی اعلم غیب السمٰوات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون قال الطیبی رحمه الله تعالٰی معلومات الله تعالٰی لا نهایة لها وغیب السموات والارض وما یبدونه وما یکتمونه قطرة منه ۱۲ منه جدید

لٰه قوله قط الا متناهیا بالفعل انظر الی هذه التصریحات الجلیة وقد تکررت فی هذا المبحث ان علم المخلوق لا یحیط بغیر المتناهی بالفعل واندراؤن قد فرية من افتروا علی القول باحاطته جمیع المعلومات التی لا تتناهی فالذی ردّه رد اصریحا بالغا علی حصول علم واحد من غیر المتناهیات

Marfat.com

سے روز آخر تک اور اس کے کروروں مثل سب کو محیط ہو جائے جب[عمہ] بھی نہ ہوگا مگر
محدود بالفعل اس لئے کہ عرش وفرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور روز اوّل
سے روز آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو
وہ نہ ہوگی، مگر متناہی۔ ہاں علم مخلوق میں بایں معنی غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ
کسی حد پر اس کی روک نہ کر دی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور بایں معنی لا متناہی
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتیں نو

ن کوئی سبیل نہیں الّا یہ کہ بعض بعد بعض کے حاصل ہوں نہ نہایت تک ورنہ دوسرے تک
مستقبل میں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے (اور اللہ خوب جاننے والا ہے) نہ فرمایا
وکذالک اریناہ ملکوت السموات والارض بلکہ فرمایا "وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض"
اور یہی مراد ہے قول محققین سے کہ السفر الی اللہ لہ نہایۃ (یعنی اللہ کی جانب سفر کی نہایت ہے)
اما السفر فی اللہ فانہ لانہایۃ لہ (لیکن سفر فی اللہ اس کی کوئی نہایت نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم
۱۲ منہ مدینہ

[لہ] فرمایا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ نے زیر آیت "اعلم غیب السموات والارض
واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" کہ فرمایا علامہ طیبی رحمہ اللہ نے کہ معلومات الٰہی بے نہایت
ہیں اور سموات والارض کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں اس میں
کا ایک قطرہ ہے۔ ۱۲ منہ جدیدہ۔

[عمہ] قولہ فقط الامتناہیا بالفعل الخ دیکھو یہ روشن تصریحیں اور وہ بھی بار بار اسی مبحث
میں آئیں کہ مخلوق کا علم غیر متناہی بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اب انداز مفتریوں کے اس
افترا کے مرتبہ کا کرو جنھوں نے مجھ پر اس کہنے کا بہتان باندھا کہ مخلوق کا علم جمیع معلومات غیر
متناہیہ کو محیط ہے تو جس نے صریح رد بلیغ کیا ہو غیر متناہی بالفعل میں سے مخلوق کے لئے
ایک علم کے بھی حاصل ہونے کا وہ کیونکر جمیع کے احاطہ کا قول کرے گا۔ اے کاش کہ انھوں
نے سب سے یہ کہا ہوتا کہ میرے رسالہ میں نہیں یا ہاں کسی طرح کا اس مسئلہ سے مطلق تعرض
نہ ہوتا تو اس وقت اس کی نسبت اگر ہوتی تو محض افترا ہی ہوتی۔ لیکن اب کہ میں اس

Marfat.com

بالفعل لمخلوق کیف یقول باحاطۃ الجمیع و یالیتھم تالوہان لم یکن فی رسالتی
تعرض لھذہ المسألۃ نفیاولا اثباتا فماکانت نسبۃ اذ ذاک الا فریۃ اما وانا
صرحت بنفیہ فی مواضع عدیدۃ فالنسبۃ اذن مرکبۃ من الفریۃ والعناد
والمکابرۃ واللداد۔ ولکن لا غرو اذ جلبت علی ایدی الوھابیۃ اھل الفساد
فانھم متعودون بامثال ھذہ الشنائع وھی عندھم من احسن البضائع
فظھر ان کل ما تکلمت بہ الرسالۃ علی احاطۃ علم الخلق بما لا یتناھی
بالفعل نداء من بعید ورد علی وھم ما تصورتہ بل ھی صورتہ
نسأل اللہ العفو والعافیۃ
۱۲ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

لان علومہ وصفاتہ جمیعا متعالیۃ عن الحد فحصل ان اللا
تناھی الکمی مخصوص بعلوم اللہ تعالٰی واللاتقفی مختص بعلوم
عبادہ ولا یحصل الا ول لغیرہ اقول ولو قطعنا فیہ النظر عما
مر لکفی برھانا علیہ قولہ تعالٰی وکان اللہ بکل شئ محیطا و
ذلک ان ذاتہ تعالٰی غیر متناھیۃ فلا یمکن لاحد من خلقہ ان
یعلمھا کما ھو بحیث یصح ان یقال الان عرف اللہ تعالٰی عرفانا تاما لم
یبق بعدہ فی المعرفۃ شئ فانہ لوکان کذا لاحاط ذلک العلم
بذاتہ تعالٰی فکان تعالٰی محاطا لہ وھو متعالٍ عن ان یحیط
بہ احد بل ھو بکل شئ محیط وانما یتفاضل العلماء باللہ من
الانبیاء والاولیاء والصلحاء والمسلمین فی علمھم باللہ فلا یزالون
یزدادون علما بعد علم الی ابد الاباد ولا یقدرون[1] من علمہ
الا علی القدر المتناھی ویبقی ابدا فیہ مالا یتناھی فثبت ان

---

[1] قولہ ولا یقدرون من علمہ الخ عجبا ممن سمع ھذا
ثم احتج لتنقیص علمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بحدیث الشفاعۃ فارفع

Marfat.com

تو پیدا ہونے سے برتر ہیں تو ثابت ہوا کہ غیر متناہی بالفعل ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے علموں سے خاص ہے اور وہ عدم متناہی کہ بڑھنا کسی حد پر نہ رکے اس کے بندوں کے علم سے خاص ہے اور پہلا اس کے غیر کے لئے حاصل نہ ہوگا۔ **اقول:** اور اگر ہم تمام تقریر سے قطع نظر بھی کریں تو اس پر دلیل قاطع ہونے کے لئے یہ آیہ کریمہ ہی بس ہے کہ اللہ ہر شے کو محیط ہے، اس لئے کہ ذات الٰہی محدود نہیں تو اس کی مخلوق میں کسی کو ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل کو جیسا وہ ہے بتمام و کمال ایسا پہچان لے کہ یہ کہنا صحیح ہو جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی، جس کے بعد اس کی معرفت سے کچھ باقی نہ رہا اس لئے ایسا ہوتا تو یہ علم اللہ عزوجل کی ذات کو محیط ہو جاتا تو اللہ عزوجل اس کے احاطہ میں آجاتا اور وہ برتر ہے کہ اسے کوئی چیز احاطہ کر سکے بلکہ وہی ہر چیز کو محیط ہے اور اللہ عزوجل کو جاننے والے انبیا اور اولیا اور صالحین اور مومنین ان میں جو باہم مراتب کا فرق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جاننے ہی میں فرق کی بنا پر ہے (جو جتنا زیادہ جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ ہے) تو ہمیشہ ابدالآباد تک انھیں علم پر علم بڑھتا رہے گا اور کبھی اس کے علم میں سے قادر[1] نہ ہوں گے مگر قدر متناہی پر

کی نفی متعدد مواقع میں صراحۃً کر چکا تو اس کا منسوب کرنا مرکب ہے افترا و عناد و ہٹ دھرمی اور سخت خصومت سے لیکن اس کا کوئی اچنبا نہیں کہ مفسد وہابیہ کے ہاتھوں ہوا کیونکہ وہ تو ایسی بہت سی اشاعتوں کے خوگر ہیں اور یہی ان کے پاس بہترین پونجی ہے تو کھل گیا کہ سالہ نے جو کچھ علم خلق غیر متناہی بالفعل کے متعلق کلام کیا بیحد و رکی بیکار ہے اور اس وہم کا رد ہے جس کا اس نے تخیل کیا بلکہ جس کی تصویر کشی خود اسی نے کی تھی۔ میں خدا سے طالب عفو و عافیت ہوں ۱۲ منہ جدید

[1] قولہ ولا یقدرون من علمہ الخ عجب ہے جس نے یہ سنا پھر استنا دکیا تنقیص علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حدیث شفاعت سے "تو میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا ایسی ثنا و تحمید سے کروں گا جسے میرا رب مجھے سکھائے گا" تو کہا رضی[؟] پر یہ ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں وہ سکھائے گا جس کا انھیں اس سے پہلے علم نہ تھا اور یہ احاطہ مذکورہ کو باطل کر دیتا ہے۔ ۱۲ منہ

راسی فا ثنی علی ربی بثناء و تحمید یعلمنیہ قال فھذا ناطق بان اللہ یعلمہ
حینئذ ما لم یعلمہ قبل ذلک من الثناء وھذا یبطل الاحاطۃ المذکورۃ
وقد کان سمع قولنا من قبل ان ذاتہ سبحٰنہ وتعالیٰ غیر متناھیۃ و
صفاتہ غیر متناھیات وکل صفۃ منھا غیر متناھیۃ وان الغیر المتناھی بالفعل
مطلب: لایمکن لجمیع علوم المخلوقین نسبۃ مافی الکم ایضا الی علم الخالق علی
ان لا کم لعلمہ تعالی

احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالیٰ علی جھۃ التفصیل
التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العٰلمین اولا و اخرا

لایتعلق بہ علم المخلوق فعلمہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فی الاخرۃ بصفات اخر للہ تعالیٰ لم یعلمھا من قبل کیف یمندح
فی الاحاطۃ المذکورۃ فاستشعر ورود ذلک فاجاب بانہ۔ ان کان مرادک
انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینطق حینئذ بکلام یدل علی کنہ ذات اللہ
تعالیٰ وحقیقۃ صفاتہ فھذا لا یصح و اطال فی بیانہ بلا طائل اذ ھی
مسألۃ مسلمۃ قد صرحنا بھا قال وان کان مرادک غیر ذلک ثبت
بطلان الاحاطۃ المذکورۃ اھ فانظر الی ھذا الذی یزعم ان اللہ مع
جمیع صفاتہ داخل فی ماکان من اول یوم و یکون الی الیوم الاخر و
محصور مثبت فی اللوح ولیس خارجا عنہ الا کنہ الذات وحقیقۃ
الصفات فاذا علم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ذاتہ وصفاتہ
فی الاخرۃ علما جدیدا لم یعلمہ فی الدنیا فلا یخلو عن احد امرین اما
ان یعلم کنہ اللہ تعالیٰ وکنہ صفاتہ اذ ھو الذی کان خارجا عن اللوح
المحفوظ اولا یکون علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محیطا فی الدنیا
بما حصر فی اللوح ولم یدر ان اللوح لا یحصر الا المتناھی و العلوم المتعلقۃ
بذاتہ وصفاتہ تعالیٰ غیر متناھیۃ والانبیاء یزدادون فیہ علما الی الابد
ولا یحصل لھم فی شئ من الاوقات الا المتناھی والمتناھی لا یکون کنہ
غیر المتناھی فلا یلزم شئ من المحذورین ولکن عدم التدبر یکون غطاء
العین۔ نسأل اللہ السلامۃ فی الدارین۔ امین ۱۲ منہ حفظہ ربہ
تعالیٰ جدیدہ

Marfat.com

اور ہمیشہ معرفت الٰہی سے غیر متناہی باقی رہے گا تو ثابت ہوا کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلاً اور شرعاً دونوں طرح محال ہے بلکہ اگر تمام اولین وآخرین سب کے علوم جمع کر لئے جاتیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلا کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے اس واسطے کہ بوند کا یہ حصہ بھی محدود ہے اور وہ دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے، اس لئے کہ ہم بوند کے اس حصہ کے برابر کیے بعد دیگرے ان سمندروں میں

اور یقیناً وہ پہلے سن چکا تھا ہمارا یہ قول کہ ذات الٰہی غیر متناہی ہے اور اس کی صفات نامتناہی ہیں اور ہر صفت اس کی نامتناہی ہے اور بلا شبہہ غیر متناہی بالفعل سے متعلق نہیں ہوتا علم مخلوق تو ان کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آخرت میں دوسری صفات الٰہی کا جاننا جنھیں پہلے سے نہ جانتے تھے احاطہ مذکور میں کیا قدح کرتا ہے اس اعتراض پڑنے کو سمجھا تو اس کا جواب یوں دیا کہ اگر تمھاری مراد یہ ہے کہ وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت ایسے کلام سے تکلم فرمائیں گے جو کنہ ذات الٰہی اور اس کی حقیقت صفات پر دلالت کرے گا تو یہ صحیح نہیں اور اس میں بے فائدہ طوالت کی یہ تو مسئلہ مسلمہ ہے اس کی تصریح ہم کر چکے۔ کہا" اور اگر تمھاری مراد اس کے ماسوا ہے تو بطلان احاطہ مذکور ثابت ہو گیا" تو دیکھو اس شخص کو جس کا زعم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جمیع صفات کے ساتھ ماکان یعنی جو پہلے دن سے ہو لیا اور مایکون جو پچھلے دن تک ہوگا، میں داخل ومحدود ولوح محفوظ میں مکتوب ہے اور اس سے باہر صرف کنہ ذات وحقیقت صفات ہے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ذات وصفات سے کوئی نیا علم آخرت میں پایا کہ جسے وہ دنیا میں نہ جانتے تھے تو دو امر سے خالی نہیں یا وہ کنہ ذات وصفات الٰہی جانتے تھے کیونکہ وہی لوح محفوظ سے خارج ہے یا ان کا علم محیط نہ تھا دنیا میں اس شے کو جو لوح محفوظ میں محصور ہے اور یہ نہ جانا کہ لوح میں محصور متناہی ہی ہے اور علوم متعلقہ بذات وصفات نامتناہی ہیں اور اس میں انبیا کے علوم تا ابد زیادہ ہوتے رہیں گے اور انھیں کبھی کسی وقت حاصل نہ ہوگا۔ مگر متناہی اور نامتناہی کبھی تناہی نہ ہوگا تو دونوں محذوروں میں کچھ لازم نہیں آتا لیکن نافہمی ہوتی ہے آنکھ کا حجاب وپردہ میں اللہ سے خواستگار ہوں دارین میں سلامتی کا الٰہی ایسا ہی کر ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

Marfat.com

لما كانت لها نسبة ما اصلا الی علوم اللہ سبحانہ وتعالیٰ حتی
کنسبة حصة من الف الف حصة قطرة الی الف الف بحر و
ذلك لان تلك الحصة من القطرة متناهية وتلك البحار الرواخر
ایضا متناهیات ولابد للمتناهی من نسبة الی المتناهی
فانا لو اخذنا امثال تلك الحصّة من البحار مرة بعد اخری
لابدان یاتی علی البحار یوم تنفد وتفنی لتناهیها اما غیر
المتناهی فکل ما اخذت منه امثال المتناهی وان کان
بالغا فی الکبر ما بلغ کان الحاصل متناهیا ابدا والباقی
فیه غیر متناه ابدا فلا یمکن حصول نسبة ابدا هذا[1]
هو ایماننا باللہ۔

---

[1] قوله۔ هذا هو ایماننا باللہ من تامل کل ما تقدم فی هذا المبحث لاسیما هذه الکلمات الاخیرة من قطع النسبة بین علم الخالق والمخلوق ایقن انه قد کذب واللہ وافتری من نسب الی بریٔ منه ادعاء المساواة بینهما وان لا فرق الا بالقدم والحدوث نعم مع ذلك لانحب اکفار من یقول به کما زعم فی الموضوعات وذلك لان من العرفاء من نقل عنه ما یذهب الی هذا وهو سیدی ابوالحسن البکری قدس سره ومن تبعه قال الشیخ العلامة العشماوی رحمه اللہ تعالیٰ فی شرح صلاة سیدی احمد البدوی الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنه ما نصه وفی کلام العلامة عمر الحلبی وقد سئل
مطلب: الکلام علی مقالة سیدی ابی الحسن البکری انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یعلم جمیع علم اللہ عن مقالة سیدی محمد البکری المذکور وهی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یعلم جمیع علم اللہ تعالیٰ ملخاصله مقالة الشیخ هذه صحیحة اذ یجوز ان اللہ تعالیٰ یهبه علمه ویطلعه علیه ولا یلزم من ذلك ان یدرك محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیه مقام الربوبیة اذ العلم المذکور ثابت اللہ تعالیٰ بذاته وللمصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیه

Marfat.com

ت انی لیتے جائیں تو ضرور ان سمندروں پر ایک دن وہ آئے گا کہ ختم د فنا ہو جائیں کے کہ آخر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی میں سے کتنے ہی بڑے متناہی حصے کے امثال لیتے چلے جاؤ تو حاصل ہمیشہ متناہی ہی ہوگا اور اس میں ہمیشہ غیر متناہی باقی رہے گا تو کبھی کوئی نسبت حاصل نہیں ہو سکتی یہ ہے ہمارا[1] ایمان اللہ عزوجل پر۔

---

[1] قولہ ہذا ایماننا باللہ جس نے اس بحث کے گزشتہ سارے مضامین میں فکر و تامل کام لیا خصوصًا ان پچھلے کلمات میں کہ "علم خالق و علم مخلوق میں قطعًا کوئی نسبت نہیں" وہ یقین کرے گا کہ بلاشبہہ خدا کی قسم دروغ بانی وافترا پردازی کی جس نے منسوب کیا ایسے کی طرف جو اس سے بری ہے جھوٹے دعوی مساوات علم خالق و علم مخلوق کو اور یہ کہ فرق محض قدم و حدوث کا ہے۔ ہاں باوجود اس کے ہم تکفیر اس کی پسند نہیں کرتے جو اس کا قائل ہو جیسا کہ موضوعات میں ہے۔ کیونکہ بعض عارفین سے ادھر جاتا ہوا ارشاد منقول ہے اور وہ سیدی ابو الحسن بکری قدس سرہٗ اور ان کے اتباع ہیں فرمایا علامہ شیخ عشماوی رحمۃ اللہ تعالی نے شرح صلاۃ سید احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالی عنہ میں جس کی عبارت یہ ہے کلام علامہ عمر حلبی میں ہے۔

مطلب:۔ اس ارشاد حضرت سیدی ابو الحسن بکری پر کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع علم الٰہی کے عالم ہیں کلام

سیدی محمد بکری مذکور کے ایک قول سے سوال ہوا اور وہ یہ کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سارے علم الٰہی کا علم تھا کلام علامہ عمر حلبی کا محصل یہ ہے کہ یہ ارشاد سیدی محمد بکری حق وصحیح ہے کہ اس سے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالی حق فرمادے انھیں اپنا کل علم اور انھیں اس پر مطلع فرمادے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقام ربوبیت تک پہنچ جائیں اس لئے کہ علم مذکور اللہ تعالی کے لئے بالذات ثابت ہے اور مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے تعلیم الٰہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے تعلیم الٰہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علم الٰہی سے تو میں نے جواب دیا کہ اس سے یہ کچھ نہیں لازم آتا کہ یہ علم اللہ تعالی کے لئے اصالتًا ہے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے طبعًا۔ فرمایا تو اسے یہ جواب خوش آیا

Marfat.com

واليه اشار الخضر اذ قال لموسى عليهما الصلوٰة والسّلام فى نقرة العصفور من البحر ما قال فهذا قسم مختص بالله تعالىٰ اما الثلثة البواقى اعنى العلم المطلق الاجمالى ومطلق العلم الاجمالى والتفصيلى فغير مختصات به تعالىٰ بل ان اخذ نا

وسلم بتعليم الله تعالى اياه اه ثم قال اعنى العشماوى وقد ذكر لى بعض الاصحاب انه يلزم ان يساوى علمه صلى الله تعالى عليه وسلم علم الله تعالى اذا قلنا انه يعلم كل شئ فاجبته انه لا يلزم شئ من ذلك لان ذلك لله تعالى بالاصالة وله صلى الله تعالى عليه وسلم بالتبعية قال فاعجبه هذا الجواب واستحسنه اه وقد اشار الى قول سيدى ابى الحسن قدس سره ذا الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة فلم يكن يعده ذا الله تعالىٰ ولم يفصل ولا ولا بل عبر عنه ببعض العرفاء وان قال هذا الكلام بظاهره يخالف كثيرا من الادلة فالله اعلم ماذا اراد به قائله اه بالمعنى وسيأتيك فى النظر الثانى التنصيص بان ادعاء احاطة علومه صلى الله تعالىٰ وسلم بجميع المعلومات الالٰهية خطأ باطل ولكن الرزيه كل الرزيه ممن يرى كل هذا ثم يفترى وعلى مثل الكذب الصريح يجترى ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

ويهون الامر ان منشأ هذه الفرية هم الوهابية خذلهم الله تعالىٰ وهم على الله ورسوله يفترون فمن بقى وعمن يفترون نسأل الله العفو والعافية فان قلت الربقل فى الموضوعات من اعتقد تسوية علم الله و رسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى اه **اقول** ان اراد التسوية من كل وجه فنعم اذ يلزم قدام غيره تعالىٰ وغناه عنه عزوجل كما عرفت مما ذكرنا من الفروق ولا يمس قول هؤلاء العرفاء لما سمعت من كلماتهم فهذا لا يقول به مسلم ولا من يقول به مسلم وان اراد مجرد التسوية فى المقدار كما هو ظاهر كلامه حيث بناه على زعم ابن القيم ان الذين سماهم بغاة غلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسوله اه فلا وجه للاكفار فانه لم يرد نص قط فضلا عن

Marfat.com

اور اسی طرف حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا اپنے اس قول میں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا جس وقت چڑیا نے سمندر سے ایک چونچ بھر کر پانی لیا تو یہ قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ رہی باقی تین قسمیں یعنی علم مطلق اجمالی اور مطلق علم اجمالی اور تفصیلی یہ قسمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں۔

ہاں اگر اجمال کو ہم مرتبہ بشرط لاشئے میں لیں یعنی وہ جس میں ایک معلوم دوسرے سے پورے طور پر ممتاز نہ ہو جب تو اجمالی کی دونوں قسمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے محال ہوں گی اور بندوں کے ساتھ ان کا خاص ہونا واجب ہوگا، علم مطلق اجمالی کا بندوں کے لئے حاصل ہونا عقلاً بدیہی اور ضروریات دین سے ہے۔ اس لئے کہ ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے جانتا ہے تو ہر شئے کہنے میں ہم نے جمیع معلومات الہیہ کا لحاظ کر لیا اور ان سب کو ایک اجمالی طور پر جان لیا تو جو اسے اپنے لئے ثابت نہ جانے وہ اپنے نفس سے اس آیت پر

اور اسے دل سے چاہا اھ اور اس قول ابوالحسن بجری قدس سرہ کی طرف شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں ارشاد فرمایا تو نہ کفیر کی نہ تضلیل نہ اور کچھ کہا بلکہ نہیں بعض عرفا سے تعبیر کیا صرف اتنا ہی فرمایا کہ یہ کلام بظاہر بکثرت دلائل کے خلاف ہے تو اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ اس سے قائل کی کیا مراد ہے اھ بالمعنی اور ابھی آتی ہے نظر ثانی میں تصریح صریح کہ یہ دعویٰ کہ حضور کے علوم محیط ہیں جمیع معلومات الہیہ کو خطا ہے باطل ہے، لیکن عیب اور سخت عیب یہ کہ وہ شخص جو یہ سب کچھ دیکھتا ہے اور پھر افترا کرتا ہے ایسے صریح جھوٹ

پر جرأت کرتا۔ اور نہیں نیکی کی قوت اور بدی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ عظمت والے برتر کی توفیق سے اور کام سہل و آسان کر دیتا ہے یہ کہ یقیناً اس افترا کا منشا وہی وہابی ہیں اللہ انھیں رسوا کرے اور وہ تو اللہ و رسول پر افترا کرتے ہیں تو اور کون بچ رہا اور کس کے بارے میں سستی کریں گے ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں اگر تم کہو کیا موضوعات میں نہیں کہا کہ جو علم الٰہی و علم رسالت پناہی میں برابری کا اعتقاد کرے بالاتفاق کافر ہے جیسا کہ مخفی نہیں اھ میں کہوں گا اگر ہر طرح کی برابری مراد ہے تو ہاں کہ غیر خدا کا قدیم ہونا اور اس سے اس کا بے پرواہ ہونا لازم آئے گا جیسا کہ ان فرقوں سے جو ہم بیان کر آئے تمھیں معلوم ہو چکا اور ان عرفا کے کلام سے اسے لگاؤ نہیں کیونکہ ان کے کلمات تم سن چکے تو یہ کوئی مسلمان نہ کہے گا ورنہ جو

Marfat.com

الاجمال على جهة شرط لا شئ ای مالا يمتاز فيه بعض المعلومات
عن البعض امتيازاً كليا استحال انيكون الاجماليان له سبحانه
وتعالى ووجب اختصاصهما بالعباد اما المطلق الاجمالی فحصوله
للعباد بديهي عقلا وضروري دينا نانا آمنا انه تعالى بكل
شئ عليم قد لاحظنا بقولنا كل شئ جميع معلومات الله سبحانه
وتعالى فعلمنا ها جميعا علما اجماليا ومن نفاه عن نفسه فقد
نفى عنه الايمان بهذه الاية فاعترف بكفره والعياذ بالله
تعالى ومعلوم ان ثبوت العلم المطلق الاجمالی ثبوت مطلق العلم
الاجمالی والتفصيلی منه كذلك فانا آمنا بالقيمة وبالجنة
وبالنار وبالله تعالى وبالامهات السبع من صفاته عزوجل
وكل ذلك غيب وقد علمنا كلا بحياله ممتازا عن غيره فوجب

القطعی الضروری ان الاعلام الالهی عن بعض العلوم محجور بل الله على
كل شئ قدير وحصر علم فی الله تعالى لا ينفيه عن عباده
بعطائه وامداده كما سيأتی ولواتی الا كفار
من هذا الباب لزم والعياذ بالله تعالى كفار العلماء والاولياء القائلين بانه
صلی الله تعالى عليه وسلم اعطى علم الساعة وامر بكتمها كما سيتبين لك
وهذا الناقل عن الموضوعات اعترف بنفسه فی آخر رسالته ان من المتاخرين
والصوفية من ذهب الى اعطاء الخمس ثم لم يكفرهم ولا صرح بتضليلهم
اما عدم الاحاطة بغير المتناهی فمسألة عقلية ليس عليها من الشرع دليل
وليس انكار كل مسألة عقلية كفرا مالم يكن فيه انكار شئ من الدين
بل قد رأيت فی كلام امام الحقائق سيدی محی الدين رضی الله تعالى عنه
تجويز حصول ذلك لكن لم يجزم به واما العلم بكنهه تعالى فقد اختلفوا فی
جوازه ونسب فی شرح المواقف منعه الى بعض اصحابنا كالغزالی وامام الحرمين
قال ومنهم من توقف كالقاضی ابی بكر بل قال كثير من اصحابنا بوقوعه كما

Marfat.com

ایمان کی نفی کرتا ہے تو خود اپنے کفر کا مقر ہوا اور اللہ کی پناہ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق اجمالی بندوں کے لئے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح مطلق علم تفصیلی اس لئے کہ ہم قیامت وجنت ونار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفات اصول پر ایمان لائے اور یہ سب کا سب غیب ہے اور ان میں ہر ایک ہم نے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز پہچانا تو واجب ہوا

کہ مسلمان ہوگا اور اگر محض برابری مقدار میں مراد ہے جیسا کہ وہ ظاہر کلام ہے کیونکہ اس کی بنا انھوں نے ابن تیمیہ کے زعم پر رکھی اس لئے کہ وہ لوگ جن کا اس نے اپنے غلو سے غلاۃ نام رکھا ہے ان کے نزدیک یہ ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منطبق ہے علم الٰہی پر برابر برابر تو اللہ تعالیٰ جو کچھ جانتا ہے اس کو اس کا رسول جانتا ہے اھ تو کوئی وجہ تکفیر کی نہیں کہ کوئی نص اصلا وارد نہ ہوئی کجا قطعی ضروری کہ بعض علوم سے خدا نے تعلیم روک دی گئی ہو نہیں اللہ ہر شے پر بڑی قدرت والا ہے اور کسی علم کا اللہ ہی کے لئے منحصر ہونا اس کی عطا وامداد سے بندوں کے لئے ہونے کی منافی نہیں جیسا کہ عنقریب بیان کریں گے اور جو لوگ تکفیر آئے تو بتاؤ بحمد اللہ لازم ہو تکفیر ان علما و اولیاء کی جو اس کے قائل ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا علم ساعت (قیامت) اور ان کو اس کے چھپانے کا حکم ہوا جیسا کہ ابھی تم پر روشن ہوگا اور یہ موضوعات سے نقل کنندہ اپنے رسالے کے آخر میں خود معترف ہے کہ متاخرین اور صوفیہ میں سے بعض غیوب خمسہ کی عطا کی طرف گئے پھر نہ ان کی تکفیر کی نہ ان کی گمراہی کی تصریح کی اور غیر متناہی کو محیط نہ ہونا تو مسئلہ عقلیہ ہے اس پر شریعت کی کوئی دلیل نہیں نہ ہر مسئلہ عقلیہ کا انکار کفر تا وقتیکہ اس میں انکار کسی امر دینی کا نہ ہو بلکہ میں نے بلاشبہ کلام امام حقائق سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دیکھا اس کے حاصل ہونے کا امکان مگر اس پر جزم نہ فرمایا لیکن علم بکنہ تعالیٰ اس کے جواز میں علما کو ضرور اختلاف ہے اور شرح مواقف میں اس کے انکار کو ہمارے بعض اصحاب مثل امام غزالی وامام الحرمین کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے توقف کیا مثل قاضی ابوبکر باقلانی اور بہت ہمارے اصحاب اس کے وقوع کے قائل ہوئے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے تو اس کے ہونے کس طرح تکفیر صحیح ہوگی اگرچہ ہمارے نزدیک اس کا امتناع حق ہے حتی کہ جنت میں بعد دیدار بھی واللہ ہمیں روزی عطا کرے اور اگرچہ علامہ سعدی کو اس میں تردد ہے اور موضوعات کے قول کہ مخفی سے ظاہر کہ عرف سے کہیں منقول دیکھا صرف

Marfat.com

حصول مطلق العلم التفصیلی بالغیوب لکل مؤمن فضلاً عن الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیف لا وقد امرنا سبحٰنہ ان نؤمن بالغیب والایمان تصدیق والتصدیق علم فمن لم یعلم الغیب کیف یصدق ومن لم یصدق کیف یؤمن فثبت ان العلم الذی یتاھل الاختصاص بہ تعالٰی لیس الا العلم الذاتی

فی لمو تف وشرحہ فکیف یصح الاکفار مع ھذا وان کان الحق عندنا امتناعہ حتی فی الجنۃ بعد رویتہ سبحٰنہ رزقنا اللہ تعالٰی وان تردد فیہ چلپی و قول الموضوعات کما لا یخفٰی ظاھر فی انہ لم یرہ منقولا (باقی صـ ۳۰۴ پر)

عہ قال فی رد المحتار باب ادراک الفریضۃ فی مسئلۃ ذکرھا فی البحر واعقبھا بقولہ کما لا یخفٰی ما نصہ ظاھرہ انہ لم یرہ فی البحر منقولا صریحا اھ ۱۲ منہ الردعلی غایۃ المعمول۔

انما بحثہ بحثا من عندہ ظنا منہ ان المسألۃ لا تصلح للنزاع ولیس الاجماع مما یثبت بظن لا مستند لہ فکیف یصح اکفار جمع من اولیاء اللہ تعالٰی بقول غیر معقول ولا منقول ولا مقبول فاستقم و باللہ التوفیق اھ منہ حفظہ ربہ تعالٰی جدیدہ۔

ـلـہ فی التفسیر الکبیر لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل اھ وفی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ اھ وروی ابن جریر فی قولہ تعالٰی وما ھو علی الغیب بضنین عن ابن زید الغیب القرآن ومن زر الضنین البخیل والغیب القرآن وعن مجاھد قال ما یضن علیکم مما یعلم وعن قتادۃ ان ھذا القرآن غیب فاعطاہ اللہ محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فبذلہ وعلمہ اھ ۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالٰی جدیدہ

مطلب:- کل مومن یعلم غیوبا ومن انکرہ لنفسہ فقد امن بکفرہ۔

Marfat.com

کہ غیبوں کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا کیا کہنا۔ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کرے گا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لائق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو مستغرق [illegible] کے ساتھ محیط ہو۔ جن آیتوں میں غیر خدا سے نفی فرمائی [illegible] [illegible] یہی دونوں معنی مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ علم جسے بندوں کے لیے ثابت کرسکتے ہیں وہ علم عطائی ہے خواہ علم مطلق اجمالی ہو یا مطلق علم تفصیلی اور [illegible] کسی قسم اخیر سے ہوتی ہے اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم سے

[illegible] ردالمحتار باب [illegible] کے ایک مسئلہ میں جسے بحر میں ذکر کیا تھا اور اس کے عقب میں [illegible] [illegible] تھا فرمایا جس کی عبارت یہ ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ بحر میں اسے صراحۃً منقول دیکھ [illegible] [illegible] سے ایک بحث اس گمان سے کہ مسئلہ صلاحیت [illegible] نہیں [illegible] تحریر کر دی اور اجماع ثابت نہیں ہوتا ایسے ظن سے جس کے لیے کوئی حجت نہ ہو تو کیونکر صحیح ہوگی تکفیر ایک گروہ اولیاء کی ایسے قول سے جو نہ معقول ہے نہ منقول مقبول تو حق پر مستقیم رہو اور اللہ ہی سے توفیق ہے اھ منہ غفرلہ حبیدہ

لے تفسیر کبیر میں ہے کہ یہ کہنا منع نہیں کہ غیب سے ہم وہ جانتے ہیں جس پر ہمارے لیے دلیل ہے (اھ) اور نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان بالغیب کی تکلیف نہیں دی مگر یوں کہ قطعاً ہمارے لیے اپنے غیب کا دروازہ کھول دیا۔ (اھ) اور علامہ ابن جریر نے آیہ کریمہ۔ ماھو علی الغیب بضنین کی تفسیر میں ابن زید سے روایت کیا غیب قرآن ہے۔ اور زر سے روایت کیا کہ ضنین بخیل ہے اور غیب قرآن اور امام مجاہد سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ وہ تم سے بخل نہیں کرتے اس میں جو انھیں علم ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ یہ قرآن غیب ہے اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور انھوں نے اسے بخشا تعلیم کیا اھ منہ غفرلہ حبیدہ

مطلب: ہر مسلمان بہت سے غیوب جانتا ہے اور جو اپنے سے انکار کرے وہ اپنے کفر پر [illegible]

Marfat.com

والعلم المطلق التفصیلی المحیط بجمیع المعلومات الالٰهیــة
بالاستغراق الحقیقی فهما المرادان فی اٰیات النفی وان العلم
الذی یصح اثباته للعباد هو العلم العطائی سواء کان العلم
المطلق الاجمالی او مطلق العلم التفصیلی والتمدح انما یقع
بهذا وقد مدح الله به عباده فقال "وبشروه بغلم علیم"
وقال "وانه لذو علم لما علمنٰه" وقال "علمنٰه من لدنا علما"
وقال "وعلمك ما لم تکن تعلم" الی غیر ذلك من اٰیات کثیرة
فهو المراد فی اٰیات الاثبات فهذا هو المحمل الحق الذی لا
محید عنه ولا امکان لغیره وقد تبین لك ان کل ما ذکرنا
اٰنفا ثابت من الدین ضرورة بحیث ان من انکر شیأ منه
فقد انکر الدین۔ وفارق جماعة المسلمین۔ وهذا ما وفق
به العلماء الاثبات فی اٰیات النفی والاثبات۔ کما قال الامام
الاجل ابو زکریا النووی فی فتاواه ثم الامام ابن حجر المکی
فی الفتاوی الحدیثیة وغیرهما فی غیرهما ان معناها لا یعلم
ذلك استقلالا وعلم احاطة بکل المعلومات الا الله تعالی
فاستبان کالشمس والامس ان الذی ینفی مطلق العلم
بالمغیبات عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ولو بعطاء الله
سبحٰنه وتعالی کما صرحت به وهابیة دیارنا حتی قالوا
انه صلی الله علیه وسلم لا یعلم حال خاتمته ولا خاتمة
امته کما ورد الی السوال عن حکم هذا الضلال فی شهــر
ربیع الاول ۱۳۱۸ھ من بلدة دهلی وکتبت فی جوابه انباء
المصطفٰی بحال سر واخفی واقمت علیهم الطامة الکبری

مه من نفی عنه صلی الله علیه وسلم علم الغیب مطلقا فقد کفر وکذا من قال لم یکن یعلم حال خاتمته

Marfat.com

اپنے بندوں کی مدح فرمائی کہ فرماتا ہے " ملائکہ نے ابراہیم کو ایک علم لے لڑکے کی خوشخبری دی" اور فرمایا کہ "بے شک یعقوب ہمارے علم دیئے سے ضرور علم والا ہے" اور فرمایا" ہم نے خضر کو علم لدنی عطا کیا" اور فرمایا اے نبی اللہ تعالی نے تمھیں سکھا دیا۔ جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور ان کے سوا اور بکثرت آیتیں تو یہی قسم ان آیتوں میں مراد ہے جن میں بندوں کے لئے علم غیب دیا جانا ثابت فرمایا ہے تو آیات کے یہ وہ سچے معنی ہیں جن سے اصلا مفر نہیں اور نہ ان کے غیر کا امکان اور تجھے روشن ہو گیا کہ جو کچھ ہم نے یہاں تک بیان کیا سب دین متین سے ایسا بالضرورۃ ثابت ہے کہ جو ان میں سے کسی شے کا انکار کرے وہ دین کا انکار کرتا ہے اور اسلامی جماعت سے جدا ہوتا ہے اور یہ وہ معنی ہیں جن سے معتمد عالموں نے آیات نفی و اثبات میں تطبیق کی ہے جیسا کہ امام اجل ابوزکریا نووی نے اپنے فتاوی میں فرمایا ان کے بعد امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اور اور علما نے اور کتابوں میں کہ غیر خدا سے نفی علم غیب کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ذات سے کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی کا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہے تو آفتاب اور گذرے ہوئے کل کی طرح روشن ہو گیا کہ وہ جو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے غیوب کے مطلق علم کی نفی کرتا ہے اگرچہ خدا کی عطا سے ہو جیسا کہ ہمارے ملک کے وہابی صاف کہہ رہے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے خاتمہ کا جیسا کہ اس گمراہی کی بابت میرے پاس ۱۳۱۸ھ میں دہلی سے سوال آیا تھا میں نے اس کے جواب میں رسالہ انباء المصطفے بحال سر و اخفی لکھا اور میں نے وہابیہ پر قیامت کبری قائم کی تو ایسا شخص اس چیز کی نفی کر رہا ہے جو اللہ تعالے نے قرآن عظیم میں ثابت فرمائی اور اس کا یہ قول اس کے ایمان کی نفی کرتا ہے اور اس کے زیان کار ہونے کے لئے کافی و وافی ہے وہ اپنے اس کفران کے سبب

Marfat.com

فهو ناف لما اثبته الله تعالیٰ فی قرآنه ۔ وقوله مناف لایمانه کاف وواف لخسرانه ۔ فهو کافر مرتد بکفرانه ۔ وقوله انه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم لا یعلم حال خاتمته ولا خاتمة امته کفر آخر ۔ لانکاره کثیرا من الایات الغرر ۔ قال تعالیٰ وللاخرة خیر لك من الاولیٰ وقال تعالیٰ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ وقال تعالیٰ یوم لا یخزی الله النبی والذین امنوا معه نورهم یسعیٰ بین ایدیهم وبایمانهم وقال تعالیٰ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا وقال تعالیٰ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وقال تعالیٰ "انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ویتم نعمته علیك ویهدیك صراطا مستقیما وینصرك الله نصرا عزیزا الی قوله تعالیٰ لیدخل المومنین والمومنات جنٰت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلك عند الله فوزا عظیما" وقال تعالیٰ "تبرك الذی ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنٰت تجری من تحتها الانهر ویجعل لك قصورا" علی قراءة

ے هذه فتوی ربنا عزوجل اذ قال عزمن قائل فی القرآن العظیم لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اخرج ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ عن مجاهد فی هذه الآیة قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا وما یدریه بالغیب اه کیف لا وهو انکار النبوة قال الامام القسطلانی فی المواهب الشریفه النبوة هی الاطلاع علی الغیب وقال ایضا النبوة ماخوذة من النبا وهو الخبر لے ان الله تعالیٰ اطلعه علی غیبه ۱۲ منه حفظه ربه مجید

Marfat.com

کافر مرتد ہے اور اس کا کہنا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے[1] تھے نہ امت کے یہ دوسرا کفر ہے کہ وہ بہت سی روشن آیتوں کا انکار ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے "اور بے شک آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے" اور فرماتا ہے کہ "بے شک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے" اور فرماتا ہے "جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو نہ ان ایمان والوں کو جو اس کے ساتھ ہیں ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے" اور فرماتا ہے کہ "عنقریب تمہارا رب تمہیں حمد والے مقام میں بھیجے گا" اور فرماتا ہے "اللہ یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اور تمہیں خوب پاک کر دے" اور فرماتا ہے "بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح کر دی تاکہ اللہ تمہارے[2] سبب بخش دے تمہارے اگلوں پچھلوں کے گناہ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے اور تمہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھا دے اور اللہ تمہاری مدد کرے عزت والی مدد" یہاں تک کہ فرمایا ہے کہ

---

[1] یہ فتویٰ ہے ہمارے رب عزوجل کا کہ اس نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) قرآن عظیم میں حیلے نہ بناؤ تم کافر ہو گئے ہو بعد ایمان کے روایت کیا ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں کہ کسی منافق نے کہا محمد ہم سے باتیں بناتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے اور وہ کیا جانیں غیب اھ کیونکر نہ ہو کہ یہ انکار نبوت ہے علامہ قسطلانی نے مواہب شریف میں فرمایا کہ نبوت غیب پر اطلاع ہے نیز فرمایا کہ نبوت مشتق ہے نبا سے اور وہ بمعنی خبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں غیب پر اطلاع دی اھ منہ غفر لہ حمیدہ ۱۴

[2] لام تک میں تعلیل کے لئے ہے اور ذنب کی اضافت ادنیٰ ملابست سے ہے معنی یہ ہوئے تاکہ معاف کر دے اللہ تمہارے سبب یا تمہاری وجاہت سے خطائیں تمہارے گھر والوں کی یعنی گناہ یا لغزشیں تمہارے آبا و امہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے لے کر آدم و حوا تک اور پچھلوں کے تمہاری نسل یعنی بیٹیوں پوتوں بلکہ ساری نسل معنوی کہ قیام قیامت تک تمام اہل سنت ہیں یہی بہتر و شیریں تر ہے تاویل آیت میں ہمارے نزدیک واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ غفر لہ

Marfat.com

الرفع قراءة ابن كثير وعامر ورواية ابى بكر عن عاصم الى غير ذلك من الايات اما الاحاديث المتواترة المغنى فى هذا الباب۔ فبحر عباب۔ لا يدرى قعره۔ ولا ينزف غمره۔ ولكن باى حديث بعد الله واٰيته يؤمنون۔ الٰهى اسئالك العفو والعافية واعوذ بك مما اجترح الكفرون۔ ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ العلى العظيم۔

النظر الثانى

زهر وبهر مما تقرر ان شبهة مساواة علوم المخلوقين طرا اجمعين بعلم ربنا اله العلمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين اما ترى العميان ان علم الله ذاتى وعلم الخلق عطائىٌ علم الله واجب لذاته وعلم الخلق ممكن له علم الله ازلى سرمدى قديم حقيقى وعلم الخلق حادث لان الخلق كله حادثٌ الصفة لا تتقدم الموصوف علم الله غير مخلوق وعلم الخلق مخلوق علم الله غير مقدور وعلم الخلق مقدور ومقهور علم الله واجب البقا وعلم الخلق جائز الفنا علم الله ممتنع التغير وعلم الخلق ممكن التبدل ومع هذه التفرقات لا يتوهم المساواة الا الذين لعنهم الله واصمهم واعمى ابصارهم فلو فرضنا

ے اللام فى لك للتعليل واضافة الذنب لادنى ملابسة اى ليغفر الله بسببك ولاجلك ما تقدم من ذنوب اهلك معاصيهم او زلاتهم من ابائك وامهاتك من عبد الله وامنة الى ادم وحواء وما تأخر من ذنوب ذريتك من احفادك واسباطك بل ونسلك ا لمعنوى جميعا وهم اهل سنة الى يوم القيمة هذا هو الاحسن الازين الاحلى تاويل الاية عندنا والله تعالى اعلم ۱۲ منه حفظه ربه محجبه

داخل کرے اللہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے لہریں بہتی ہیں کہ ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کے گناہ ان سے مٹادے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے" اور فرماتا ہے "برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمھارے لئے اس سے بہتر کردے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور کرے گا تمھارے لئے اونچے اونچے محل" لام کے پیش کے ساتھ جو ابن کثیر و عامر کی قرأت اور عاصم سے ابوبکر کی روایت ہے اور ان کے سوا اور آیتیں ہیں۔ اس باب میں وہ حدیثیں کہ معنی واحد پر متواتر آئیں وہ تو ایک عمیق دریا ہیں جن کا گہراؤ نہ جانا جائے اور وہ کبھی پایاب نہ ہو۔ مگر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ الٰہی میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اور کافروں کے کوتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نظر دوم

تقریر سابق سے ایسا چمک اٹھا جس کی نگاہ خیرہ ہو کہ تمام و کمال جملہ مخلوقات کے مجموعۂ علوم کی ہمارے رب العالمین کے علوم سے برابری کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ بھی گذرے کیا اندھوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور خلق کا علم عطائی اور اللہ کا علم اس کے ذات کے لئے واجب اور خلق کا علم اس کے لئے ممکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث اس لئے کہ تمام مخلوق حادث ہے اور صفت موصوف سے پہلے نہیں ہوسکتی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں اور خلق کا علم مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور خلق کا علم اللہ کی قدرت میں اور اس کا زیر دست ہے علم الٰہی کا ہمیشہ رہنا واجب اور علم مخلوق کی فنا ممکن علم الٰہی کسی طرح بدل نہیں سکتا اور علم خلق میں تغیر روا اور ان فرقوں کے ہوتے ہوتے

Marfat.com

ان زاعمایزعم باحاطة علومه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بجمیع المعلومات الالهیة فمع بطلان زعمه وخطأ وهمه لم تکن فیه مساواة لعلم الله تعالیٰ لما ذکرنا من الفروق الهائلة التی لا تبقی لعلم المخلوق من علم الخالق الاعلٰی[له] م

[له] قوله الاعلم ۔ یرید الوفاتی فی ایہم وهو ترق من التفرقة بالصفات الی المباینة بنفس الحقیقت والذات ۔ وانہمک علی داهیة کبری فی التحریر المفتری اقول ای رب عفرا هذا امرا یماننا بالله رب العلمین لا شریک له فی ذاته فاعلم انه لا اله الا الله لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ولا فی صفاته له الحمد ۔ لیس کمثله شیٔ ولا فی اسمائه هل تعلم له سمیا ولا فی حکمه ولا یشرک فی حکمه احدا ولا فی ملکه ولم یکن له شریک فی الملک ولا فی سلکه لله ما فی السموات وما فی الارض ۔ والذین تدعون من من دونه ما یملکون من قطمیر ولا فی افعاله هل من خالق غیر الله وما یری من اطلاق اسم واحد علیه وعلیٰ احد من خلقه عز وجل کعلیم حکیم حلیم کریم سمیع بصیر ونحوها فمجرد وفاق فی اللفظ دون شرکة فی المعنی ولذا قال فی الفتاوی السراجیة والتاتارخانیة ومنح الغفار والدر المختار وغیرها التسمیة باسم یوجد فی کتاب الله تعالیٰ کالعلی والکبیر والرشید والبدیع جائز لانه من الاسماء المشترکة ویراد بها فی حق العباد غیر ما یراد فی حق الله تعالیٰ ۔ [illegible] وتبیان علیها سبیل نجاح ۔

عه قال الامام القاضی عیاض فی الشفاء الشریف یعتقدان الله عز وجل فی عظمته و کبریائه وملکوته وحسنی اسمائه وعلا صفاته لا یشبه شیأ من مخلوقاته ولا یشبه به وان ما جاء مما اطلقه الشرع علی الخالق وعلی المخلوق فلا تشابه بینهما فی المعنی الحقیقی اذ صفات القدیم بخلاف صفات المخلوق فکما ان ذاته لا تشبه الذوات کذلک صفاته لا تشبه صفات المخلوقین ثم نقل عن الامام الواسطی رحمه الله تعالیٰ قال لیس کذاته ذات ولا کاسمه اسم ولا کفعله فعل ولا کصفته صفة الا من جهة موافقة اللفظ قال وهذا کله مذهب اهل الحق والسنة والجماعة رضی الله تعالیٰ عنهم ۱ھ قلت وفی املاء الامام

[illegible]

[illegible]

انکر نبینا ههنا وادعت[۱۹] ان العلم الاتم فی النصوص الشرعیة انما یراد به مطلق الادراک واحتجت[۱۸] له بالطرق اعلم علیه تعالیٰ فی آیات وفی قولهم الله ورسوله اعلم قالت الرسالة ومن المقرر فی العربیة ان معنی افعل التفضیل

Marfat.com

برابری کا وہم نہ کرے گا۔ مگر وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو اگر ہم فرض کریں کہ کوئی گمان کرنے والا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع معلومات الٰہیہ کا محیط جانے تو اتنا تو ضرور ہے کہ اس کا گمان باطل اور اس کا وہم خطا مگر علم الٰہی سے برابری اب بھی نہ ہوئی ان ہولناک فرقوں کے سبب جو ہم اوپر ذکر کر آئے جو علم خالق سے علوم مخلوق کے لئے سوا[1] ع ل م

[1] قولہ سوا ع ل م اس سے مراد موافقت اسمی ہے اور یہ ترقی ہے تفرقہ صفات سے جانب تباین باعتبار حقیقت و نفس ذات کے اور میں تمھیں مطلع کرتا ہوں اس فروغ باف تحریر کی سخت مصیبت ناک بات پر میں کہتا ہوں پروردگار معاف فرمائے ہی ایمان ہے ہمارا پروردگار عالم کے ساتھ جسکا کوئی ساجھی نہیں اسکی ذات میں تو جان تو کہ وہی ایک ذات معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ جنا نہ جنا گیا نہ کوئی اس کی جوڑ کا نہ اس کی صفات میں اسی کیلئے ہیں ساری خوبیاں اس جیسا کوئی نہیں اس کے ناموں میں تو کیا تو جانتا ہے کوئی اس کا ہم نام نہ اس کے حکم میں اور کوئی شریک نہیں ہے حکم میں نہ اس کی سلطنت میں اور کوئی ساجھی نہیں اس کے ملک میں اور نہ اسکی ملک میں اللہ ہی کا ہے جو کچھ سارے آسمانوں اور ساری زمین میں اور جنھیں تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ مالک نہیں کسی ادنیٰ شے کے اور نہ اس کے کاموں میں، کیا کوئی اور خالق ہے اللہ کے سوا اور یہ جو ایک ہی نام کا اطلاق اس پر اور اس کی کسی مخلوق پر دیکھا جاتا ہے جیسے علیم، حکیم، حلیم، کریم، سمیع، بصیر، اور اس جیسے اور تو محض لفظی موافقت ہے نہ معنی میں شرکت لہٰذا[2] فتاوی سراجیہ اور تاتارخانیہ و منح الغفار و رد المحتار وغیرہا میں ہے

(باقی حاشیہ صـــ پر)

[2] امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں فرمایا اعتقاد رکھا جائے کہ اللہ عزوجل اپنی بزرگی اپنی بڑائی اپنی سلطنت اور اپنے اسماء حسنیٰ اور اپنی بلند و بالا صفات میں مخلوقات سے ذرہ کسی کے مثل نہیں اس جیسا اور کوئی اور یقیناً وہ جس کا اطلاق شریعت طاہرہ نے خالق و مخلوق دونوں پر کیا اسمیں بھی حقیقی معنی پر کوئی تشابہ نہیں کیونکہ قدیم کی صفات مخالف صفات حادث ہیں تو جس طرح اس کی ذات دیگر ذوات کے مشابہ نہیں یونہی اس کی صفات بھی صفات مخلوق کے مشابہ نہیں الخ پھر امام واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ نہیں ہے کوئی ذات اس ذات سی کوئی نام اس کے نام سا نہ اس کے کام سا کام نہ اسکی صفت سی صفت مگر باعتبار موافقت لفظی کے اور فرمایا یہ سب مذہب اہل حق اہلسنت و جماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اھ میں کہتا ہوں کہ امام حجۃ الاسلام غزالی کی املاء علی الاحیاء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ علم آخرت میں ہے لوگوں کے پاس فقط نام ہیں اھ تو صفات مولیٰ تعالیٰ کے ساتھ

ایسا نام رکھنا جو کتاب الٰہی میں اللہ کے لیے ہے جیسے علی، کبیر، رشید

بدیع جائز ہے کہ یہ اسماء مشترکہ میں سے ہے اور حق عباد میں وہ معنی مراد نہیں جو رب العباد کے لئے مراد ہے اھ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صیغہ افعل قبیل صفات الٰہی میں ایک معنی پر ہیں جیسا کہ ہدایہ میں ہے عنایہ میں فرمایا کہ صفات الٰہی میں کوئی زیادتی ثابت کرنا مقصود نہیں کہ کسی کو اس کے ساتھ نفس عظمت اور بڑائی میں برابری نہیں یہاں تک کہ افعل زیادتی کے لئے ہو جیسا کہ صفات عباد میں ہو تب تو

اعنی المشارکة الاسمیة وحدها فکیف وقد اقمنا الدلائل القاهرة علی ان احاطة علم المخلوق بجمیع المعلومات الالهیة محال قطعا عقلا وسمعا فالوهابیة الذین اذا سمعوا اتباع الائمة یثبتون باتباعهم واتباع القران والحدیث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم جمیع ما کان وما یکون من اول یوم الی آخر الایام حکموا علیهم بالشرك والکفر وانهم یدعون مساواة علمه صلی اللہ تعالی علیه وسلم لعلم ربه عز وجل

ان المفضل یشارك لمفضل علیه مع اختصاص بزیادة فی المعنی وهذه کلمة فی حق العباد غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی اھ وقال امامنا ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی ان افعل وفعیلا فی صفاته اللہ تعالی سواء کما فی الهدایة قال فی العنایة لان اثبات الزیادة لیس بمراد فی صفات اللہ تعالی لعدم مساواة احد ایاه فی اصل الکبریاء حتی یکون افعل للزیادة کما یکون فی اوصاف العباد فکان افعل وفعیلٌ من دون شرکة منها قوله تعالی اصحب الجنة یومئذ خیر مستقرا واحسن مقیلا وقوله تعالی اللہ خیر اما یشرکون وقوله تعالی فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون وقد عقبه بقوله عز وجل الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون ولکن العجب ممن جعل تقسیمنا العلم الی الذاتی والعطائی والی المحیط وغیره کلاما فلسفیا غیر مقبول عنه اهل الشرع مع کثرة من صرح به من الائمة کما اکثرنا النقول منهم فی کتابنا "مالی الجیب"[۳۲۸] "بعلوم الغیب" وذکرنا طرفا صالحا منه فی کتابنا خالص الاعتقاد وقد نقلته الرسالة المفتراة عن الامامین النووی وابن حجر کما تقدم وذکرت الفرق بان علمه تعالی محیط لا علوم الخلائق عن الامام حجة الاسلام الغزالی بل صرحت به بنفسها کما سیاتی ان شاء اللہ تعالی لکن لما رأت القسمتین تبطلان

سوال ۱۲ھ جلد قال العلماء فی غیر ما موضع ان اسم التفضیل

Marfat.com

یعنی شرکت نام کے کچھ باقی نہیں رکھتے نہ کہ اس حالت میں کہ ہم دلائل قطعیہ قائم کر لے
کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا یقیناً عقل سے بھی باطل اور شرع سے بھی باطل
اور وہابیہ وہ کہ جب ائمہ کے پیرووں کو سنتے ہیں کہ وہ ائمہ کی پیروی اور قرآن و حدیث کے اتباع

افعل در بعض بر میں بلکہ بلا شبہہ علماء نے متعدد مقامات میں فرمایا کہ افعل التفضیل سے نفس فعل بلا شرکت مراد ہوتا ہے جیسے ارشاد الٰہی جنت والے آج کے دن بہتر مسکن اور بہتر خواب گاہ میں ہیں اور اس کا ارشاد تو کون سا فریق حق دار امن ہے اگر تمھیں علم ہے۔ حالانکہ اس کے بعد فرمایا وہ کہ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا انھیں کے لئے ہے امن اور وہی ہیں راہ پائے ہوئے لیکن اچنبھا اس سے جس نے ہماری تقسیم علم ذاتی و عطائی و محیط و غیر محیط کو فلسفی کلام و نامقبول نزد علمائے اسلام قرار دیا باوجودیکہ بکثرت ائمہ کرام نے اس کی تصریحات فرمائیں اور کثرت سے ان کی نقول ہم نے اپنے رسالہ مالی الجیب بعلوم الغیب[۱۳۱۸] اور کافی حصہ خالص الاعتقاد اپنے رسالہ میں ذکر کیا اور اسی ثانی رسالہ میں امام نووی اور امام ابن حجر مکی سے نقل کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور اس رسالہ میں علامہ حجۃ الاسلام غزالی سے فرق لکھا کہ علم الٰہی محیط ہے اور علم خلائق نہیں بلکہ آپ ہی اس کی تصریح کر دی جیسا کہ ابھی آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن اس نے اپنی حجت باطل ہوتی اور اپنے راستہ احتجاج کا بند ہوتا دیکھا تو انکار کر دیا اور ادعا کر دیا کہ علم الٰہی سے مراد نصوص شرعیہ میں مطلق ادراک ہے اور لفظ اعلم کا اطلاق باری تعالیٰ پر آیات کریمہ اور اس قول میں کہ اللہ و رسول اعلم میں سند پکڑی[۱۹]

اور کہہ دیا کہ علم عربیت میں قرار پا چکا ہے کہ صیغہ التفضیل کے معنی یہ ہیں کہ مفضل (جسے تفضیل دی گئی) اور مفضل علیہ (جس پر اسے تفضیل دی گئی) معنی میں دونوں شریک ہیں زیادت فی المعنی مفضل کا حصہ خاص ہے یہ کلمہ کہا اور اس کا انجام کچھ نہ سمجھا اور اگر اس کا وبال جانا ہوتا تو ضرور کہتا کہ مجھے اس سے اور اسے مجھ سے کیا کیونکہ اس میں دو بڑی مصیبتیں ہیں۔ پہلی مصیبت اس سے پوچھو کہ علم اور اس کے مثل حمد الٰہی میں جس کا ذکر نصوص شرعیہ و آیات کریمہ میں ہے۔ وہ مولی عزوجل کی صفات و کمال ہیں یا نہیں تو اگر ہاں کہے جس کی ہر مسلم سے امید ہے تو اولاً کہو اے سبحان اللہ اللہ اور اس کی آیات پر تو ایمان لاؤ اور شریک کرو اس کے ساتھ اس کی صفات میں مخلوقات کو اور پکار کر کہو کہ اس کی صفات میں مخلوق کا ساجھا ہے ہاں زیادتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور اسی کی امثال سے اس کا اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ اس رسالہ

Marfat.com

خائضون غالطون: وهم بانفسهم فی مهوی الشرك والكفر ساقطون: لانهم اذ ازعموا فی اثبات هذا العلم المحدود والمحصور المعدود المساواة مع علم الله فقد شهدوا ان علم الله تعالیٰ لیس الابهذا القدر القلیل الصغیر النزر الیسیر اذ لو زاد

قائلها. ومن بنا على ماقالها ولو علموا ما فيها نقل مالى ومالها: فان فيها رزيتين كبيرتين الرزية الاولى سله ان العلم ونحوه مما تذكره النصوص الشرعية والايات الفرقانية فی حمده عزوجل هل هی صفات كمال ام لیس لها جل جلاله اولا فان قال نعم كما هو المرجو من كل من اسلم فقل اولا يا سبحن الله ممن يؤمن بالله واياته ثم يشرك به مخلوقات فی صفاته ويتجاهر بان الخلق شركاؤه فيها مع اختصاص الله تعالیٰ بزيادة وعن امثال هذا يغلب على الظن ان الرسالة ان كان لها اصل فقد حرفتها ايدی الوهابية اذهم المجترؤن بامثال هذا كما اشركوا كل صبی ومجنون وحيوان وبهيمة فی علم الغيب مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا اری اصل تلك الشبهة اعنی تشريك الصفة بين الله تعالیٰ وخلقه الا من سلف الوهابية نمرود اذ قال ابراهيم ربی الذی يحی ويميت قال انا احی واميت وثانيا ماذكرت ليست قاعدة غير منخرمة بل يجب اتباع الدليل لا الجمود على صورة التفضيل والا لزمك كذلك اشراك الخلق بالله تعالیٰ فی العظمة والعلو والجلال والكبرياء والحكم وغير ذلك مما اطلق منه افعل على ربنا تبارك وتعالیٰ فنقول الله اكبر واعظم واعلیٰ واجل واحكم مع ان الله تعالیٰ يقول ولا يشرك فی حكمه احدا وقال تعالیٰ فيما يرويه عنه نبيه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الكبرياء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار وثالثا حملت الصفات الالهية على المعانی المصدرية وما هی الامن الامور الانتزاعية لحدثة الفانية وصفاته تعالیٰ عن ذلك متعالية وان قال لا فقد قررت النصوص الدينية والايات القرآنية

ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے روز آخر تک کی تمام گزشتہ و آیندہ باتوں کا علم ثابت کرتے ہیں تو یہ وہابی ان پر شرک و کفر کا حکم لگاتے ہیں اور یہ کہ انھوں نے علم الٰہی سے علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برابر

کی اگر کوئی اصل تھی تو اس کی تحریف کردی وہابیہ کے ہاتھوں نے کیونکہ وہی جرأت کرنے والے ہیں اس جیسی باتوں کی جیساکہ شریک کردیا ہے بچے اور پاگل اور حیوان و بہائم کو علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اور میں نہیں دیکھتا اصل اس شبہ کی یعنی شریک کرنا مخلوق کو اللہ کی صفت میں مگر وہابیہ کے اگلے پیشوا نمرود سے جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا وہ رب ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو نمرود نے کہا میں (بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ثانیا جو رسالہ نے ذکر کیا وہ لوٹنے والا ضابطہ نہیں بلکہ واجب اتباع دلیل ہے نہ کہ تفصیل کی صورت پر جم جانا ورنہ یونہی خدا کا شریک

بنانا ہوگا مخلوق کو عظمت و بلندی و بزرگی و حکم وغیرہ

ان اسمار میں جن کا اطلاق ... ہمارے رب تبارک و تعالیٰ پر ہوا مثلاً ہم ... لئے ... لله اکبر ... اور اجب ... اور جو دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا یشرک فی ... احدا" اور حدیث قدسی میں ہے "الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری الخ" ... رائی میری چادر اور عظمت میرا تہبند ہے تو جو مجھ سے منازعت کرے ان دونوں میں سے ... سی ایک میں اسے میں آگ میں پھینکوں گا ثالثا رسالہ نے محمول کیا صفات الٰہی کو معانی ... مصدریہ پر اور معانی مصدریہ امور اعتباریہ تابع انتزاع منتزع فانی و نوپید ہیں اور ... صفات الٰہی اس سے برتر ہیں اور اگر نا کہے تو بلاشبہ اس نے مقرر کیا یہ کہ نصوص دینیہ ... و آیات قرآنیہ جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد علم اور اس کے مثل سے کرتی ہیں تو اس کی تعریف ... صفات کمالیہ الٰہیہ سے نہیں کرتیں یوں ہی ہیں کہ حمد کرتی ہیں کسی مبتذل چیز سے جو حاصل ہے ہر اچھے ... سے شریف کمین مومن کافر کو اس پر کوئی مسلمان جرأت نہ کرے گا بلکہ کہے گا کہ حمد کرتی ہیں ... عظمت والی بلند مرتبہ صفات سے جو اپنی ذات میں برتر ہیں نوپید عوارض اور ان کی نشانیوں ... دوسری مصیبت یہ کہ ارادہ احاطہ سے کبھی راضی نہ ہوا چہ جائیکہ دنیہ کیونکہ دونوں کو ... صفت بنا کر تہم معانی کتاب و سنت میں ساقط الاعتبار کردیا ور دونوں کو ... حقیقت سے خارج کر دینے والا نصوص کا اور کثر نصوص کو ناحق بن توق ٹھہرانے کی جب

عليه عندهم فالزائد لا يساوى الناقص فلم يحكموا بالمساواة
لكنهم يحكمون ÷ فبعلم الله يتهمكون ÷ وبالنقص عليه
يتحكمون ÷ قاتلهم الله انى يؤفكون ÷ نسأل الله النجاة
من الفتون ÷

حيث تحمد الله تعالى بالعلم ونحوه فان تحمده بصفة كمالية لله عزوجل انما تحمده بشئ مبتذل حاصل لكل حسن وقبيح وشريف ووضيع ومؤمن وكافر هذا لا يجترئ به مسلم بل تحمده بصفات جليلة رفيعة فى ذاتها متعالية عن اعراض المحدثات وسماتها

الرزية الثانية حيث لم يرض ارادة الاحاطة ايضا فضلا عن الذاتية جاعلا لهما تفلسفا قطاعن الاعتبار فى فهم معانى الكتاب والسنة مخرجين لها عن ظواهرها مفضيين الى عدم الوثوق بكثير من النصوص موقعين للمسلمين فى حيرة عظيمة ناقضين عرى الدين الوثيقة وقرران ليس المراد فيها الا مطلق الادراك الشامل للخالق والمخلوق فقد ترك الايات تتناقض لما علمت ان القرآن العظيم انى فى علم المغيبات بكلا طرفى النفى والاثبات والمراد عنده فيهما هو مطلق الادراك فترارد النفى والاثبات على معنى واحد وتمكن مخلب التناقض فى ايات الرحمن واى مصيبة اعظم من هذا وكذلك كل من نابذ الحق فان الباطل لا ينصره الا الباطل نسأل الله العافية۔

بلية اخرى امر وادهى وقع فى الرسالة [ص۲۳] المفتراة ان المعلومات كلها بالنسبة اليه تعالى من عالم الشهادة **اقول** هذه زلة شديدة وحقه ان يقول الموجودات كلها لان معلوماته تعالى تعم المعدومات التى لم تكتس الوجود ولا تكتسيه ابدا بل والمحالات باسرها كما نصوا عليه فى كتب العقائد ولو كان المحال من عالم الشهادة

Marfat.com

کر دیا۔ یہ حکم لگانے والے خود ہی خبط و غلطی میں پڑے ہیں اور آپ ہی شرک و کفر کے گڑھے میں گرے ہیں۔ اس لئے کہ جب انھوں نے اس گھڑے ہوئے حد باندھے ہوئے گنتی کے علم کے ثابت کرنے میں علم الٰہی سے مساوات ٹھہرا دی تو وہ گواہی دے چکے کہ اللہ تعالیٰ کا علم بس اسی قدر ہے کہ چھوٹا قلیل تھوڑا کیونکہ علم الٰہی ان کے نزدیک اس مقدار سے زیادہ ہوتا تو زیادہ کم کے کیسے برابر ہوجاتا تو وہ مساوات کا حکم نہ کرتے لیکن وہ اس کا حکم لگا رہے ہیں تو اللہ ہی کے علم سے ٹھٹھا کر رہے ہیں اور زبردستی اسے ناقص بتا رہے ہیں خدا انھیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ فتنہ سے بچائے۔

جیلانے والا مسلمان کو حیرت عظیمہ میں ڈالنے والا دین کی متحدہ

رسی کو توڑ دینے والا بنایا۔ اور ٹھہرا یا کہ مطلق ادراک ہی آیت میں مراد ہے جو خالق و مخلوق دونوں کو شامل ہے تو اس نے آیاتِ کریمہ کو ایک دوسرے کا نقیض بنا کر چھوڑ دیا کہ تمھیں معلوم ہو چکا ہے کہ قرآن عظیم میں نفی و ثبوت علم غیب دونوں کی آیات موجود ہیں اور اس کے نزدیک مراد مطلق ادراک ہے تو نفی و اثبات دونوں کی آیات کا ایک ہی معنی پر توارد ہوا تو شاہین تناقض کا خونخوار پنجہ آیات رحمٰن پر خوب جم گیا اس سے بڑی کون سی مصیبت ہے اور ہر تارک حق ایسا ہی ہے کہ یقیناً باطل مرد باطل ہی کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے ایک دوسری نہایت تلخ سخت بلا یہ کہ افترا پرداز رسالہ کے ص۲۳ میں ہے کہ کل معلومات بہ نسبت اللہ عزوجل نا کے عالم شہادت ہیں میں کہتا ہوں یہ شدید لغزش ہے اور حق یہ تھا کہ کل موجودات کہتا کیونکہ معلومات الٰہی ان معدومات کو کہ جنھوں نے جامۂ ہستی نہ پہنا اور نہ کبھی تا ابد پہنیں بلکہ تمام تر محالات کو بھی عام ہیں اس کی تصریح کتب عقائد میں ہے اور محال اگر عالم شہادت سے ہوتا بہ نسبت باری تعالیٰ کے تو ضرور مشہود و شاہد موجود ہوتا اور اس سے زائد بدتر کون سی شناعت ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شریک اور اپنی موت اور اپنے عجز و جہل وغیرہ ذالک کا مشاہدہ فرماتا ہے اور اس کے ما سوا بہت سے

Marfat.com

النظر الثالث

اللهم غفرا نری الظلمات عمت وطمت ؛ وكلمة النكال على كثير من الناس تمت ؛ فيما قررناه ان العلم الذاتی والمطلق المحيط التفصيلی مختص بالله تعالیٰ وما للعباد الا مطلق العطائی وانه حاصل لكل مؤمن فضلا عن الانبياء الكرام ؛ عليهم الصلوٰة والسلام ؛ ... لما صح الايمان ؛ كما مر البيان ؛

بنسبته الیه تعالیٰ لصار شاهدا مشهودا موجودا ای شنعة اشنع من هذا فان فيه انه تعالیٰ يشاهد شريكه ومرتد وعجزه وجهله الی غير ذلك من المصائب تعالیٰ عنها علوا كبيرا وقد نص العلماء ان الرؤية تتوقف على الوجود وان المعدوم غير مرئی لله تعالیٰ وانما اختلفوا انه تعالیٰ هل يری الموجود حين لا يوجد اويری فی الفرض كل ما يخرج الی الابد من العدم مع الاجماع علی ان المحال لاتتعلق به رؤية ذی الجلال كما بيناه فی سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح ۱۳۰۷ فتنبه فتحل هذه الزلات مثل ما حكت الرسالة فی حق بعض الائمة انه قد كان يعتقد بمذهب اهل السنة لكنه سها فی هذه المسالة نسأل الله العفو والعافية ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم . منه حفظه ربه تعالیٰ حبره

Marfat.com

نظر سوم

الٰہی تیری ہی بخشش ہم دیکھتے ہیں کہ تاریکیاں چھا گئیں اور حد سے بڑھ گئیں اور بہت سے لوگوں پر گمراہی کا قول پورا ہوا یہ تقریر جو ہم نے بیان کی کہ علم ذاتی اور علم مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور بندوں کے لئے نہیں مگر مطلق علم عطائی اور یہ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ چہ جائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے کہ یہ علم نہ ہو تو ایمان ہی ٹھیک نہیں جیسا کہ اوپر بیان گذرا عجب کہ اس تقریر سے کسی وہمی کو وہم گذرے یوں کہ ہم میں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہ رہا پھر اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کیا ذکر ہے کہ جیسا علم حضور اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے ویسا ہم کو بھی حاصل ہوا اور جس قسم کا ہم کو نہیں ان کو بھی نہیں تو ہم برابر ہو لئے اور یہ اگرچہ ایسی بات ہے کہ عام درکنار کسی عاقل کے کبھی کہنے کی نہیں مگر وہمیہ سے دور

مصائب میں جن سے اللہ تعالیٰ بندوں کو بلاتا ہے اور رویت سے مراد علم ہے اور علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ رویت وجود پر موقوف ہے اور معدوم اللہ تعالیٰ کے لئے مرئی نہیں اور اختلاف صرف اس میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ موجود کو بوقت وجود دیکھتا ہے یا ازل ہی میں اس چیز کو جو ہستی میں آئے گی دیکھتا ہے لہذا اس پر اتفاق ہے کہ محال سے متعلق نہیں ہوگی رویت نہ وجدان ممکن ہے۔ رسالہ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح میں خوب روشن طور پر بیان کر دیا ہے تو آگاہ رہو۔ تو ثابت ہوا یہ خرافات اس جیسی ہیں جس کی رسالہ نے بعض ائمہ کے بارے میں صراحت میں حکایت کی کہ وہ شیعہ مذہب سنی تھے لیکن اس مسئلہ میں سہو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہم خواہان عفو و عافیت ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۱۔ منح الروض صہ

۲۔ ترجمہ مصنف ... ص

Marfat.com

عسى ان يتوهم متوهم ان لم يبق اذن فرق بيننا وبين نبينا صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فما ظنك بسائر الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام فان الذى حصل له ولهم قد حصل لنا وما هو منتف عنا فهو منتف عنهم ايضا فقد استوينا وهذا وان كان لا يصدر عن عاقل ؛ فضلا عن فاضل ؛ عن الوهابية غير بعيد ذلك بانهم قوم لا يعقلون وليس منهم رجل رشيد ؛ مالى اقدر وقد وقع اما سمعت ذلك المتقشف المتصلف ؛ المتشيخ المتصوف ؛ المنصور المتكبر ؛ منهم فى زماننا من الهنود ؛ الطغام العنود ؛ صنف رُسيّلة لا تبلغ اربعة اوراق ؛ تكاد تتفطر منها السبع الطباق ؛ سماها حفظ الايمان ؛ وما هى الا خفض الايمان صرح فيها بهذا القول ؛ ولم يخش وبال يوم الاول ؛ اذ قال ما ترجمته ان صح الحكم على ذات النبى المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا البعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فاي خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا ام ولم يدر العبد العنيد ان مطلق العلم العطائى بالمغيبات خاص اصالة بحضرات الانبياء الكرام عليهم افضل الصلوٰة والسلام لقول ربهم جل وعلا علم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضىٰ من رسول وقوله عز مجده وما كان الله ليطلعكم على الغيب

Marfat.com

نہیں یہ اس لئے کہ وہ ایک بے عقل قوم ہے اور ان میں کوئی شخص راہ پر نہیں
مجھے کیا ہوا کہ فرض کرتا ہوں حالانکہ واقع ہو لیا کیا تم نے نہ سنا کہ آج کل وہابیوں
میں کا وہ کھرکھراڈھیٹ شیخ وصوفی بننے والا اونچے بیٹھنے کا مدعی مغرور۔
جو کینے ہٹ دھرم ہندیوں میں سے ہے اس نے ایک رسلیا تصنیف کی جو چار
ورق کی بھی نہیں۔ جس سے قریب ہے کہ ساتوں آسمان پھٹ پڑیں اس نے
اس کا نام حفظ الایمان رکھا اور وہ نہیں مگر خفض الایمان (یعنی ایمان کی پست
خوار کرنے والی) اس میں اس قول کی تصریح کر دی اور روز قیامت کے وبال
سے نہ ڈرا اس کی عبارت یہ ہے:۔ "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم
غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب
سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی
کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم
کے لئے بھی حاصل ہے .... اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک
فرد بھی خارج نہیں تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے اھ"

اور ہٹ دھرم مردود نے نہ جانا کہ غیبوں کا مطلق علم عطائی اصالۃ
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے ان کے رب جل علا کے اس
قول سے کہ "اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ
رسولوں کو" اور اس کے اس ارشاد سے کہ "خدا اس لئے نہیں کہ تم کو اپنے غیب
پر مطلع کر دے، ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چن لیتا ہے" تو ان کے
غیر کو جو علم حاصل ہوگا وہ انہیں کے فیض و مدد اور فائدہ عطا فرمانے اور راہ
دکھانے سے ملے گا تو برابری کیسی۔ علاوہ بریں علوم انبیاء میں سے ان کے غیر نہیں جانتے
مگر تھوڑا قلیل کہ انبیاء کے علوم غیب کے جو سمندر چھلک رہے ہیں ان کے سامنے

Marfat.com

ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء فما يحصل لغيرهم
انما يحصل بافاضتهم وامدادهم ؛ وافادتهم وارشادهم ؛
فانى التساوى على ان غيرهم لا يعلم من علومهم الانزرا يسيرا
لا يعد شيأ بجنب مالهم من بحار متدفقة من العلوم
الغيبية فانهم عليهم الصلاة والسلام يعلمون بل يرون و
يشاهدون جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى اليوم
الاخر قال الله تعالىٰ وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السمٰوات
والارض وللطبرانى فى كبيره ونعيم ابن حماد فى كتاب الفتن
والى نعيم فى الحلية عن عبد الله بن عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ
عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ان الله قد رفع
لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيٰمة كانما
انظر الى كفى هذه جليا نا من الله تعالىٰ جلاه لنبيه كما جلاه
للنبيين من قبله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعليهم اجمعين
فالبعيد شقق بين الكل والبعض واذ قد انتفى الاول وزى
الثانى شاملا للكل حكم باستواء علوم رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم الذى وسع العٰلمين علما وحلما وعلمه الله مالم يكن
يعلم وكان فضل الله عليه عظيما فعلم علوم الاولين والاٰخرين
وعلم ما كان وما يكون وعلم ما فى السمٰوات والارض وعلم ما بين
الشرق والغرب وتجلّى له كل شئ وعرف ونزل عليه القرآن
تبيانا لكل شئ وفصّل الله له كل شئ تفصيلا مع علم زيد
وعمرو بل كل صبى ومجنون بل كل حيوان وبهيمة ولم يدر

Marfat.com

کسی لئی شمار میں نہیں اس لئے کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و مایکون کو جانتے بلکہ دیکھ رہے اور مشاہدہ فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اسی طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ساری سلطنت آسمانوں اور زمین کی۔ طبرانی نے معجم کبیر اور نعیم بن حماد نے کتاب الفتن اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو یہ ایک روشنی ہے اللہ کی طرف سے جو اللہ نے اپنے نبی کے لئے چمکائی۔ جس طرح اگلے انبیاء کے لئے چمکائی تھی۔

تو مردود نے کل اور بعض دو شقیں رکھیں اور جب کہ پہلی شق موجود نہیں اور ان سے دوسری شق کسب کے لئے شامل خیال کیا تو حکم لگادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا علم و حلم سارے جہان کو وسیع ہے اور اللہ نے انھیں سکھادیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل ان پر بہت بڑا ہے تو انھوں نے سب اگلوں پچھلوں کا علم جان لیا اور جو کچھ ہوگذرا ہے اور آنے والا ہے سب ان کے علم میں آگیا۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب انھیں معلوم ہوگیا اور مشرق سے مغرب تک جو کچھ ہے سب سے خبردار ہوگئے اور ہر چیز ان پر روشن ہوگئی۔ اور انھوں نے پہچان لی اور ان پر قرآن اترا ہر چیز کا روشن بیان اور اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ہر چیز خوب مفصل بیان فرمادی۔ مردود نے ان کو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کے علم سے برابر کردیا اور بدبخت نے نہ جانا کہ بعض میں تو بڑی چوڑی وسعت ہے جو ایک چھوٹی سی بوند کی خوار بے مقدار سے لے کر لاکھوں کروروں چھلکتے سمندروں تک کو شامل ہے۔ جن کا گہراؤ نہ جانا

الشق ان البعض له عرض عريض شامل من قطيرة صغيرة ضئيلة ذليلة الى الوف الوف بحار زواخر لايدرى قعرها ولا لها حد ولا انتهاء وما الكل الا من علومه تعالى لايحيطون بشئ من علمه الا بما شاء فان كان مجرد صدق لفظ البعض كانيافى التساوى والتماثل ونفى الخصوصية كما زعم الطريد البعيد فليحكم بتساوى قدرة الله تعالى لقدرة[1] زيد وعمرو بل كل صبى ومجنون بل كل حيوان وبهيمة فان الحيوانات جميعاً تقدر على

---

[1] نحن معشر اهل السنة والجماعة نثبت القدرة الحادثه بعطاء المولى سبحنه وتعالى وان كانت كاسبة لاخالقة ونفيها مطلقا انما هو مذهب جهم بن صفوان الضال كما فى المواقف وشرحه وقد قال تعالى ﴿وغدوا على حرد قادرين﴾ اى اصبحوا جميعين على المنع مع كونهم قادرين على النفع قال العلامة ابو السعود فى تفسيره ارشاد العقل السليم المعنى انهم ارادوا ان ينكدوا على المساكين بحرمهم وهم قادرون على نفعهم الخ وقال تعالى ﴿لئلا يعلم اهل الكتاب الا يقدرون على شئ من فضل الله﴾ قال فى التفسير الكبير القول الثانى ان لفظة لا غير زائدة فالضمير فى الا يقدرون الى الرسول صلے الله تعالى عليه وسلم واصحابه والتقدير لئلا يعلم اهل الكتاب ان النبى والمومنين لايقدرون على شئ من فضل الله واذا لم يعلموا انهم لا يقدرون فقد علموا انهم يقدرون عليه واعلم ان هذا القول اولى اھ مختصرا فان قيل ان القدرة الالهية ازلية ابدية واجبة مؤثرة ولا كذلك قدرة العبد قلت هذه امور غير الكلية والبعضية وانما الكلام فيهما فالبعيد هل يعتقد لعلم محمد صلے الله عليه وسلم مزية ما على علم المجنون والبهيمة فى صفات وكيفيات ؛ واحاطة وانادات ؛ وجلالة وتمم وجزالة نفع واولية فى الايجاد ؛ وتوسط فى الامداد ؛ الى غير ذلك من فروق عظيمة جسيمة ؛ كبيرة

Marfat.com

جائے اور نہ ان کا کوئی کنارہ نہ انتہا تو یہ سب کا سب نہیں مگر اللہ کے علموں میں سے بعض اور وہ اس کے علموں سے احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے تو اگر فقط لفظ بعض کا صادق آنا برابری اور مماثلت اور نفی خصوصیت کے لئے کافی ہو جیسا اس مردود مطرود نے گمان کیا تو یہ بھی حکم لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت زید وعمر بلکہ ہر بچہ و پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کی قدرت کے برابر ہے

ـــــــــــــــــــــــــــــ

لے ہم گروہ اہل سنت خدا کی دین سے تو بیدا قدرت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ کام کرنے والی ہے نہ پیدا کرنے والی اور اس کی بالکل نفی جہم بن صفوان گمراہ کا مذہب ہے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے اور بلا شبہہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا "وغدوا علی حرد قادرین" یعنی انھوں نے سویرے کو دینے کی ٹھان لی باوجودیکہ انھیں دینے اور نفع پہنچانے کی قدرت تھی علامہ ابو السعود نے اپنی تفسیر ارشاد العقل السلیم میں کہا کہ معنی یہ ہیں کہ انھوں نے چاہا کہ سختی کریں مساکین پر اور انھیں محروم کر دیں، حالانکہ وہ انھیں نفع پہنچانے پر قادر تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "تاکہ نہ جانیں اہل کتاب نبی اور ان کے صحابہ کو کسی شے پر قدرت نہیں اللہ کے فضل سے"۔ تفسیر کبیر میں کہا کہ دوسرا قول یہ ہے کہ لازائد نہیں تو ضمیر الا یقدرون جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ہے اور تقدیر اس طرح ہے "تاکہ نہ جانیں اہل کتاب کہ نبی اور مسلمان قدرت نہیں رکھتے کسی چیز پر فضل الٰہی سے اور انھوں نے جب ان کا قادر ہونا نہ جانا تو ان کا قادر ہونا جانا او جان لو کہ یہی قول بہتر ہے اھ بطور اختصار اگر کہا جائے کہ قدرت الٰہیہ ازلی ابدی واجب اور تاثیر والی ہے اور عبد کی قدرت ایسی نہیں تو میں کہوں گا یہ امور کلیت وجزئیت کے ماسوا ہیں اور کلام انھیں میں ہے تو کیا وہ ذلکار معتقد ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی کچھ بھی زیادتی کا علم مجنون اور چوپائے پر صفات و کیفیات میں محیط و مفید ہونے میں جلالت و وسعت کثرت منفعت میں ابتدا و ایجاد وسیلہ وامداد میں اور ان کے سوا بڑے بڑے عظیم۔ بہت بہت بزرگ و جسیم امتیازات جلیلہ سوا اس بعضیت کے کہ مشترک نزد مردود مطرود ہیں یا نہیں۔ بلکہ ان کے علم کو اصلاً کوئی فضل کسی طرح پاگلوں اور چوپاؤں کے علم پر نہیں۔ دوسری شق پر اس کا کفر خوب کھل کر ظاہر ہو گیا کہ وہ ذلکار ہوا مردود خود اپنے لئے اس کا مقر ہے کہ اس کے علم کے لئے فضیلتیں ہیں۔ گدھے بیل اور کتے سوءر کے علم پر اور پہلی شق پر اس نے خصوصیت کی نفی اور مماثلت کے حکم کی بنا صرف بعضیت میں شرکت پر رکھی باوجود اسی یقین کے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے لئے ان کے علم پر

مطلب: بندہ کی قدرت

Marfat.com

بعض الافعال والحرکات وان لم تکن قدرتها موثرة

جلیلة ؛ کثیرة جزیلة ؛ سوی البعضیة المشترکة عنده ام لا بل علمه لا یفضل عنده اه الا فی شئ ما علی علم المجانین والبهائم علی الثانی ظهر کفره ظهورا بیّنا فان الطرید البعید یعترف لنفسه ایضا ان لعلمه مزایا علی علم الثور والحمیر والکلب والخنزیر وعلی الاول اذ قد بنی نفی الخصوصیة والحکم بالتماثل علی مجرد الاشتراک فی البعضیة مع اذعانه ان لعلومه صلی اللہ تعالی علیه وسلم مزایا علی علم هؤلاء من جهات اخری لاتحاط کثرة فانتقض بالقدرة الالهیة

تام ولا یجدی ذکر الفروق بتلک المزایا

الخارجة عن الکلیة والبعضیة فاعرف وافهم واللہ سبحانه وتعالی اعلم ۱۲ منه حفظه ربه من نبیه۔

ے ای فی الخلق ولا یجاد باجماع اهل السنة والجماعة ؛ حفظهم اللہ تعالی عن کل شناعة ؛ واختلفوا انها هل لها اثر ما فی شئ زائد علی الوجود کنسب واضافات واعتبارات یسمیها البعض حالا والباقون لاینکرون ان هناک امورا اعتباریة لها قسط من الواقعیة لیست مجرد اختراع وهم کانیاب اغوال وان نازعوا فی القول بالاحوال واثبات واسطة بین الوجود والعدم فالخلف لفظی کما صرح به المحققون فجمهور الاشاعرة نفوه مطلقا وما عندهم من الفعل للقدرة الحادثة الا معیة وللعبد منه الا محلیة والحنفیة حسبوه لا یکفی لنفی الجبر فاثبتوا لها تاثیرا فی القصد وهو امر اضافی قطعا لیس من الموجود عینا فلا یکون استناده خلقا وتکوینا فانه افاضة الوجود لا افاضة موجود ولا عبرة بقدم زلت وتاثیرها فی الاضافات قد ارتضاه بعض کبراء الاشعریة ایضا کامام السنة القاضی ابی بکر الباقلانی ولا اعلم علی خلافه نصا ولا اجماعا وقد بینت کل ذلک فی رسالتی تجبیر الجبر بقصم الجبر ۱۳۲۹ واما انا فلست ممن یخوض فی هذا وانما ایمانی وللہ الحمد ما ثبت بالقرآن ؛ واجمع علیه الفریقان ؛ وشهدت به البداهة وادی الیه البرهان ؛ ان لا جبر ولا تفویض ولکن امر بین امرین والفرق بین حرکتی البطشة والرعشة والصعود والهبوط ؛

Marfat.com

کہ تمام حیوانات کسی نہ کسی فعل وحرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگرچہ ان کی قدرت پیدا کرنے والی[1] نہیں۔ تو بعض صادق آیا اور اللہ تعالیٰ اس سے برتر نہ بنی

دوسری جہات سے بکثرت بے حد فضیلتیں ہیں تو قدرت الٰہی سے نقص پورا ہے اور بیان کرنا فرقوں کا ان زیادتیوں سے جو کلیت وجعیت سے خارج ہیں کچھ نفع بخش نہیں تو جان لو سمجھ لو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

[1] یعنی پیدا کرنے اور عدم سے وجود میں لانے میں باتفاق اہل سنت وجماعت (اللہ انھیں تہمت سے محفوظ رکھے) اور خلاف اس میں ہے کہ کیا اس کا کچھ بھی اثر کسی شے زائد علی الوجود میں ہے۔ مثل نسبت واضافت واعتبارات بعض اس کا حال نام رکھتے ہیں اور باقی اس کے منکر نہیں کہ امور اعتباریہ میں جن کے لیے واقعیت کا ایک حصہ ہے محض وہمی اختراع نہیں محض دندان غول بیابانی کی طرح اور اگر انھیں تو لی احوال اور وجود وعدم میں واسطہ ثابت کرنے میں نزاع ہے تو خلاف لفظی ہے جیسا کہ محققین نے اس کی تصریح کی تو جمہور اشاعرہ نے اس کو مصدّق نہ مانا اور ان کے نزدیک نہیں ہے فعل سے قدرت حادثہ کے لیے مگر معیت اور بندہ کے لیے نہیں مگر محبت نو اور احناف نے خیال کیا کہ یہ کافی نہیں انکار جبر کے لیے تو انھوں نے ثابت کی اس کے لیے تاثیر قصد میں اور قصد یقیناً امر اضافی ہے موجود عینی نہیں تو اس کی جانب استناد تخلیق و تکوین نہیں کہ وہ وجود کا افاضہ نہ موجود کا افاضہ اور لغزش قدم کا کچھ اعتبار نہیں اور اس کی تاثیر اضافتوں میں اسے بعض اکابر اشاعرہ نے بھی پسند کیا جیسے امام ہمشند مدرقاضی ابوبکر باقلانی اور اس کے خلاف میرے علم میں نہ کوئی نص نہ اجماع اور میں نے یہ سب بیان کیا ہے اپنے رسالہ "تجیر الجبر بتصم الجبر"[29] میں لیکن ہم ان میں سے نہیں جو اس مرتبہ کریں اور اللہ کے لیے حمد ہے کہ میرا وہی ایمان ہے جو قرآن سے ثابت ہوا اور جس پر دونوں فریق نے اجماع کیا اور ہدایت عقل نے اس پر گواہی دی اور دلیل قطعی اس حرف سے چلی کہ نہ مجبوری ہے نہ سپردگی، لیکن کام دونوں کے بین بین ہے

اور گرفت اور رعشہ چڑھنے اترنے اور کودنے کر پڑنے کی حرکتوں میں فرق کا شاہد ہے ضمیر انسان ناواقف نہیں اس سے کوئی بچہ نہ حیوان اور بندہ کے لیے آفرینش میں بالکل کوئی حصہ نہیں جو کچھ اپنے میں قدرت وارادہ واختیار محسوس کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے سے ہے نہیں ان کے لیے کوئی اختیار نہ قدرت یا ارادہ جوان کا اپنا ہو اور تم کیا جاموم

Marfat.com

فصدق البعض واللّٰہ تعالی متعال عن القدرة علی نفسہ الکریمۃ

بالوثوب والسقوط: مما یشہد بہ الوجدان
ولا یجہلہ صبی ولا حیوان: ولیس للعبد من الخلق شیٔ جملۃ واحدۃ وما
یحس فی نفسہ من قدرۃ وارادۃ واختیار فانما خلقہا اللّٰہ تعالی فیہ ماکان
لہم الخیرۃ ولا قدرۃ اوارادۃ لیستبدون بہا وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ
ما شاء اللّٰہ کان ولو اجتمع علی دفعہ العلمون: ومالم یشاء لم یکن ولو اجتھد
لایقاعہ الاولون والاخرون: واللّٰہ خلقکم وما تعملون: یثیب من
شاء والثواب فضلہ: و یعذب من شاء والعذاب عدلہ: وما ظلمہم اللّٰہ
ولکن کانوا ہم الظالمون: جزاء بما کانو یکسبون: فالتکلیف حق والجزاء
حق والحکم عدل والاعتراض کفر والاستبداد ضلال والتحجر جنون
والجنون فنون: ولا حجۃ لاحد علی اللّٰہ مہما فعل و للّٰہ الحجۃ البالغۃ
لا یسئل عما یفعل وہم یسألون: فہذا ایماننا ولا نزید علیہ وان سئلنا
عما وراءہ قلنا لا ندری ولا کلفنا بہ ولا نخوض بحرا لا نقدر علی سباحتہ:
نسأل اللّٰہ الثبات علی دین الحق وسذاجتہ: والحمد للّٰہ
رب العلمین

ام منہ حفظہ ربہ

حـــد ســـر ہ

ذات کریم اور صفات قدیم پر قدرت رکھے ورنہ تحت قدرت ہوگا تو ممکن، ہو جائے گا تو خدا نہ ہوگا اور اس کی صفتیں مخلوق و نوپیدا ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ جو قدرت سے موجود ہوا۔ وہ پیدا کرنے سے موجود ہوتا ہے اور جو پیدا کرنے سے موجود ہوتا ہے وہ پہلے ناپید ہوتا ہے تو یہاں بھی بعض کا لفظ صادق آیا کہ تمام اشیاء کا احاطہ یہاں بھی نہیں تو برابری اور ساری برائیاں لازم آگئیں اور میں تجھے ایک مثال بیان کروں۔ ایک بادشاہ جبار تمام و کمال دنیا کا مالک ہوا اور ہر چھوٹا بڑا خزانہ سب اسی کے ملک میں تھا اور اس کے کچھ نواب سردار تھے۔ جنھیں ایک ایک ضلع کے خزانے پر اس نے مسلط کیا تاکہ محتاجوں کی اعانت کریں اور مسکینوں کو خیرات دیں اور سب پر ایک نائب اعظم کو سردار کیا

وہ اللہ چاہے اور وہی ہوا جو اللہ نے چاہا اگرچہ اس کے دفع پر ایکا کرے سارا جہاں اور جو وہ نہ چاہے نہ ہو اگرچہ اس کے ہونے کی بلیغ کوشش کریں سارے اگلے جن و انسان اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اسی نے خلق فرمایا۔ ثواب دیتا ہے جسے چاہے اور ثواب اس کا فضل ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے اور عذاب اس کا عدل ہے اور نہ تھا اللہ کہ ان پر ظلم فرماتا لیکن وہ خود آپ ہی ظالم ہیں بدلہ اس کا جو وہ کمایا کرتے۔ تو تکلیف حق ہے اور جزا و سزا حق اور حکم انصاف اور اعتراض اسلام کے خلاف کفر و اشکاف اور استقلال ماننا گمراہی اور مجبور جاننا پاگل پن اور جنون کی بہت قسمیں بہت سے فن۔ اور کسی کے لئے کوئی حجت اللہ پر نہیں کہ کیا کیا اور اللہ ہی کے لئے حجت ابالغہ اس سے کوئی کام نہیں پوچھا جائے گا کہ کیا کیا اور بندوں ہی سے پوچھ ہوگی یہ ہے ہمارا ایمان اور اس پر ہم کچھ زیادہ نہ کریں گے اور جو ہم سے پوچھا جائے گا اس کے ماسوا تو ہم کہدیں گے کہ ہم نہیں جانتے نہ ہم کو اس کی تکلیف دی گئی۔ نہ ہم گھسیں ایسے سمندر میں جس میں تیرنے کی ہم میں قدرت نہیں اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں ٹھکِ حق پر ثابت قدم رکھنے کا۔ والحمد للہ رب العالمین ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ۔

Marfat.com

وصفاته القديمة والا لكان مقدوراً فكان ممكناً فلم يكن الٰها وكانت صفاته مخلوقات حوادث اذ كل موجود بالقدرة موجود بالخلق وكل موجود بالخلق مسبوق بالعدم فصدق ههنا ايضا لفظ البعض لانتفاء الاحاطة بجميع الاشياء فلزم التساوی ۞ مع جميع المساوی وسأضرب لك مثلا ملك جبار ملك الدنيا بحذافيرها ۞ وملك الخزائن بنقيرها وقطميرها ۞ وله نواب وامراء سلطهم على خزائن قطر قطر ليعينوا المحتاجين ۞ ويتصدقوا على المساكين ۞ وامّر عليهم جميعا خليفة اعظم ۞ ليس فوقه الا الملك الاكرم فجعل خزائنه جميعا طوع يديه ۞ وامر الكل مفوضا اليه ۞ الا خاصة نفسه فهو يقسم على النواب والامراء ۞ وهم على من تحتهم درجة فدرجة حتى تصل القسمة الى الفقراء فيصيب كلا نصيبه ۞ وفيهم شقی طريد خبيث بعيد ۞ ينازع الملك ونوابه فلا يذعن لهم ولا يحظمهم ۞ ولا يرى فضلا عليه لهم ۞ وما عنده قوت يومه فقير بائس مسكين مفلس ۞ لم يصل اليه من قسمة الامراء الا فلس واحد ۞ مطموس كاسد ۞ وهو يقول انا والخليفة الاكبر كلانا سواء فی المال والملك لانه ان اريد ملك الكل فليس للخليفة ايضا وان اريد ملك البعض فای خصوصية فيه للخليفة فانی ايضا املك البعض اليس فی ملكی هذا الفلس الا سود الكاسد فهذا الشقی الكفور ۞ العائل المتكبر المغرور لا شكر عطاء الخليفة ولا عظم منصب الخلافة ولا فرق بين الفلس الكاسد والخزائن العامرة المالئة وجه الارض من الشرق والغرب بل ولا قدر الملك الجبار حق قدره ۞ واستخف بعظيم شان

جس سے اوپر سب سے زیادہ عزت والے بادشاہ کے سوا کوئی نہیں تو بادشاہ نے اپنے تمام خزانے اس کے ہاتھ اختیار میں دیدیئے اور خاص اپنی ذات کے سوا سب کے معاملات اسے سپرد کردیئے تو وہ نائب اعظم سب نوابوں اور ہزاروں پر تقسیم کرتا ہے اور وہ درجہ بدرجہ اپنے ماتحتوں پر بانٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ تقسیم فقیروں تک پہنچتی ہے تو ہر ایک کو اس کا نصیب ملتا ہے اور ان محتاجوں میں ایک بدبخت مطرود گندہ مردود ہے جو بادشاہ اور اس کے نوابوں سے جھگڑتا ہے نہ توان کی عقیدت رکھے اور نہ ان کی تعظیم کرے نہ انھیں اپنے سے کچھ بڑھ کر سمجھے اور وہ نان شبینہ کا محتاج ہے، فقیر آفت زدہ مسکین مفلس اسے امیروں کی تقسیم سے صرف ایک پیسہ پہنچا مات کھوٹا اور وہ کہتا ہے کہ میں اور نائب اعظم دونوں مال و ملک میں برابر ہیں اس لئے اگر تمام موال کی ملک مراد لی جائے تو وہ خلیفہ کو بھی حاصل نہیں اور اگر بعض کی ملک مراد ہے تو اس میں خلیفہ کی خصوصیت کیا ہے کہ بعض کا میں بھی مالک ہوں کیا یہ کالا کھوٹا پیسہ میری ملک میں نہیں تو اس بدبخت بڑے ناشکرے محتاج مغرور بہ کنے والے نے نہ تو عطا کے خلیفہ کا حق ... اور نہ منصب خلافت کی تعظیم کی اور ایک کھوٹے پیسے اور معمور خزانوں میں جو شرق سے غرب تک زمین کو بھرے ہوئے ہیں کچھ فرق ... بادشاہ جبار ہی کی ... جیسی چاہیے ... اور اس کی خلافت ... تو بڑے ... عذاب اور سخت مار ... بادشاہ تو اللہ عزوجل ہے اور اس کے خلیفۂ اعظم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور ... فقیر ہیں ان سے بھیک مانگنے والے اور وہ گالی دینے والا مردود وہ کنگال ہے راندہ گیا ... اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے مسلمان اللہ تیری حمایت کرے کیا تجھے یہ ... دلیل مبینہ اس بڑے

خلافته ورة ؛ فاستحق العذاب الوبيل والعقاب الشديد
والنكال المديد ؛ فالملك هو الله سبحٰنه وتعالىٰ وخليفته
الاكبر محمد صلّے الله تعالیٰ علیه وسلم والنواب والامراء الانبياء
والاولياء عليهم الصلاة والسلام ونحن الفقراء المتكففون منهم
وآلساب البعيد ؛ هو ذلك العائل الطريد ؛ العنود اللدود
المريد ؛ نسأل الله العفو والعافية ولاحول ولاقوة الابالله
العلى العظيم يا مسلم رحمك الله أتظن ان الاخرا للئيم جاهل
ذلك الفرق العظيم حاش لله بل دار به ولا نكار فضل رسول الله
صلّى الله تعالیٰ علیه وسلم دارئ له فان شئت ان ترى حقيقة
ذلك فأته وخاطبه بقولك يامساوى الكلب والخنزير ؛
فى العلم والتوقير ؛ ستراه يحترق غيظا ؛ ويكاد يموت
غنظا ؛ فسله هل احطت بكل شئ علما كمثل الله سبحانه
وتعالىٰ فان قال نعم فقد كفروان قال لا
فقل له اى خصوصية لك فى العلم فان العلم ببعض الاشياء
حاصل لك ولكل كلب خنزير ؛ فما لك تسمى عالما دون نظرائك
الكلاب والخنازير ؛ وهكذا الحال التوقير ؛ فليس لك كل الوقار
ولم تخل الكلاب والخنازير عن بعضه لان الكفار اذلّ واوضع
قدرا منهما قال تعالیٰ اولئك هم شر البرية فعند ذلك يؤمن
بالفرق بين القليل والكثير فضلا عن فرق الامالة والتطفل
والعطاء والتكفف فان الكلب لم يتعلم منه والخنزير لم يتطفل ،

Marfat.com

فرق کو جانتا نہیں حاشَ للہ بلکہ خوب جانتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت سے انکار کرنے کے لئے اسے دفع کر رہا ہے اگر تو اس کی حقیقت دیکھنا چاہے تو اس کے پاس جا اور اس سے یوں خطاب کر کہ اے علم و حکمت میں کتے اور سور کے برابر ابھی تو اسے دیکھ لے گا کہ غیظ میں جل جائے گا۔ اور غصہ میں مرنے کے قریب ہو جائے گا تو اب اس سے پوچھ کیا تیرا علم اللہ تعالیٰ کی طرح ہر شے کو محیط ہے اگر کہے ہاں جب تو آپ ہی کافر ہے اور اگر کہے نہیں تو اس سے کہہ کہ علم میں تیری خصوصیت کیا ہے؟ کہ بعض کا علم تو ہر کتے اور سور کو حاصل ہے تو کیا سبب کہ تجھے عالم کہا جاتا ہے نہ تیرے ان مانندوں کتوں اور سوروں کو اور عزت کا بھی یہی حال ہے کہ جمیع عزت تو تیرے لئے ہے نہیں اور کتے اور سور بھی اس کے بعض سے خالی نہیں اس لئے کہ کافران سے زیادہ ذلیل و خوار تر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سارے جہان سے بدتر ہیں اس وقت کم و بیش کے ایمان پر فرق لائے گا۔ چہ جائے اصلی اور طفیلی اور بخشنے اور بھیک مانگنے کا فرق اس لئے کہ کتے نے اس سے علم حاصل نہ کیا اور سور اس کا طفیلی نہیں بخلاف تمام جہان کے علم والوں کے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ؔ امام عبدالوہاب کی یواقیت والجواہر فی العقائد الاکابر کے مبحث ۳۳ میں ہے اگر تم نے کہا کیا کوئی وہاں ایسا بشر ہے جو بلا واسطہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں کچھ علم پائے تو جواب وہ ہے کہ فرمایا شیخ نے باب ۱۹۱ میں کوئی نہیں کہ دنیا میں کچھ علم حاصل کرے اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت سے نہ ہو خواہ انبیا، یا علما ان کی بعثت سے اگلے یا پچھلے اھ

میں کہوں گا سوال کے قول میں البشر اور فی الدنیا کا مفہوم مخالف نہیں کیونکہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑے نائب خدا اور علی الاطلاق ہر شے کے بانٹنے والے ہیں۔ تو نہیں ملتی ساری کائنات میں سے کسی کو کوئی دنیا و آخرت کی نعمت، مگر ان کے دستِ مبارک سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے کہ اس کی تصریح فرمائی اکابر نے اور ہم نے ان کی وہ سب تصریحات اپنی کتاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ میں نقل کیں ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

Marfat.com

علیه بخلاف علماء العالم فانما وصل الیهم ما وصل من العلوم بامداد محمد صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما قال تعالیٰ لتبین للناس ما نزل الیهم وقد سمعت قول البوصیری فی البردة ؎

وکلهم من رسول اللہ ملتمس الی اخر البیتین الموردین فی الخطبة والحمد للہ رب العلمین۔

النظر الرابع

الوهابیة خذلهم اللہ تعالیٰ اذا عجزوا و ایسوا جعلوا یطلبون لهم الخلاص ؛ ولات حین مناص ؛ فقالوا نعم اطلع اللہ تعالیٰ محمدا صلّے اللہ علیه وسلم علی بعض المغیبات فی بعض الاوقات علیٰ جهة الاعجاز بید انه لا یعلم الا ما علم قالوا وانتم ایضا لا تقولون الا بهذا فارتفع الشقاق ؛ وحصل الوفاق ؛ وهم

؎ فی الیواقیت والجواهر فی عقائد الاکابر للامام الشعرانی فی المبحث الثالث والثلثین فان قلت هل ثم احد من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فالجواب کما قاله الشیخ فی الباب الاحد وتسعین ولیس احد ینال علما فی الدنیا الا وهو من باطنیة محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیه وسلم سواء الانبیا والعلماء المتقدمون علی مبعثه والمتأخرون عنه واطال فی ذلك کما تقدم بسطه فی المبحث قبله ام قلت ولا مفهوم لقول السوال من البشر ولا لقوله فی الدنیا فانه صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم هو الخلیفة الاکبر والقاسم المطلق فلا تصل لاحد من الخلق دنیا واخری نعمة الا علی یده صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما نص علیه الاکابر وسردنا نصوصهم فی کتابنا سلطنة المصطفی ۱۲۹۷ فی ملکوت کل الوری ام منه حفظه حـــدیدہ

Marfat.com

کی امداد سے ملا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تاکہ تم لوگوں سے بیان کردو جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور قصیدہ بردہ شریف میں امام بوصیری کا ارشاد سُن چکے ؎

"رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا"

دونوں شعروں کے اخیر تک جو خطبہ میں لائے گئے۔ والحمد للہ رب العلمین

منظرِ چہارم

خدا کے مخذول وہابیہ جب عاجز و ناامید ہوتے ہیں تو اپنے لئے بچاؤ ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ بچاؤ کا وقت کہاں تو یوں کہتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض وقت بعض غیبوں کا علم معجزہ کے طور پر دیا مگر ہے یہ کہ وہ اتنا ہی جانتے ہیں جتنا سکھائے گئے کہتے ہیں کہ تم بھی تو اسی کے قائل ہو تو اختلاف اٹھ گیا اور اتفاق حاصل ہوا۔ وہ اپنی باتوں سے یہ چاہتے ہیں کہ جاہل کو دھوکا دیں اور غافل کو شکار کریں لیکن وہ جس نے ان کی باتیں دیکھیں اور ان کی گالیاں سنیں اس پر پوشیدہ نہیں کہ سب بھووں میں بُری بھووہ ہے جو چھانکے اور دبک جائے۔ کیا دلی کے وہابی نے نہ کہا؟ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہ جانتے تھے یہاں تک خود اپنے خاتمہ کا حال اس ذلیل کو چھوڑ اور اس جیسے پیچھے والے کو دھکا دے کیا اُن کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں نہ کہا جو کسی نبی کے لئے غیب کی بات جاننے کا دعویٰ کرے اگرچہ ایک پیڑ کے پتوں کی گنتی اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا چاہے یوں مانے کہ وہ اپنی ذات سے جانتے ہیں یا خدا کے بتائے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ کیا ان کے بڑے گنگوہی نے اپنی براہین میں (نہ کہا) کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار پیچھے کا حال نہ جانتے تھے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

انما یریدون ان یکیدوا الجاھل: ویصیدوا الغافل: اما الذی رائی کلماتھم: وسمع سبّاتھم: فلا یخفی علیہ ان شر الکنائن الخبأۃ الطلعۃ - اما قال وھابی دھلی ان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلم شیأ حتی حال خاتمۃ نفسہ دع ذلک المھین: ودع امثالہ من الاسفلین: اما قال امامھم الدھلوی فی تقویۃ الایمان ان من ادعی لنبی علم المغیبات ولو علم عدد اوراق شجرۃ فقد اشرک باللہ سوآء قال انہ یعلمہ بنفسہ او بعطاء اللہ تعالیٰ علی کل وجہ یثبت الشرک اما قال کبیرھم الکنکوھی فی براھینہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یعلم ما وراء جدار وجعلہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتراء علیہ ونسب روایتہ بکمال الوقاحۃ الی الشیخ المحقق المحدث الدھلوی مع ان الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ انما اوردہ اشکالا واجاب بانہ لم یثبت[1] ولم تصح الروایۃ بہ کما نص علیہ فی مدارج النبوۃ فانی ھذا مما نطق بہ القرآن العظیم: ونصت علیہ صحاح احادیث النبی الکریم: علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم: و امتلأت بہ زبر الاولین: واسفار الاخرین: من ائمۃ الدین انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم علوم الاولین والاخرین و علم جمیع ما کان وما یکون وتجلی لہ کل شئ وعرف آما

---

[1] وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی لا اصل لہ اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القری لم یعرف لہ سند اھ من حسام الحرمین للمصنف حفظہ اللہ تعالیٰ -

مطلب:- الوھابیۃ افجی من المشرکین

وسلم پر افترا کر کے اسے خود حضور کا قول ٹھہرا دیا اور بکمال بے حیائی اس کا روایت کرنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف نسبت کیا۔ حالانکہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو اس کو اشکال کے طور پر ذکر کیا اور اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حدیث ثابت[1] نہیں اور اس کی روایت صحیح نہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں تصریح فرمائی تو کہاں یہ قول اور کہاں وہ جس پر قرآن عظیم ناطق ہے اور جس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں نص فرما رہی ہیں او ائمہ دین سے اگلوں کی کتابیں اور پچھلوں کی تصنیفیں اس سے مملو ہیں یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب اگلوں پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گزشتہ وآئندہ سے آگاہ ہیں اور ہر چیز ان کے لئے روشن ہوگئی اور انھوں نے پہچان لی۔ رہا ان کا کہنا کہ وہ نہیں جانتے مگر جتنا بتائے گئے یہ حق بات ہے جس سے انھوں نے باطل کا ارادہ کیا اور ایسا ہی ان کا کہنا کہ بعض مغیبات اور بعض اوقات اس لئے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا احاطہ کر لیا کہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے اور عنقریب ہم تم سے بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھانا بذریعہ قرآن عظیم ہوا اور قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اترا اور ہر وقت نہیں اترتا تھا تو اوقات اور معلومات دونوں میں بعض ہونا صادق ہوا۔ مگر ہے یہ کہ وہابیہ اس بعض سے قلیل وحقیر واندک مراد لیتے ہیں یوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کمینہ نفسوں پر قیاس کرتے ہیں جیسی کہ یہ مشرکین کی قدیم زمانہ سے عادت ہے جب کہ وہ رسولوں سے کہا کرتے "تم تو نہیں ہو

---

[1] یوں ہی امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا کہ اس کے لئے کوئی سند معلوم نہیں۔ منقول از حسام الحرمین مؤلفہ مصنف غفرلہ ۱۲

Marfat.com

قولهم لا يعلم الا ما علّم فكلمة حق اريد بها باطل وكذا قولهم
بعض المغيبات وبعض الاوقات فانا لا ندعى انه صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم قد احاط بجميع معلومات الله سبحانه وتعالےٰ
فانه محال للمخلوق كما قدمنا وسنلقى عليك ان تعليم الله
تعالىٰ له صلّى الله تعالىٰ عليه وسلم كان بالقراٰن والقراٰن نزل
نجما نجما ولم يكن ينزل كل وقت فصدق البعض فى الاوقات
وفى المعلومات جميعا ولكنهم انما يريدون به القليل والنزر
اليسير قياسا له صلّى الله تعالىٰ عليه وسلم على انفسهم اللئيمة
كما هى للمشركين من قديم الزمان شيمة اذ قالوا للرسل ما
انتم الا بشر مثلنا بل هؤلاء اغبى واغوى منهم لان المشركين
انما زعموا المثلية لقولهم وما انزل الرحمٰن من شئ فاذا نفوا
الانزال والارسال لم تبق عندهم الا البشرية المشتركة بزعمهم
اما هؤلاء فقائلون بالرسالة ومع ذلك ينزلون الرسل منزل
انفسهم فسبحٰن مقلب القلوب والابصار ومنشؤ هذا المرض فيهم
نهم يستكثرون علم ما كان وما يكون بالمعنى الذى ذكرنا
ولا ينفع فى تقدير عقولهم السخيفة صحته لرسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم فضلا عن غيره من الانبياء الكرام ـــــ
والاولياء العظام عليهم الصلٰوة والسلام وما استكثروه
الا لانهم ما قدروا الله حق قدره ولم يعلموا سعة قدرته
وامره ووزنوا الرسل بميزان احلامهم فكذبوا بما لم يحيطوا
بعلمه فى اوهامهم اما نحن معاشر اهل الحق فقد علمنا ولله الحمد

مطلب: الوہابیہ اعمی من مشرکین

Marfat.com

مگر ہم جیسے آدمی" بلکہ وہابیہ ان مشرکوں سے بھی بڑھ کر کودن و گمراہ ہیں اس لئے کہ مشرک جو رسولوں کو اپنے جیسا بتاتے تھے وہ ان کے اس قول کے بنا پر تھا کہ رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تو جب وہ نزول کتاب وحصول رسالت کا انکار کر چکے تو اب شیئ مگر بشریت جو ان کے زعم میں مشترک تھی اور یہ تو رسالت کے قائل ہیں اور پھر... بھی رسولوں کو اپنے مرتبہ میں رکھتے ہیں تو پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیتا ہے اور یہ بیماری انھیں یوں پیدا ہوئی کہ ما کان وما یکون جس معنی پر ہم ذکر کر آئے ہیں انھیں بہت لگتا ہے اور ان کی بودی عقلوں کے اندازے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کا صحیح ہونا نہیں آتا چہ جائے دیگر انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ انھیں اسی لئے بہت لگا کہ انھوں نے اللہ ہی کی قدر جیسی چاہیے نہ پہچانی اس کے علم وقدرت کی وسعت نہ جانی اور رسول کو اپنی عقل کی ترازو میں تولا تو جس بات کا علم ان کے وہم میں نہ آیا اسے جھٹلا بیٹھے اور ہم گروہ اہل حق بحمد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ روز اول سے جو کچھ ہو گذرا اور روز آخر تک جو کچھ آئے گا اس سب کی تفصیل جو ہم نے ذکر کی وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے حضور نہیں مگر ایک تھوڑی چیز اور اس پر دلیل رب عزوجل کا ارشاد ہے کہ اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

(مطلب: آیۂ ... ما کان وما یکون ... علوم سے بعض ... الخ)

اقول اس آیۂ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منت رکھی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اللہ نے انھیں بتا دیا اور اس احسان جتانے کو ایسی بات سے ختم فرمایا[1] جو اس عظیم منت کی عظمت اور اس بڑی نعمت کی بڑائی پر

---

[1] اس احسان الٰہی کا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہی اس منت عظمیٰ کی عظمت کا کافی ثبوت ہے کہ فی الحقیقت کوئی بادشاہ اپنے بڑے امراء سلطنت پر احسان نہیں جتاتا مگر بڑی عظمت وجلالت چیز سے تو کیا ذکر شہنشاہ کے منت جتانے اور احسان رکھنے کا اس پر جو اس کا بڑے سے بڑا امیر اور نہایت عظمت والا نائب السلطنۃ ہو تو پھر اس کا کیا کہنا جبکہ اپنے امتنان کو ایسی شے سے ختم کرے جو اس کے باعظمت ہونے میں نص صریح ہو وللہ الحمد ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ان هذا الذی ذکرنا من تفاصیل کل ما کان من اول یوم وما یکون الی اخر الایام لیس بجنب علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا شیئا قلیلا والدلیل علیہ قولہ عزوجل وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما **اقول** امتن اللہ سبحنہ وتعالیٰ فی ہذہ الایۃ علی حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتعلیمہ ما لم یعلم وختم الامتنان[1] بما دل علی عظم تلک المنۃ العظمٰی ؛ وفخامۃ ہذہ النعمۃ الکبری ؛ فقال وکان فضل اللہ علیک عظیما ومعلوم ان ما کان وما یکون بالمعنی المذکور المثبت کلہ فردا فردا تفصیلا تاما فی اللوح المحفوظ لیس الا الدنیا فان الاخرۃ بعد الیوم الاخر ووراءھما ذات اللہ سبحنہ وتعالیٰ وصفاتہ التی لا یسعہا لوح ولا قلم وقد قال اللہ تعالیٰ فی الدنیا قل متاع الدنیا قلیل فانّی یقع ما استقلہ اللہ سبحنہ وتعالیٰ مما استعظمہ وکبر شانہ مع ان علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد تعدی الی ما بعد الیوم الاخر من الحشر والنشر والحساب والکتاب ؛ وتفاصیل ما ھنالک من الثواب والعقاب ؛ الی نزول الناس منازلہم من الجنۃ والنار الی ما بعد ذلک مما شاء اللہ تعالیٰ اعلامہ وقد علم صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] الامتنان الالٰہی بہ علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کافیا لاثبات عظمۃ ہذہ المنۃ فان الملک لا یمتن علی کبراء امراء دولتہ الا بشئ عظیم جلیل فکیف بامتنان ملک الملوک علی من جعلہ اکبر امیر واعظم خلیفۃ فکیف اذ اختتم امتنانہ بما ینص علی کونہ شیئا عظیما وللہ الحمد ۱۲ منہ حفظہ ربہ

مطلب لیس علم جمیع ما کان وما یکون الا بعضا من علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

دلالت کرتی ہے کہ فرمایا اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ماکان وما یکون بہ معنی مذکور جس کا ہر ہر فرد بہ تفصیل تام لوح محفوظ میں ثبت ہے یہ نہیں مگر دنیا اس لئے کہ آخرت تو قیامت کے بعد آئے گی اور دنیا و آخرت دونوں سے باہر اللہ عزوجل کی ذات وصفات ہیں جو نہ لوح محفوظ میں آسکیں نہ قلم میں اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں فرمایا کہ "تم کہدو کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے" تو وہ جسے اللہ تعالیٰ قلیل بتا رہا ہے اس چیز سے کیا نسبت رکھے۔ جسے اللہ نے عظیم بتایا اور اس کی شان کی بڑائی کی لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم روز آخر سے بعد کی اشیاء تک بڑھا۔ جیسا حشر و نشر و حساب وکتاب اور وہاں جو ثواب وعقاب ہے۔ اس کی تفصیلیں یہاں تک کہ لوگ جنت و دوزخ میں اپنے ٹھکانے پہنچیں اور اس کے بعد کی اور باتیں جتنی خدا تعالیٰ نے بتانی چاہیں اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی ذات وصفات سے اتنا پہچانا۔ جس کی قدر خدا ہی جانے۔ جس نے یہ بخششیں اپنے مصطفیٰ کو عطا کیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ثابت ہوا کہ تمام گذشتہ و آئندہ کا علم جو لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سے نہیں مگر ایک ٹکڑا نہ کہ وہ ان کے حق بہت ٹھہرے۔ اور انھیں حاصل نہ ہو۔ اسی لئے امام اجل بوصیری کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے نفع دے

ـلـه اور ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد لکھنوی قدس سرہ نے حاشیہ شرح میر زاہد رسالہ قطبیہ کہ بیان تصور و تصدیق میں ہے۔ اس کے خطبہ میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں فرمایا جس کی عبارت یہ ہے اور انھیں بعض وہ علوم سکھائے جن پر قلم اعلیٰ حاوی نہ ہوا اور لوح اور فی ان کا احاطہ نہ کرسکی۔ زمانے نے روز ازل سے نہ اس جیسا پیدا کیا نہ ابد تک ویسا پیدا ہو تو نہیں ہے سارے آسمانوں اور زمین میں اس کا ہمسر کوئی جوڑ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ مدینہ

Marfat.com

عليه وسلم من ذاته عز وجل وصفاته مالا يحصی قدره الا الله المانح تلك العطا یا لمصطفاه؛ صلی الله تعالی علیه وسلم فاذن لیس علم ما کان وما یکون المثبت فی اللوح المحفوظ الا بعضا من علوم حبیبنا صلی الله تعالی علیه وسلم فضلا ان یتکثر علیه؛ فلا یحصل لدیه؛ ولهذا قال الامام الاجل الابوصیری نفعنا الله تعالی ببرکاته؛ فان من جودك الدنیا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم؛ فاتی بمن التبعیض؛ والی جبال الغیظ والغنظ علی کل قلب مریض؛ قل موتوا بغیظکم ان الله علیم بذات الصدور وقال العلامة علی القاری فی الزبدة شرح البردة تحت البیت المذکور توضیحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیه من النقوش القدسیة والصور الغیبیة وبعلم القلم ما اثبت فیه کما شاء والاضافة لادنی ملابسة وکون علمهما من علومه صلی الله تعالی علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات

له وقال المولی ملك العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد اللکنوی قدس سره فی خطبة حواشیه علی شرح السید زاهد للرسالة القطبیة فی التصور والتصدیق بمدح نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم بما نصه وعلمه علوما بعضها ما احتوی علیه القلم الاعلی وما [عه] استطاع علی احاطتها [عه] اللوح الاوفی لم یلد الدهر مثله من الازل ولم یولد الی الابد فلیس له فی السموات والارض کفوا احد ام ۱۲ منه حفظه ربه سبحنه مدنیه

عه بتضمین معنی قدر ۱۲ عه موصولة عطفا علی الخبر وهو ما احتوی او نافیة عطفا علی الجملة صفة اخر لعلوما وهذا اولی لما بهث الضمیر ۱۲ عه بتضمین معنی قدر ۱۲

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں ؎

تمھارے وجود سے دنیا اور اس کی سوت ایک حصہ ٭ تمھارے علم سے لوح وقلم کے علم ایک ٹکڑا

تو امام متن کا لفظ لائے جو بعض پر دلالت کرتا ہے اور ہر بیمار دل پر غم وغصہ کے پہاڑ ڈھائے۔ ان سے کہو کہ اپنے غصہ میں مر جاؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے سینہ کی بات۔ علامہ علی قاری زبدہ شرح بردہ میں شعر مذکور کے تحت میں فرماتے ہیں اس مطلب کا ایضاح یہ ہے کہ علم لوح سے مراد وہ قدسی نقش اور غیبی صورتیں ہیں جو اس میں ثبت کی گئیں اور علم قلم سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھا اور یہ اضافت ادنیٰ علاقے کے سبب ہے اور لوح وقلم کے علوم علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حصہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں میں بہت اقسام ہیں۔ کلیات وجزئیات وحقائق ودقائق اور عوارف ومعارف کہ ذات وصفات الٰہیہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکتوب علوم سے نہیں مگر ایک سطر اور علم حضور کے سمندروں سے ایک نہر پھر بایں ہمہ ان کا علم حضور ہی کی برکت سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہی۔ اب کھل گیا حق اور دفع ہوئے جھوٹ اور یہاں ٹوٹے مرے باطل والے والحمد للہ رب العالمین۔

لے بہ تضمین معنے قدر ۱۲ منہ ماموصولہ ہے ورنہ اختوی خبر پر عطف ہے یا نافیہ ہے جملہ پر عطف ہو کر دوسری صفت علوم کا ہے یہی بہتر ہے تانیث ضمیر کے باعث ۱۲ منہ غفرلہ

والصفات وعلمهما انما يكون سطرا من سطور علمه وبحرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركة وجوده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اه فالآن حصحص الحق وزالت الميرن وخسر هنالك المبطلون ؛ والحمد لله رب العٰلمين ؛

النظر الخامس

فان قلت رحمك الله بما ارشدت واشرت اليه ؛ فهمت الامر كما هو عليه ؛ وعلمت ان لا مجال ههنا للشرك ولا للضلال اذ لا نقول بمساواة علم الله تعالىٰ ولا بحصوله بالاستقلال ؛ ولا نثبت بعطاء الله تعالىٰ ايضا الا البعض ؛ لكن بون بيّن بين البعض والبعض كالفرق بين السماء والارض ؛ بل اعظم واكثر ؛ والله اكبر فبعض[1] الوهابية بعض بغض وتوهين ؛ وبعضنا بعض عز وتمكين لا يقدر قدره الا الله تعالىٰ ومن اعطاه ؛ والآن احب ان اسمع

---

[1] (فبعض الوهابية) اى البعض الذى تقول به الوهابية خذلهم الله تعالىٰ هو (البعض) قلة وذلة صادر عن (بغض) منهم لفضائل حبيبنا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (و) مؤدا الى (توهين) لشانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (وبعضنا) الذى نحن نقول به بحمد الله تعالىٰ هو (بعض) عظمة اى البعض الاعظم الاجل الذى لا يقدر قدره الا الله تعالىٰ ثم من حباه لان جميع ما كان وما يكون ليس الا قطرة من ذلك البعض العظيم الصادر عن جل وعز لحبيبنا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحضرة الالهية (و) اعلى (تمكين) منه تعالىٰ له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى المقامات العلية ۱۲ منه حفظه ربه مكية

Marfat.com

نظرِ پنجم

اگر تو کہے کہ اللہ تجھ پر رحمت فرمائے جو تو نے ارشاد و اشارہ کئے ہیں تو یہ
مسئلہ کو واضح سمجھا اور میں نے جان لیا کہ یہاں نہ شرک کی گنجائش ہے نہ گمراہی کی تو
کہ نہ تو ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم سے برابری مانتے ہیں نہ غیرِ خدا کے لئے خود بخود
وہ علم ہونا جانتے ہیں اور خدا کے دیئے سے بھی بعض ہی ثابت کرتے ہیں مگر بعض اور
بعض میں روشن فرق ہے جیسا آسمان و زمین میں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور
اللہ بہت مدد فرمائے وہابیہ کا بعض تو عداوت و تحقیر کا بعض ہے اور یہ بعض عزت و
تمکین کا بعض ہے اس کی حد کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ جس کو اس نے عطا کیا
اور اب تک یہ چاہتا ہوں کہ قرآن و حدیث اور اقوالِ ائمہ سلف سے اس پر
کچھ نصوص سنوں جیسا کہ گزری ہوئی تقریروں تک تو نے اس کا مجھے مشتاق بنا دیا
میں ہوں گا اے برادر اللہ ہم پر اور تجھ پر رحم فرمائے تو مجھ سے ان باتوں کی طرف
ایما کر جو ہم اہلِ عقل کو بس ہیں اور اگر تو چھپتے دریا اور چھپتے جواہر چاہے تو میری کتاب
"مالی الجیب بعلوم الغیب" [١٣١٨] اور "اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون" [١٣١٩]
دیکھ اور تیری آنکھوں کے سامنے وجود میں رسالہ ہے۔ مصنف [illegible]

لہ بعض (وہابیہ) یعنی وہ بغض کہ وہابیہ اللہ تعالیٰ کو [illegible] جو [illegible] کی [illegible]
کا بے ادبی رکھنے کے باعث ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نفس کے [illegible]
تو یہ شانِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اور ہمارا بعض یعنی وہ بعض جسے ہم کہتے ہیں محمد اللہ تعالیٰ وہ
بعض عظمت ہے بڑی عظمت بڑی جلالت والا بعض ہے کہ جس کی حد کا اندازہ نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ
اور پھر وہ جس کو اس نے عطا فرمایا [illegible] ما کان وما یکون جو ہوا اور جو ہوگا اور فیک بوجہ عظیم
بخشش کی جو صادر ہوا بنہایت جلالت کی عزت سے ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بارگاہ
شاہ اور اونچے سے اونچا مقام اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے انہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مقامات بلند و بالا ہیں ١٢ منہ غفرلہ۔

نظر پنجم: بعض علم کا بیان اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم کا [illegible]

Marfat.com

شیئامن دلائل القران والحدیث ؛ واقوال ائمۃ القدیم والحدیث
کماشوقتنی الیہ ؛ فیمامررت علیہ ؛
قلت یا اخی رحمنا ورحمک اللہ ندا ومأت لک الی ما فیہ
کفایۃ ؛ لاولی الدرایۃ ؛ وان شئت بحارا تتدفق ؛ واقمارا تتالق
فعلیک بکتابی مالی الجیب[۱۳] بعلوم الغیب وکتابی اللؤلؤ المکنون
فی علم البشیر ماکان وما یکون وبجزئی منک رسالتی انباء المصطفی[۱۴]
بحال سر واخفی وان ابیت ؛ الاقصاء ما تمنیت ؛ فحسبک حدیث
البخاری عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قام فینا النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن
بدء الخلق حتی دخل اهل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم وحدیث
مسلم عن عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی خطبتہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الفجر الی الغروب وفیہ فاخبرنا
بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا وحدیث الصحیحین
عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیأ یکون فی مقامہ ذلک الی قیام
الساعۃ الاحدث بہ وحدیث الترمذی عن معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وفیہ قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرأیتہ
عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردا نامله بین ثدیی
فتجلی لی کل شئ وعرفت صححہ البخاری والترمذی وابن
خزیمۃ والائمۃ بعدھم وحدیثہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنھما وفیہ قولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلمت ما فی السموات
والارض وفی اخری فعلمت ما بین المشرق والمغرب وحدیث

Marfat.com

اگر تو اپنی تمنا پوری ہوئے بغیر نہ مانے تو تجھے کافی ہے صحیح بخاری کی حدیث امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے فرمایا ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے یہاں تک کہ جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جائیں گے سب احوال کی ہمیں خبر دیدی" اور صحیح مسلم کی حدیث عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صبح سے غروب تک خطبہ فرمانا مذکور ہے اس میں یہ لفظ ہیں" تو جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے اس سب کی ہمیں خبر دیدی ۔ ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا" اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا" اور ترمذی کی حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ" میں نے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا" بخاری ترمذی اور ابن خزیمہ اور ان کے بعد کے ائمہ نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی نیز ترمذی کی حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے" میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب جان لیا" اور دوسری روایت میں ہے جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہو گیا اور مسند امام احمد اور طبقات ابن سعد اور معجم کبیر طبرانی کی حدیث بہ سند صحیح ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابو یعلیٰ اور ابن منیع اور طبرانی کی حدیث ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ" رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر

Marfat.com

مسند الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وطبقات ابن سعد و کبیر الطبرانی بسند صحیح عن ابی ذر الغفاری وحدیث ابی یعلی وابن منیع والطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالا لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرلنا منہ علما وفی الصحیحین فی حدیث الکسوف مامن شیٔ لم اکن اُریتُہ الا رایتہ فی مقامی ھذا وکما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد ذکرنا لک حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ الی غیر ذلک مما کثر عددہ ؛ ویطول سردہ ؛ وحسبک من اقوال الائمۃ السادۃ ؛ والعلماء القادۃ ؛ قول البردۃ المذکور ومن علومک علم اللوح والقلم مع توضیحہ من العلامۃ القاری فی شرح المشکوٰۃ للشیخ المحقق عبد الحق تحت قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلمت ما فی السمٰوات والارض عبارۃ عن حصول جمیع العلوم الجزئیۃ والکلیۃ والاحاطۃ بھا وفی نسیم

لہ قال الامام القسطلانی فی کتاب العلم من الارشاد ای مما تصح رؤیتہ عقلا کرؤیۃ الباری تعالیٰ ویلیق عرفا مما یتعلق بامر الدین وغیرہ اھ وکانہ رحمہ اللہ تعالیٰ یشیر الی استثناء نحو العورات اقول لکن التخصیص العرفی بما یلیق بالرؤیۃ العرفیۃ وما العرف الا فی العرفیۃ اما الکشفیۃ فھذا خلیل اللہ ابراھیم لما اراہ ربہ ملکوت السمٰوات والارض رجلا یزنی ثم آخر یزنی ثم ثالثا یزنی رواہ عبد بن حمید وابو الشیخ والبیھقی فی الشعب عن عطاء وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن المنذر

Marfat.com

چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا نہیں جس کا علم حضورؐ نے ہم سے ذکر نہ فرمایا ہو" اور صحیحین سورج گرہن کی حدیث میں ہے "جو کوئی چیز میرے دیکھنے میں[1] نہ آئی تھی وہ سب میں نے اپنے اس مقام میں دیکھ لی"

یا حدیث کے جس طرح لفظ ہوں اور ہم یہ حدیث تم سے پہلے ذکر کر چکے بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھا لیا تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو اور ان کے سوا اور حدیثیں جن کا شمار کثیر ہے اور ان کے بیان کا سلسلہ طویل اور سرداروں اور اماموں اور پیشوا عالموں کے اقوال سے تجھے کافی ہے قصیدہ بردہ شریف کا وہ قول ہے

"تمھارے علم سے لوح و قلم کے علم ایک ٹکڑا"

مع اس توضیح کے جو علامہ علی قاری سے گزری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب میں نے جان لیا، فرماتے ہیں یہ ارشاد عبارت ہے تمام علوم کلی اور جزئی کے حاصل ہونے اور ان کو احاطہ فرما لینے سے اور علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض میں

---

[1] امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کتاب العلم میں فرمایا یعنی اس شے میں سے جس کی رویت عقلاً صحیح ہے۔ جیسے رویت باری تعالیٰ اور لائق ہے عرفاً یعنی وہ جس کا تعلق امر دین وغیرہ سے ہو اھ اور گویا کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ فرماتے ہیں استثنائے عورات کی طرف اقول لیکن تخصیص عرفی یا لیاقت کے ساتھ لائق رویت عرفیہ ہے اور عرف تو عرفیہ ہی میں ہے رہی کشفیہ تو یہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں جب انھیں ان کے رب نے دکھائے آسمان و زمین کے ملک تو انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔ پھر دوسرے پھر تیسرے کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔ اس روایت کو عبد بن حمید اور ابو الشیخ اور بیہقی نے شعب الایمان میں عطا سے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ و ابن المنذر و ابو الشیخ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے سات شخص یکے بعد دیگرے ایک حشر سے منہ کالا کرتے دیکھے اسے روایت کیا عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے علامہ قسطلانی نے دوبارہ کسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال میں فرمایا یاد فرمایا کہ کوئی شے ہا شیاء سے ایسی نہیں رہ کہ یقیناً جسے میں نے نہ دیکھا تھا مگر میں نے قطعاً اسے دیکھ لیا، برویت چشم اھ تو یہ لفظ کا اس کے عموم پر جاری کرنا ہے اور یہی صحیح اور کدورت سے صاف ہے ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[2] یہ میں نے پاس سے زیادہ کیا کہ فقیر نے یہ کتاب مکہ معظمہ میں دو دن کے

الریاض شرح شفاء الامام القاضی عیاض للعلامۃ الخفاجی و
شرح المواھب المدنیہ والمنح المحمدیۃ للعلامۃ الزرقانی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حال کل طائر یطیر بجناحیہ
فی الجوھذا تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارۃ واجمالا
اخری قال الامام احمد القسطلانی فی المواھب ولاشک ان اللہ
تعالیٰ قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علوم الاولین و
الاخرین وقال الامام البوصیری وسع العلمین علما وحلما
قال الامام ابن حجر المکی فی شرحہ افضل القرای بقراء ام القری فی
اللہ تعالےٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والاخرین وما
کان ویکون وفی نسیم الریاض انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عرضت علیہ الخلائق من لدن اٰدم علیہ الصلاۃ والسلام الی
قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم اٰدم الاسماء وقال

تحت حدیث ابی ذر وابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی اخبارہ

(بقیہ حاشیہ ص   وابو الشیخ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(فی روایۃ اذ رأی سبعۃ علی الفاحشۃ زاد رابعا واحد رواہ عبد بن حمید
وابن ابی حاتم عن شھر بن حوشب وقد قال القسطلانی فی الکسوف باب
صلوۃ النساء مع الرجال وقال مامن شئ) من الاشیاء (کنت لم اراہ الا قد
رأیتہ رؤیا عین اھ فھذا اجراء للکلمۃ علی عمومھما وھو الصحیح الصانھن لکلام
و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ حفظہ ربہ حمد سیدہ

لہ زدتہ لان الفقیر صنف ھذا الکتاب بمکۃ المکرمۃ
فی نحو ثمان ساعات من یومین ماخلا النظر
السادس المزید بعد ذلک ولم یکن عندی الکتب کما ذکرتہ فی الخطبۃ فوقع
لی التردد فی اللفظۃ قبل الا اھو رأیتہ او اُریتہ فذکرت احدھما و
قلت او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم لما رجعت الی بلدی واتفقت

Marfat.com

اور علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ شرح حدیث ابوذر اور ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم جس میں ذکر تھا کہ زمین آسمان کے درمیان جو پرندہ پر مارتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حال سے خبر دیدی فرماتے ہیں یہ اس بات کی تمثیل ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شئے بیان فرمادی کبھی مفصل اور کبھی مجمل۔ امام احمد قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے زیادہ پر اطلاع بخشی اور حضور پر تمام اگلوں پچھلوں کے علم القا فرمائے اور امام بوصیری فرماتے ہیں ؎ "محیط جملہ عالم علم و حلم مصطفائی ہے"۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سارے جہان کا علم دیا تو حضور نے تمام اگلوں پچھلوں کا علم اور جو کچھ ہو گذرا ہے اور ہونے والا ہے سب جان لیا اور نسیم الریاض میں ہے کہ تمام مخلوقات آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قیام قیامت تک سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں تو حضور نے ان سب کو پہچان لیا۔ جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے گئے اور امام زرقانی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں فرمایا۔ پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور ان کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ

آٹھ گھنٹے میں تصنیف کی علاوہ نظر سادس کے کہ بعد کو زائد کی گئی اور اس وقت میرے پاس کوئی کتاب نہ تھی جیسا کہ میں نے خطبہ میں تحریر کیا تو مجھے اس لفظ میں جو "الا یے پیلے ہے" تردد واقع ہوا کہ زیادہ رایتہ ہے یا رایتہ تو ان میں سے میں نے ایک ذکر کردیا اور کہہ دیا جیسے انھوں نے فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جب میں اپنے وطن واپس آیا اور مطالعہ کتب کا اتفاق ٹھہرا تو میں نے صحیح مسلم میں دونوں جگہ یہاں لفظ بزیادتی لفظ قد پایا یعنی الا قد رایتہ اور صحیح بخاری میں متفرق الفاظ سے اور انھیں میں سے ہے جو کتاب میں تحریر ہوا ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ

؎ اس کا شروع یہ ہے کہ ذکر کیا علامہ عراقی نے شرح مہذب میں کہ ان پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی۔ الخ ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ

Marfat.com

القاضی ثم القاری ثم المناوی فی التیسیر شرح الجامع الصغیر
للامام السیوطی رحمهم اللہ تعالیٰ النفوس القدسیۃ اذا تجردت
عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب
فتری و تسمع الکل کالمشاہد وقال الامام ابن الحاج المکی
فی المدخل والامام القسطلانی فی المواہب قد قال علماؤنا
رحمہم اللہ تعالیٰ لافرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم
وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ اھ وقد
قال تعالیٰ یایہا النبی انا ارسلناک شاہدا وقال القاری فی
شرح الشفاء فی توجیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم عند الدخول فی بیوت خالیۃ لا احد فیہا لان روح
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اہل الاسلام
وفی مدارج النبوۃ للشیخ المحقق عبد الحق البخاری الدہلوی
کل ما فی الدنیا من زمن آدم الی النفخۃ الاولیٰ کشفہ اللہ
تعالیٰ علی نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی علم جمیع الاحوال
من الاول الی الآخر وفیہا ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عالم بجمیع الاشیاء من الشیونات والاحکام الالٰہیۃ

مراجعۃ الکتب وجدتہ فی صحیح مسلم باللفظ الاول فی الموضعین مع زیادۃ
قد ای الا قدرأیتہ وفی صحیح البخاری بالفاظ شتی منہا المثبت فی الکتاب
۱۲ منہ حفظہ جدیدہ

ـــہ اولہ ذکر العراقی فی شرح المہذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ
الخ ۱۲ منہ حفظہ جدیدہ

Marfat.com

ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسا سامنے ہو رہا ہے اور امام ابن حاج مکی نے مدخل اور امام قسطلانی نے مواہب میں فرمایا کہ بے شک ہمارے علمائے رحمہم اللہ تعالٰے فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ حضور اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن جس میں کچھ پوشیدگی نہیں انتہی اور بے شک رب العزت تبارک وتعالٰی نے فرمایا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر۔ شفاء شریف میں جو یہ مسئلہ لکھا کہ جب خالی گھروں میں جاؤ جن میں کوئی نہ ہو تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کرو، علامہ علی قاری اس کی شرح میں اس مسئلہ کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھر میں تشریف فرما ہے اور شیخ عبدالحق بخاری دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں دنیا میں آدم علیہ السلام سے لے کر صور پھکنے تک جو کچھ ہے سب اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ظاہر کر دیا یہاں تک کہ اول سے آخر تک تمام احوال نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جان لئے نیز اسی میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام اور احکام اور صفات اور اسماء اور افعال و آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور حضور اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے ان پر سب سے افضل درود اور سب سے تمام وکامل تر سلام انتہی

اقول یہ آیت عام ہے جس میں سے کسی شے کی تخصیص نہیں تو اگر تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سوا تمام جہان میں جس کی طرف نظر کرے تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر علم والے سے بلند وبالا علم والے ہیں اور جب تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نظر کرے تو اللہ وہ علم والا ہے جس سے اوپر کوئی علم والا نہیں اور ذی علم کا اطلاق اللہ سبحانہ وتعالٰی پر نہیں ہو سکتا[1] کہ تنکیر بعضیت پر دلالت کرتی ہے تو تخصیص کی کچھ حاجت نہیں اور شاہ

---

[1] یہ میں نے کہا تھا جو میرے ایمان نے میرے رب کے ساتھ مجھے سکھایا، جبرئیل نے علامہ

Marfat.com

وصفات الحق والاسماء والافعال والآثار احاط بجميع علوم الظاهر والباطن والاول والاخر وصار مصداق فوق كل ذی علم عليم من الصلوات افضلها ومن التحيات اتمها واكملها اهـ اقول والاية عام غير مخصوص منه شئ فاذا نظرت الى غيره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من العلمين فنبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هو العليم فوق كل ذی علم واذا نظرت اليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فالله هو العليم لا عليم فوقه ولا يصح اطلاق ذی علم على الله سبحٰنه وتعالىٰ لدلالة التنكير على التبعيض فلا حاجة الى التخصيص وفی فيوض الحرمين للشاه ولی الله الدهلوی فاض علی من جنابه المقدس صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كيفية ترقی العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلی له كل شئ كما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج المنامی اهـ واما الايات فقد مر بعضها ونبذ من جهة الاحتجاج بها وانا اقول وبالله التوفيق هذا

مطلب قامة المصنف البرهان القاطع من القران العظيم

لہ قلته بما علمنی ربی ثم رأیت فی کتاب الاسماء والصفات للامام البیهقی ذکر الاستاذ ابو نصر البغدادی رحمه تعالىٰ انا لا نقول ان الله تعالىٰ ذو علم على التنكير وانما نقول انه ذو العلم على التعريف كما نقول انه ذو الجلال والاكرام على التعريف ولا نقول ذو جلال واكرام على التنكير اهـ وقد بسطت الكلام على هذا وانه اين يمنع من التنكير واين لا يمنع مثل ذو مغفرة وذو رحمة وغيرهما وانه يقال ذو فضل على الناس ولا يقال ذو نبل مع بيان الوجوه فی رسالتی فی اسماء الله الحسنى ١٢ منه حفظه ربه تعالىٰ جد يده

ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں۔ مجھ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک سے اس کا فیضان ہوا کہ بندہ کیونکر اپنے مقام سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصہ معراج خواب میں اس مقام سے خبر دی ہے انتہیٰ۔ رہیں آیتیں اس میں سے کچھ گزریں اور ان سے استدلال کا قدرے طریقہ مذکور ہوا اور میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

یہ ہے ہمارے رب کا کلام فیصلہ کی بات اور عدالت الاحکم فرماتا ہے اور اس کا فرمان حق ہے ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان اور فرماتا ہے قرآن بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی تو قرآن عظیم گواہ ہے اور اس کی گواہی کس قدر اعظم ہے کہ وہ ہر چیز کا تبیان ہے اور تبیان اس روشن اور واضح بیان[1] کو کہتے ہیں جو اصلاً پوشیدگی باقی نہ رکھے کہ زیادت لفظ زیادت معنی پر دلیل ہوتی ہے اور بیان کے لئے

بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں دیکھا انھوں نے فرمایا استاد ابو النصر بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا بلا شبہ ہم اللہ تعالیٰ کو تنکیر کے ساتھ ذو علم نہ کہیں گے ذو العلم ہی کہیں گے الف لام تعریف کے ساتھ جیسے کہ ہم ذو الجلال والاکرام نکرہ نہ کہیں گے اھ اور میں نے اس پر بسط کے ساتھ کلام کیا اور یہ کہ کہاں تنکیر ممنوع ہے اور کہاں ممنوع نہیں جیسے ذو مغفرۃ اور ذو رحمۃ اور ان کے ماسوا اور یہ کہ ذو فضل علی الناس کہا جائے گا اور ذو فضل نہ کہا جائے گا مع بیان وجوہ اپنے رسالہ میں کہ اسماء حسنیٰ کے ذکر میں ہے ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] بعض معاصرین نے کہا کہ مراد بیان واضح سے ذکر کئے ہوئے قضایا کی بہتاتیت ہے تو مراد مبالغہ ہے باعتبار کمیت کے نہ باعتبار کیفیت اور کہا کہ اس کی نظیر ان کا قول ہے کہ فلاں اپنے غلام کے لئے ظالم ہے اور اپنے غلاموں کے لئے ظلام ہے اور اسی پر محمول کیا۔ بعض نے آیہ کریمہ ما ربک بظلام للعبید کو اقول تیری جان کی قسم یہ تو دلیل نہیں شدید تحویل ہے قرآن عظیم کے معنی الٹ پلٹ کر دینا اور ظلام للعبید پر قیاس مردود بعید کیونکہ تبیان کی اضافت ہر ہر فرد کی جانب ہے اگرچہ وہ احکام دینی ہی میں سے ہوں

Marfat.com

كلام ربنا عز وجل قولا فصلا وحكما عدلا قائلا وقوله الحق
ونزلنا عليك الكتٰب تبيانا لكل شیٔ وقال تعالٰی ما كان
حديثا يفترى ولكن تصديق الذى بين يديه وتفصيل
كل شیٔ وقال تعالٰی ما فرطنا فی الكتب من شیٔ فالقران
العظيم شهيد وما اعظمه من شهيد انه تبيان لكل شیٔ
والتبيان البيان[1] الواضح الجلی الذی لایبقی خفاء فان زيادة
المبانی دليل زيادة المعانی والبيان لابد له من مبين وهو الله
سبحٰنه وتعالٰی ومبين له وهو الذی نزل عليه القران سيدنا
رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم والشیٔ عند اهل السنة
كل موجود فدخل فيه جميع الموجودات من الفرش
الی العرش ومن الشرق الی الغرب من الذوات والحالات
والحركات والسكنات واللمحات واللحظات والخطرات
والارادات الی غير ذلك ومن جملتها كتابة اللوح المحفوظ

---

[1] زعم بعض العصريين ان المراد بالبيان الواضح البليغ كثرة القضايا المبينة فيه فالمبالغة باعتبار الكم لا باعتبار الكيف قال ونظير هذا قولهم فلان ظالم لعبده وظلام لعبيده وعلى ذلك حمل بعضهم قوله تعالٰى وما ربك بظلام للعبيد اقول لعمرك هذا لهو التحويل الشديد والقياس على ظلام العبيد سحيق بعيد فان التبيان مضاف الى كل فرد فرد ولو من الاحكام الدينية على زعم التخصيص فلا يكتسب الكثرة من كثرة المتعلقات كما اكتسب الظلم فى ظلام لعبيده من تعلقه بكثيرين فما نحن فيه ليس كقولهم ظلام لعبيده بل كأن يقال ظلام لكل منهم ولا مساغ فيه لما زعم كما لا يخفى ثم اذا تعلقت المبالغة فى البيان بكل فرد فرد لم يعقل الفرق بالكم والكيف وان كل شیٔ او كل حكم دينى اذا تعلق به بيانات

ایک تو بیان کرنے والا چاہیئے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اور دوسرا وہ جس کے لیے بیان کیا جائے اور وہ وہ ہیں جن پر قرآن اترا ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہلِ سنت کے نزدیک شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو اس میں جملہ موجودات داخل ہو گئے۔ فرش سے عرش تک اور شرق سے غرب تک ذاتیں اور حالتیں اور حرکات اور سکنات اور پلک کی جنبشیں اور نگاہیں اور دلوں کے خطرے اور ارادے اور ان کے سوا جو کچھ ہے اور انھیں موجودات میں سے لوح محفوظ کی تحریر ہے۔

بربنائے زعم تخصیص تو وہ کثرت حاصل نہ کرے گا متعلقات کی کثرت سے جیسے ظلم نے ظلام للعبید میں حاصل کرلی کیونکہ یہ تعلق سے تو ماخن نیہ ظلام للعبید جیسا نہیں بلکہ یوں کہے جانے کی مثل ہے۔ کہ ظلام لکل منہم اور اس میں اس مزعوم کی گنجائش نہیں جیسا کہ مخفی نہیں پھر جب بیان میں مبالغہ کا تعلق فرداً فرداً ہر ایک سے ہوا تو کم وکیف کا فرق مفید نہ ہوا اور کیسے ہو حالانکہ ہر شے یا ہر حکم دینی جب اس سے بیانات کثیرہ کا تعلق ہو تو لازم کردے گا

اس کے لئے نہایت ایضاح کو اور یہی مقصود ہے۔

پھر علاوہ بریں ایک اور بات تھی جس کی طرف اس کا ذہن رسا نہ ہوا اور وہ اسے ہرگز پسند کرتا وہ یہ کہ اس صورت عیاذاً باللہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ پر افترا کی طرف رجوع کر جائے گا کہ اس نے قرآنِ عظیم میں بار بار اس لئے بیان کیا۔ تاکہ بیان کو کثرت کی عارضی ہو جائے۔ اور یہ آنکھوں دیکھے صریح غلط۔ پھر یہ مراد باطل ہونے کے ساتھ اصلاً کسی روایت میں نہیں، اور نہیں ہے اعتبار اس ذلت کا جو قریب میں پیدا ہوئی تو یوں حکم کرنا کہ اللہ کی یہی مراد ہے وہی تفسیر بالرائے اور وہی ہر حکم سے ممنوع ہے اللہ تعالیٰ پر اس کی شہادت ہے کہ اس نے اس لفظ سے یہی مراد لئے۔ باز جو دیکھ بطلان پر دلیل قائم ہے۔ کجا دلیل ظنی کا بھی اس کی صحت پر قائم نہ ہونا بجائے قیام دلیل قطعی کے تو اسے چاہیئے کہ اسی مصداق قول اے امام ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ سے سخت سے سخت تر تائے لیکن ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے سب اپنوں کے لیے بخشش و عافیت کا ۱۲ امنہ غفر لہ دیکھوان کا رسالہ ص ۵

Marfat.com

فلا بد ان یکون القران الکریم بیانا واضحا وتفصیلا تاما لکل ذلك ولنسأل عن هذا ایضا الفرقان الحکیم ان اللوح ماذا کتب فیه قال تعالیٰ "کل صغیر وکبیر مستطر" وقال تعالیٰ "وکل شئ احصینٰه فی امام مبین" وقال تعالیٰ "ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین" وقد بین صحاح الاحادیث ان اللوح مکتوب فیه کل کائن من اول یوم الی الیوم الاخر بل الی دخول اهل الدارین منازلهم وهو المراد بما جاء فی حدیث من لفظة الی الابد فان الابد یطلق ویراد به الامد المدید فیما یأتی کما فی البیضاوی والا فتفاصیل ما لا یتناهی لا یحمله متناهی کما لا یخفی وهذا

کثیرة ارجبت له ایضاحا بالغا وهو المقصود ثم علاوة علیه شئ اخر لم یتفطن له والا لما ارتضاه دهرا انه یدل علی هذا والعیاذ بالله الی فریة علی الله تعالیٰ انه بین فی القران کل حکم مرارا کی تعرض لبیان کل حکم الکثرة الکمیة وهو واضح البطلان بشهادة العیان ثم هذا المراد مع بطلانه لیس من الماثور فی شئ ولا عبرة بذلة حدثت قریبا نا لحکم بان مراد الله تعالیٰ کذا هو التفسیر بالرائے وهو المنهی عنه لکونه شهادة علی الله تعالیٰ انه عنی باللفظ هذا مع قیام الدلیل علی بطلانه فضلا عن عدم قیام دلیل ظنی علی صحته خلفة عن قیام دلیل قطعی به فلیجعله اشد من اشد من مصداق قول الامام الماتریدی رحمه الله تعالیٰ ولکن نسأل الله جمیعا العفو والعافیة اهـ منه سلمه الله تعالیٰ مدنیه۔ ؎ انظر رسالتهم ص

؎ انظر هذا التصریح الجلی وانص منه ما قدمت فی النظر الاول ان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وما کان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا ثم ان کان عندک عجب فاعجب ممن دندنوا علیه بوجهین احدهما ان القران باعتبار

تو ضرور ہے کہ قرآن عظیم میں ان تمام چیزوں کا بیان روشن اور تفصیل کامل ہو اور یہ بھی ہم اسی حکمت والے قرآن سے پوچھیں کہ لوح میں کیا کیا لکھا ہوا ہے ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے اور فرماتا ہے زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر و خشک ۔ مگر ایک روشن کتاب میں ہے اور بے شک صحیح حدیثیں بیان فرما رہی ہیں کہ روز اول سے آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب لوح محفوظ میں لکھا ہے ۔ بلکہ یہاں تک کہ جنت دوزخ والے اپنے اپنے ٹھکانے میں جائیں اور وہ جو ایک حدیث میں فرمایا کہ ابد تک کا سب حال اس میں لکھا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے اس لیے کہ کبھی ابد بولتے ہیں اور اس سے آئندہ کی مدت طویل مراد لیتے ہیں جیسے کہ بیضاوی میں ہے ورنہ غیر متناہی چیز کی تفصیلیں[عـہ] متناہی چیز نہیں اٹھا سکتی

عـہ دیکھو یہ صریح تصریح اور اس سے صحیح تر وہ کہ نظر اول میں گزر چکی ۔ عرش و فرش دو گھیرنے والی حدیں ہیں اور پہلے دن سے پچھلے دن تک وہ دوسری حدیں ہیں اور جو گھرا ہو وہ گھیرنے والوں میں وہ متناہی ہوگا تو اگر تجھے تعجب ہو تو تعجب ان پر کر جنھوں نے اس پر دو وجہ سے یورش کی ایک[اولا] یہ کہ قرآن باعتبار الفاظ متناہی ہے ہو نہیں سکتا کہ غیر متناہی کو محیط ہو ثانیاً اور تم خود دیکھ رہے ہو کہ یہ زد ہے ایک وہم کا جس کا انھوں نے تخیل کیا بلکہ اپنی گھڑی ہوئی خود ساختہ تصویر کا دوسرے زعم کیا کہ قرآن مجید اگر غیر متناہی بالفعل پر تفصیلاً نص نہ فرماتا تو فرد دیگر اس میں غیوب خمسہ یقینی طور پر داخل نہ ہوتے اھ اور تحقیق معلوم ہے کہ ہمارا مقصود ما کان و ما یکون کا احاطہ ہے جو تحریر ہے لوح محفوظ میں ہے وہ متناہی چیز ہے اور آیات نے دلالت کی اس پر محیط ہونے بیان اور تفصیل کے واسطے ہر موجود کے نوعیت نزول اور وہ قطعاً اسی میں سے ہے تو کس لیے اس کا شمول غیر متناہی بالفعل کے شمول پر موقوف ہوگا وہ اپنے آپ بھی غیر متناہی ہے، آیات کی دلالت اشیاء مبہمہ غیر معینہ پر ہے ۔ غیر متناہی میں سے تو علم ان کے دخول کا نہ ہوگا ۔ جب تک غیر متناہی کا تفصیلاً بیان نہ ہووے اور اپنی جان

Marfat.com

هو المعبر عنه بماكان ومايكون وقد بين فى علم الاصول
ان النكرة فى حيز النفى تعم فلا يجوز ان يكون الله تعالى

الف ض متناه لا يجوزان يحيط بغير المتناهى الخ وهذا كما ترى ردعلى وهم
تصور ره بل خلقوه وصوروه والثانى زعمه ان لولم ينص القران
المجيد على غير المتناهى بالفعل تفصيلا لم يدخل فى ذلك على وجه اليقين
المغيبات الخمس الخ وقد علمت ان مقصودنا
احاطة ماكان ومايكون المثبت فى
اللوح المحفوظ وهو شئ متناه والآيات دلت على احاطة البيان والتفصيل
لكل موجود وقت النزول وهو منه قطعا فلماذا يتوقف شموله على
شمول الغير المتناهى بالفعل اهو غير متناه بنفسه ام الآيات دلت على
اشياء مبهمة غير معينة من بين غير متناه فلا يعلم دخولها مالم
يمر البيان على جميع غير المتناهى تفصيلا ولعمرى مثل هذا لم يكن
يحتاج الى البيان ولكن قلة التدبر نسأل الله العافية ... حفظه
ربه تعالى حيث يده الردعلى غ ... الشمول فى

له قوله الخلاف لم يخف عنا ولكن اذا جاء نهر الله بطل
نهر معقل ومن شدة قصور النظر ادعاء الاتفاق على التخصيص فذلك
قول من حفظ شيأ وغابت عنه اشياء قال الامام الجليل السمين فى
تفسيره ثم العلامة الجمل فى الفتوحات الالهية تحت قوله تعالى ما فرطنا
فى الكتب من شئ مانصه اختلفوا فى الكتاب ما المراد به فقيل اللوح المحفوظ
وعلى هذا فالعموم ظاهر لان الله تعالى ثبت ماكان ومايكون فيه
وقيل القرآن وعلى هذا فهل العموم باق. منهم من قال نعم وان جميع
الاشياء مثبتة فى القرآن اما بالتصريح واما بالايماء ومنهم من قال انه
يراد به الخصوص والمعنى من شئ يحتاج اليه المكلفون اھ وكذا
الخازن وقيل ان المراد بالكتاب القران يعنى ان القران مشتمل
على جميع الاحوال اھ وقال الله تعالى تفصيل الكتاب لاريب فيه
قال فى الجلالين تفصيل الكتب
تبيين ماكتبه الله تعالى من الاحكام وغيرها قال فى الجمل قوله

Marfat.com

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور اسی کو ما کان و ما یکون کہتے ہیں۔ اور بے شک علم
اصول میں بیان کر دیا گیا کہ نکرہ مقام نفی میں عام ہوتا ہے تو حاجت نہیں کہ

کی قسم یہ محتاج بیان نہ تھا، لیکن کم فہمی سے اللہ کی پناہ ۱۲ منہ حفظہ غفرلہ جدیدہ در نہایۃ الصول
لے اقوال خلاف ہم پر مخفی نہیں لیکن جب اللہ کی نہر آئی تو نہر معقل باطل ہو گئی اور
سخت قصور نظر ادعائے اتفاق ہے تخصیص پر تو یہ اس کی بات ہے جس نے ایک چیز
یاد رکھی اور بہت سی اس سے غائب ہو گئیں۔ امام جلیل القدر سمین نے اپنی تفسیر میں پھر
علامہ جمل نے فتوحات الٰہیہ میں زیر آیۂ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیء ۔
فرمایا جس کی عبارت یہ ہے کتاب سے مراد میں مفسرین مختلف ہوئے کسی نے لوح محفوظ
کہا اور اس قول پر عموم ظاہر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ما کان و ما یکون رجو ہوا
اور جو ہوگا، سب تحریر فرمایا اور کسی نے قرآن کہا تو کیا اس قول پر عموم باقی ہے بعض نے
کہا ہاں اور بلاشبہہ جمیع اشیاء قرآن کریم میں مکتوب ہیں با صراحتًا یا اشارۃً اور بعض
نے کہا مراد خصوص ہے اور شے سے مراد مکلفون کو جس کی حاجت ہو اھ اور تفسیر
خازن کے لفظ یہ ہیں کہ مراد کتاب سے قرآن ہے یعنی یہ کہ قرآن عظیم جمیع احوال پر حاوی ہے۔ ام
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تفصیل الکتاب، لا ریب فیہ جلالین میں فرمایا کتاب
کی تفصیل بیان روشن ہے اس کا جسے اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔ احکام وغیرہا احکام
سے جمل میں کہا قولہ لتبیین کتبہ اللہ تعالیٰ یعنی لوح محفوظ میں اھ

اور روایت کیا ابن جریر وابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر میں سیدنا
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل
فرمائی یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان اور جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا، اس میں سے
ہمیں اتنے حصہ کا علم ہوا جس کا بیان فرما دیا پھر یہ آیت تلاوت کی ونزلنا علیک
الکتٰب تبیانا لکل شیء اور سعید بن منصور نے اپنی سنن اور ابن شیبہ نے اپنی
مصنف عبداللہ بن امام احمد اپنے باپ کی کتاب الزہد کے زوائد میں اور ابن ضریس
نے فضائل القرآن اور ابن نصر مروزی نے اپنی کتاب فی کتاب اللہ میں اور طبرانی
نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں انھیں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ
انھوں نے فرمایا تو چاہے کہ تفتیش کرے قرآن سے کہ اس میں سب اگلے پچھلوں کے علم ہیں اور
ان کے ارشاد میں فلیثور میں کیا ہی رد ہے ان اندھوں کا جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن میں

Marfat.com

يعنى ماكتبه الله تعالى اى فى اللوح المحفوظ اھ واخرج ابن جرير وابن ابى حاتم فى تفاسيرهما عن سيدنا عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال ان الله تعالى انزل هذا الكتاب تبيانا لكل شئ ولقد علمنا بعضا مما بين لنا فى القران ثم تلا ونزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شئ واخرج سعيد بن منصور فى سننه وابن ابى شيبه فى مصنفه وعبد الله ابن الامام احمد فى زوائد كتاب الزهد لابيه وابن الضريس فى فضائل القرآن وابن نصر المروزى فى كتابه فى كتاب الله والطبرانى فى المعجم الكبير والبيهقى فى شعب الايمان عنه رضى الله تعالى عنه قال من اراد العلم فليثور القران فان فيه علم الاولين والآخرين وفى قوله رضى الله تعالى عنه فليثور ردبمار دعلى العميان الذين يقولون ما نرى فى القران الا احرفا يسيرة فى اوراق عديدة انى تحتمل ما كان وما يكون ولعمرى ما اشبهت قول هؤلاء الطاعنين الطاغين الا بقول المشركين قبلهم كيف يسع العلمين اله واحد وقد بينت ذلك بحمد الله تعالى تبعيدا للاوهام وتقريبا الى الافهام فى رسالتى "انباء الحى ان كلامه المصون تبيان لكل شئ" ۱۳۲۶ وحسبك ما نقل العلامه القارى فى المرقات قال قال بعض العلماء لكل آية ستون الف فهم وعن على كرم الله تعالى وجهه لو شئت ان اوقر سبعين بعيرا من تفسير القران لفعلت اھ ولفظ العلامة ابراهيم بجورى فى شرح البردة فى الاول لكل آية ستون الف فهم وما بقى من فهمها اكثر ونظم فى اشر امير المؤمنين لو شئت لاوقرت سبعين بعيرا من تفسير الفاتحة اھ وفى اليواقيت والجواهر لسيدى الامام عبد الوهاب الشعرانى عن الامام الاجل ابى تراب النخشبى اين هؤلاء المنكرون من قول على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه لو تكلمت لكم فى تفسير الفاتحة لحملت لكم سبعين بعيرا اھ وفى شرح العشماوى لصلاة سيدى احمد الكبير رضى الله تعالى عنه عن سيدى عمر المحضار لو اردت ان املى من تفسير ما تنشر من آية

عـه ذكره الامام السيوطى فى الثامن والسبعين من الاتقان عن الامام ابن سبع فى شفاء الصدور قال وقد قال بعض العلماء ۱۲ منه حفظه حديده

Marfat.com

اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیان سے چھوڑ دی ہو اور کل کا لفظ تو عموم پر ہر نص سے زیادہ نص ہے تو روا نہیں کہ بیان روشن اور تفصیل سے کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

تھوڑے سے حروف ہی چند اوراق میں دیکھتے ہیں وہ نہاں ناکان و مایکون کے حامل ہونے کے قابل ہے اور اپنی جان کی قسم ان حد سے گذر جانے والے معترضوں کا کہنا ویسا ہی ہے جیسے ان سے پیشتر مشرکین کا کہنا کیف یسع الخلیفین الہ واحد کیسے وسعت۔ کیے گا۔ سارے جہانوں کی ایک خدا اور بحمد اللہ تعالیٰ میں نے اوہام دور کرنے اور جلد سمجھ میں آجانے کے لئے یہ بیان کر دیا ہے اپنے رسالہ انباء المصطفیٰ ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیئ ۱۳۲۶ میں مجھے بس ہے۔ وہ جو مد۔ علی قاری نے مرقاۃ میں نقل کیا کہ بعض علماء نے فرمایا ہر آیت کے لئے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ سے مروی ہے کہ اگر میں چاہوں کہ ستر اونٹ تفسیر قرآن کریم سے بھر دوں تو ایسا کر دوں اور علامہ ابراہیم بیجوری کی شرح بردہ کے ابتدا میں الفاظ یہ ہیں ہر آیت کے لئے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور جو مفاہیم باقی رہے وہ بہت زائد ہیں اور ان کے الفاظ امیر المومنین سے یہ ہیں کہ اگر میں چاہوں تو تفسیر فاتحہ سے ستر اونٹ بھر دوں۔

اور یواقیت والجواہر و لطف سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی میں سیدنا اجل ابو تراب نخشی سے ہے کہاں ہیں منکرین قول مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اگر چاہوں تم سے تفسیر فاتحہ بیان کروں تو تمہارے لئے ستر اونٹ بار آور کر دوں۔ اور علامہ عشماوی کی شرح صلاۃ سیدی احمد بدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ہمارے سردار عمر بن فارض سے مروی کہ میں چاہوں کہ تمہیں زبانی بتا کر لکھا دوں کچھ تفسیر مانسخ من اٰیۃ کی تو لد جائیں ایک لاکھ اونٹ اور اس کی تفسیر ختم نہ ہو تو یقیناً میں ایسا کر دوں اور اسی میں خلیفہ ابو الفضل کے گھرانے کے بعض اولیاء سے ہے کہ ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت میں چالیس ہزار معانی پائے اور اس کے ہر حرف کے ایک مقام میں جو معانی ہیں وہ ان معانی کے سوا ہیں جو دوسرے مقام میں ہیں اور فرمایا کہ ہمارے سردار علی خواص نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا سورہ فاتحہ کے معنی پر تو مجھے ان سے ایک لاکھ چالیس ہزار نو سو نوے علم منکشف ہوئے اور زرقانی میں مواہب لدنیہ سے علامہ غزالی نے اپنی کتاب میں درباره علم لدنی قول مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ذکر فرمایا اگر لپیٹ دیا جائے میرے

Marfat.com

حمل مائۃ الف جمل وما ینفد تفسیرہا لفعلت وفیہ عن بعض الاولیاء من بیت ابی نضل دجدنا تحت کل حرف من القرآن اربعمائۃ الف لک من المعانی وکل حرف منہ لہ معان فی موضع غیر المعانی التی لہ فی موضع آخر قال وقال سیدی علی الخواص نفع اللہ بہ ان اللہ تعالیٰ اطلعنی علی معانی سورۃ الفاتحۃ فظہر لی منہا مائۃ الف علم واربعون الف علم وتسعمائۃ وتسعون علما اھ وفی آخر زرقانی علی المواہب ذکر الغزالی فی کتابہ فی بیان العلم اللدنی قول علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لو طویت لی وسادۃ لقلت فی الباء من بسم اللہ سبعین جملا اھ وفی میزان الشریعۃ الکبریٰ للامام الشعرانی قد استخرج اخی افضل الدین من سورۃ الفاتحۃ مأتی الف علم وسبعۃ واربعین الف علم وتسعمائۃ وتسعۃ وتسعین علما ثم ردہا کلہا الی البسملۃ ثم الی الباء ثم الی النقطۃ التی تحت الباء وکان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لا یکمل الرجل عندنا فی مقام المعرفۃ بالقرآن حتی یستخرج جمیع احکامہ وجمیع مذاہب المجتہدین فیہا من ای حرف شاء من حروف الہجاء[۵]

لہ ھکذا ذکرہ الامام السیوطی عن الامام الاجل العارف ابن ابی جمرۃ عن علی کرم اللہ
قال ویؤیدہ فی ذلک قول الامام علی رضی اللہ عنہ

لو شئت لاوقرت لکم ثمانین بعیرا من علم النقطۃ التی تحت الباء اھ اقول وبامثال ہذہ تظہر حقیقۃ قول سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ رواہ عنہ ابو الفضل المرسی کما فی الاتقان فمن ضیق العطن بل بعض الظن تحویلہ الی ان المعنی لوجد فی القرآن ما یرشدہ الی طریق وجدانہ وہذا الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ قائلا فی النوع الثالث والاربعین من الاتقان قال الجوینی واستخرج بعض الائمۃ من قولہ تعالیٰ الم غلبت الروم ان البیت المقدس یفتحہ المسلمون فی سنۃ ثلث وثمانین وخمسمائۃ ووقع کما قال اھ اقول فتح بیت المقدس ۵۸۳ھ سنۃ معلوم وفیہا ذکرہ المؤرخون کابن اثیر فی الکامل اما الجوینی فقد تقدم حتفہ علی فتحہ بنحو من مائۃ وخمسین سنۃ فضلا عن الامام الذی حکی عنہ الجوینی ہذا الاستخراج

…انہ قال لو شئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر ام القرآن لفعلت… سقط لفظ ام من عبارۃ الفاسی

Marfat.com

نے تکیہ تو ہیں بسم اللہ کی بے کی تفسیر میں ستر اونٹ بھر دوں اھ اور امام شعرانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے دو لاکھ سینتالیس ہزار نو سو ننانوے علم استخراج کئے پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کر دیا۔ پھر بائے بسم اللہ کی جانب پھر اس نقطہ کی طرف جو بے کے نیچے ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک مقام معرفت قرآن میں مرد کامل نہیں ہوتا تاآنکہ استنباط اور اس کے تمام احکام کا اور مذاہب مجتہدین کا حروف ہجا کے جس حرف سے چاہے کرے اھ فرمایا کہ اس میں ان کی تائید قول سیدنا امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ستر اونٹ اس نقطہ کے علم سے جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے بھر دوں۔

اقول اور ایسے ہی اقوال سے کھل جاتی ہے حقیقت ارشاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کہ اگر گم ہو جائیں میرے اونٹ دھنگنا تو میں یقیناً اسے کتاب اللہ سے پالوں۔ ابو الفضل مرسی نے ان سے اسے روایت کیا جیسا کہ تفسیر اتقان میں ہے کہ کوتاہ دستی و کم مائیگی ہی نہیں، بلکہ بدظنی سے اس کی تحویل و تبدیل ہے اس جانب کہ معنی یہ ہیں کہ البتہ قرآن میں وہ ہے جو اس کے پانے کی راہ بتائے اور یہ امام جلیل القدر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر اتقان کی تینتالیسویں نوع میں فرما رہے ہیں۔ امام ابو محمد مفسر جوینی نے کہا استنباط کیا، بعض ائمہ نے آیہ کریمہ الم غلبت الروم سے یہ کہ بیت المقدس کو مسلمان ۵۸۳ھ میں فتح کریں گے اور انھوں نے جیسا کہا ویسا ہی ہوا اھ میں کہتا ہوں ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کا فتح ہونا معلوم ہے اور مورخین نے اسی سنہ میں اس کا ذکر کیا جیسے تاریخ کامل میں ابن اثیر نے۔ لیکن جوینی کا انتقال اس کی فتح سے ڈیڑھ سو برس کے قریب پیشتر ہے، گویا وہ امام جن سے جوینی نے اس استخراج کی حکایت کی۔ ابن خلکان نے کہا ابو محمد جوینی نے ذی القعدہ ۴۳۸ھ میں وفات پائی۔ علامہ سمعانی نے کتاب الذیل میں ایسا ہی کہا۔ اور انساب میں ۴۳۴ھ میں بمقام نیساپور لکھا اھ تو جملہ "و وقع کما قال" (جیسا کہا ویسا ہی ہوا) کلام امام سیوطی ہے نہ امام جوینی، اللہ تعالیٰ دونوں کو غریق رحمت فرمائے تو باکی ہے اسے جس نے اس امت مرحومہ کو عزت و کرامت بخشی اس کے نبی کے صدقے میں۔ اللہ کا درود ان پر اور ان کی ساری امت پر اور اس کی برکت اور سلام اور اپنی جان کی قسم اگر ان لوگوں سے کہا جائے بتا دیجیے کیسے نکالا آیہ کریمہ الم غلبت الروم سے تو ضرور بکنے بلکنے حیران رہ جائیں اور کچھ جواب نہ دے سکیں تو ہم کیسے حکم لگا دیں جہالت سے جرا لامہ دستا ذامت، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جن کے لئے

Marfat.com

قال ابن خلكان ابو محمد الجوينی توفی فی ذی القعدة سنة ثمان وثلثین کذا قال السمعانی فی کتاب الذیل وقال فی الانساب سنة اربع وثلثین ارتعامه بنیسابور اه نجملة ردّتم کما قال من کلام الامام السیوطی لا الامام الجوینی رحمهما الله تعالی فسبحٰن من اکرم هذه الامة بنبیها صلی الله تعالی علیه وعلیهما وبارک وسلم ولعمری لوقیل لهؤلاء اخبروا کیف استخرج هذا من قوله تعالی الم غلبت الروم لحاروا وما احاروا شیئ اصلا فکیف نحکم بجهلنا علی علم حبر الامة الذی دعاله النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اللهم علمه الکتاب وقد اخرج ابن سراقة فی کتاب الاعجاز عن الامام ابی بکر بن المجاهد قال ما من شیئ فی العالم الا هو فی کتاب الله تعالی اه وفی الطبقات الکبری من ترجمة سیدی ابراهیم الدسوقی رضی الله تعالی عنه کان یقول لو فتح الحق تعالی عن قلوبکم اقفال السدد لاطلعتم علی ما فی القران من العجائب والحکم والمعانی والعلوم واستغنیتم عن النظر فی سواه فان فیه جمیع مارقم فی صفحات الوجود قال تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیئ اه واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم فی تفاسیرهما عن عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم مولی امیر المؤمنین عمر رضی الله تعالی عنه فی قوله تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیئ قال لم نغفل الکتاب ما من شیئ الا هو فی ذلک الکتاب وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من اراد علم الاولین والاخرین فلیثور القران وقدمناه عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه فبه بدأنا وبه ختمنا وقد ظهر لک بطلان دعوی الاتفاق علی التخصیص اما ان تطلع علی الاختلاف وکلا نتلی علیک قول لا یوافق هولک خلت ما ئلا علیک فوحه بما استطعت فترد بلسانک کل عموم الی الخصوص وتسلم ان هذا عموم ثم تقول یجب حمله علی وجه الخصوص وتسلم ان هذا عموم ثم تقول یجب حمله علی وجه الخصوص فهذا حکم الهوی وظلم بالنصوص ولو ساغ هذا لما بقی خلاف قط فی العموم والخصوص کما لا یخفی والله الهادی اه ١٢ سنه حفظه ربه تعالی ـــــ بینه

Marfat.com

اور یہ کہ عام افادۂ استغراق میں یقینی ہے اور یہ کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کرنا واجب
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی الٰہی اسے اپنی کتاب کا علم دے اور روایت
کیا ابن سراقہ نے کتاب الاعجاز میں امام ابو بکر ابن مجاہد سے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز عالم میں مگر
یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے اھ اور طبقات کبریٰ ذکر حالات سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں ہے فرمایا کرتے اگر حق تعالیٰ تمہارے دلوں کے قفل کھول دے تو تم ضرور مطلع ہو جاؤ اس
پر جو قرآن میں عجائب در حکمتیں اور معانی اور علوم ہیں اور بے پروا ہو جاؤ اس کے ماسوا
میں نظر کرنے سے کہ صفحات ہستی میں جو کچھ مرقوم ہے وہ سب اس میں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہم نے کتاب میں کچھ اورا ٹھا نہ رکھا اھ اور روایت کی ابن جابر و ابن ابی حاتم نے
اپنی تفاسیر میں عبد الرحمٰن بن زید ابن اسلم امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد شدہ
غلام سے تفسیر آیہ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ میں فرمایا ہم کتاب سے غافل نہ ہوں گے
کوئی شے ایسی نہیں کہ اس کتاب میں نہ ہو اور روایت کی دیلمی نے مسند الفردوس میں انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو علم اولین و آخرین چاہے تو علم قرآن میں تفتیش کرے اور پہلے ہم نے اسے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا تو اسی سے ہم نے ابتدا کی اور اسی پر انتہا اور بلاشبہہ
آپ پر ظاہر ہو گیا دعویٰ اتفاق تخصیص کا باطل ہونا، رہا یہ کہ تم اگر مطلع خلاف پر ہو اور
جب کوئی قول تم پر قرأت کیا جائے اور وہ تمہاری خواہش کے موافق نہ ہو اور اسے اپنے
اوپر جھکتا دیکھو تو اسے حتی الوسع تم دفع کرتے ہو اور ہر عموم کو خصوص کی جانب پلٹتے ہو[۱]
اور عموم تسلیم کر کے کہہ دیتے ہو کہ اس کا خصوص پر حمل واجب ہے تو یہ ہے، خواہش
نفس کا حکم اور نصوص کے ساتھ ظلم اور جو یہ روا ہو تو عموم و خصوص میں اصلاً کوئی
خلاف باقی نہ رہے۔ جیسا کہ مخفی نہیں اور اللہ ہی ہدایت فرمانے والا ہے ۱۲ منہ مدظلہ۔

[۱] دیکھو ان کا رسالہ ص ۸۰، ۳۱۔

---

[۱] قطعیت کلامی و قطعیت اصولی یعنی اصول فقہ میں فرق ہے، کیا تم
نہیں دیکھتے کہ قطعیت عام اجتہادی ہے تو قطعیت کلامی کے سامنے وہ کچھ
نہیں تو کسی حنفی کا استدلال عموم قرآنی سے اور اس کے مذہب میں اس حکم

Marfat.com

فرط فی کتابہ شیأ وان لفظۃ الکل من انص النصوص علی العموم فلا یصح ان یبقی من التبیان والتفصیل شیئ وان العام قطعی فی افادۃ الاستغراق وان النصوص واجبۃ الحمل علی ظواھرھا مالم یصرف دلیل صحیح وان التخصیص والتاویل؛ من دون الجاء دلیل؛ تبدیل وتحویل؛ والا ارتفع الامان عن الشرع الجلیل وان حدیث الاحاد وان بلغ ما بلغ من درجات الصحۃ لا یصلح مخصصا لعموم الکتاب بل یضمحل دونہ فکیف بما دونہ من قال وقیل وان التخصیص المتراخی نسخ والاخبار لا تقبل النسخ وان التخصیص العقلی لا ینزل العام عن قطعیتہ وانہ لا یجوز التخصیص بظنی متمسکا بخروج ھذا عن کلیتہ فاذن قد استقر عرش التحقیق وللہ الحمد ــ ــ ــ ــ ــ
علی علم نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بما کان ویکون واذ قد علمت ان علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مستفاد

ـہ اقول نرق بین القطع الکلامی والقطع الاصولی اعنی اصول الفقہ الاتری ان قطعیۃ العام مجتھد فیہ فیما فلا تکون من القطع الکلامی فی شیئ فلیس تمسک حنفی بعموم قرانی والحکم بکونہ قطعیا فی مذھبہ حکما جازما علی مراد الجلیل ولاخروجا عن حدود التاویل کما لا یخفی علی کل عارف نبیل ۱ھ منہ حفظہ ربہ ــ سرنیــہ

ـہ عارضنی فیہ بعض العلماء فی المدینۃ الکریمۃ بقولہ تعالی فی التوراۃ وتفصیلا لکل شیئ فقلت لہ ھل قام دلیل علی التخصیص فی التوراۃ ام لا علی الثانی فیم الانکار وعلی الاول قیام الدلیل فی الکلیم الجلیل کیف یکون قیاما فی الحبیب الجمیل علیھما الصلاۃ والسلام بالتبجیل وتخصیص لفظ فی موضع

ہے۔ جب تک کوئی صحیح دلیل اس کو نہ پھیرے اور یہ کہ جب تک کوئی دلیل مجبور نہ کرے تخصیص و تاویل بات کا بدلنا اور پھیرنا ہے ورنہ شرع جلیل سے امان اٹھ جاتے اور یہ کہ حدیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ صحت پر ہو عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی بلکہ اس کے سامنے مضمحل ہو جائے گی، پھر حدیث کے نیچے اور کسی قیل و قال کی کیا گنتی ہے اور یہ کہ جو تخصیص کلام سے جدا ہو وہ اس کا نسخ ہے اور خبر قابل نسخ نہیں اور یہ کہ تخصیص عقلی عام کو اس کی قطعیت سے نہیں اتارتی اور یہ کہ جو چیز تخصیص عقلی کے سبب عام کے کلیہ سے نکل جائے اسے سند بنا کر کسی ظنی دلیل سے تخصیص نہیں کر سکتے تو اب بحمد اللہ تعالیٰ تحقیق کے عرش نے اس پر قرار پکڑا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور جبکہ تمہیں معلوم ہو لیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم قرآن عظیم سے مستفاد ہے اور ہر چیز کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہونا یہ اس کتاب کریم کی صفت ہے نہ کہ اس کی ہر ہر آیت یا ہر ہر سورۃ کی اور قرآن عظیم دفعۃً نہ اترا بلکہ تقریباً تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا جب کوئی آیت یا سورت اترتی نبی صلی اللہ

کا قطعی ہونا نہ مراد الٰہی پر جزماً کوئی حکم لگاتا ہے اور نہ دائرۂ تاویل سے خروج کرتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ذی عقل عالم پر۔

۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

لے بعض علماء مدینہ کریمہ نے بطور معارضہ ارشاد الٰہی وتفصیلا لکل شیئ کی کہ در بارۂ توریت مقدس ہے پیش کیا تو میں نے کہا کیا کوئی دلیل توریت میں تخصیص پر قائم ہے یا نہیں شق ثانی پر انکار کی کیا وجہ اور شق اول پر قیام کی دلیل در بارۂ حضرت کلیم جلیل کیونکر ہوگا قیام دلیل۔ در بارۂ محبوب جمیل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مع التکریم والتجلیل اور تخصیص کسی لفظ کی ایک مقام پر لازم نہیں کرتی دوسرے مقام میں بلا دلیل تو سکوت کیا اور کوئی بات نہ کہہ سکے اور میں

Marfat.com

من القران العظیم وکونه تفصیلا بکل شئ وتبیانا لکل شئ وصف وصف للکتاب الکریم لا لکل آیة آیة اوسورة سورة منه والقرآن ما نزل دفعة بل نجما نجما فی نحو ثلاث عشرین سنة فکلما نزلت اية اوسورة زادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علوما الی علوم الی ان تم نزول القران فتم لکل شئ التفصیل والتبیان وأتم الله نعمته علی حبیبه کما کان وعد به فی القرآن فقبل ان یتم النزول ان قیل له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض الانبیاء علیهم الصلاة والسلام لم نقصصهم علیك وفی المنافقین لا تعلمهم او توقف صلی الله علیه وسلم فی قصة اوقضیة حتی نزل الوحی واتی بالجلیة فلا هو لتلك الایات مناف ولا لاحاطة علمه صلی الله علیه وسلم ناف کما لیس بخاف علی ذوی الانصاف فکلما تعلقت به الوهابیة لنفی علمه صلی الله علیه وسلم من نصص وروایات ان لم یعلم تاریخه فالتمسك به جهل سفیه وسفاهة جهول لجواز ان یکون ذلك

بالدلیل لم یوجبه فی موضع اخر بلا دلیل فسکت ولم یقدر علی بنت شفة والان

ا قول اخرج ابن ابی حاتم عن مجاهد قال لما القی موسیٰ الالواح بقی الهدی والرحمة وذهب التفصیل واخرج ابو سعید وابن المنذر عنه ان سعید بن جبیر قال کانت الالواح من زمرد فلما القاها موسیٰ ذهب التفصیل وبقی الهدی والرحمة وقرأ وکتبنا له فی الالواح من کل شئ موعظة وتفصیلا لکل شئ وقرأ ولما سکت عن موسیٰ الغضب اخذ الالواح وفی نسختها هدی ورحمة قال لم یذکر التفصیل ههنا فانقطعت الشبهة اسا ٢ منه حفظه ربه تبارك وتعالیٰ

مـــدنـبـــه

تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں پر اور علوم بڑھائی یہاں تک کہ جب قرآن عظیم کا نزول پورا ہوا ہر چیز کا مفصل روشن بیان پورا ہو گیا اور اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی نعمت تمام کر دی جیسا کہ قرآن عظیم میں اس کا وعدہ فرمایا تھا تو تمامی نزول قرآن سے پہلے اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض انبیا علیہم السلام کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے ان کا ذکر تم سے نہ کیا اور منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ تم انھیں نہیں جانتے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی قصہ یا معاملہ میں توقف فرمایا۔ یہاں تک کہ وحی اتری اور علم لائی تو یہ نہ ان آیتوں کے منافی ہے اور نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احاطہ علم کا نافی جیسا کہ اہل انصاف پر مخفی نہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انکار علم میں جتنی قصوں اور روایتوں سے وہابی سند لاتے ہیں تو اگر اس قصہ کی تاریخ نہ معلوم ہو جب تو اس سے سند لانا احمق کی جہالت اور جاہل کی حماقت ہے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ تمامی نزول قرآن سے پہلے کا ہو اور اگر معلوم ہو کہ اس کی تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہے تو اس سے سند لانا خاردار درخت کو ہاتھ سے سونتنا ہے بلکہ نرا جنون ہے، جنون رنگ برنگ کا ہوتا ہے اور اگر تاریخ بعد کی ہو اور وہ مدعائے مدلول میں نص نہیں تو مستدل احمق ہے اور دلیل واہی اور میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں اور اسی کی وجہ کریم کے لئے سب سے بڑی حمد ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم گھٹانے میں وہابیہ

اب کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب حضرت موسیٰ نے الواح کو ڈال دیا تو ہدایت و رحمت رہ گئی اور تفصیل اٹھ گئی اور ابو معبد و ابن منذر نے ان سے روایت کی کہ سعید ابن جبیر نے کہا کہ الواح توریت زمرد کی تھیں تو حضرت موسیٰ نے جب انھیں ڈال دیا تفصیل اٹھ گئی اور ہدایت و رحمت باقی رہ گئی اور یہ آیت تلاوت کی وکتبنالہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا لکل شیئ اور ہم نے الواح میں ہر شئے لکھدی نصیحت کے لئے اور تفصیل واسطے ہر شئے کے اور یہ"

Marfat.com

قبل اکمال النزول ؛ وان علم و تقدم فالاستناد ؛ خرط القتاد ؛
بل محض جنون ؛ والجنون فنون ؛ وان تاخر فان لم یکن
نصاً فی ادعاہ ؛ فالمستدل سفیہ والاستدلال واہ ؛ وانا
احمد ربی ولوجھہ الکریم الاکبر ؛ ان کلما تشبثت بہ الوھابیۃ
فی تنقیص علم المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فلا یخرج من
احدی ھذہ الصور ؛ ولئن سلمنا علی سبیل فرض [illegible] ان وجد
ھنا روایۃ معلومۃ التاریخ متاخرۃ القصۃ عن تکامل التنزیل
قطعیۃ الافادۃ فی نفی حصول العلم ببعض الاشیاء اصلاً فیکفینا
جواب جامع ؛ واف نافع ؛ ناف قامع لجمیع القعاقع ؛ شاف
کاف فی کل الوقائع ؛ ان اخبار الاحاد اذا عارضت الایات
وانسد باب التاویلات ؛ لم تغن ولم تسمع ؛ ولم تسمن ولم تنفع
ولئن ذکرت ھھنا نصوص الفحول ؛ فی کتب الاصول ؛ فاحسن
وامکن منہ ان آتی بشہادۃ امام وھابیۃ العصر فی الھند رشید احمد
الکنکوھی اذ قال فی کتابہ المقبول لدیہ المنسوب الی تلمیذہ
خلیل احمد الانبھتی فی نفس ھذہ المسئلۃ اعنی مسئلۃ عدمہ

ے عہ من جھل الوھابیۃ التمسک ھھنا بحدیث الشفاعۃ فارفع راسی واثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ فان الحمد والثناء علیہ تعالٰی باوصافہ الجمیل فیفید الحدیث انہ اذ ذاک ینکشف علیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

من صفاتہ تعالٰی ما لا یعلمہ الان وھذا لیس محل النزاع فقد اذ ناک ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ولن یحیطن بشئ منھا ابداً لاستحالۃ احاطۃ المتناھی بما لا یتناھی فیزید صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ابد الا باد ولو ما جد بدۃ بذاتہ وصفاتہ تعالٰی ولا یبلغ الکنہ ولا احاطۃ ابداً فان الحاصل دائماً متناہ والباقی ابداً غیر متناہ فلا نفیہ خرف لما ادعیناہ ولا احاطۃ بکنہ صفات اللہ ولکن من لم

جتنی چیزوں سے سند لائے ہیں وہ ان صورتوں سے باہر نہیں اور بفرض غلط اگر ہم مانے بھی لیں کہ یہاں کوئی ایسی روایت پائی جائے جس کی تاریخ معلوم ہو کہ تمامی نزول قرآن کے بعد ہے وہ یقینی طور پر بتاتی ہو کہ اس وقت تک بعض اشیاء کا اصلا علم حاصل ہی نہ ہوا تو ہمیں کفایت کرتا ہے ایک ہی جواب جامع کامل نافع جو سب بیہودہ گوئیوں کو دور کرتا اور جڑ اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے جو تمام وقائع میں شافی و کافی ہے کہ اخبار احاد جب کہ آیت کے معارض ہوں اور تاویل کی کوئی راہ نہ رہے تو وہ کچھ کام نہ دیں گی اور نہ سنی جائیں گی اور کچھ نفع و فائدہ نہ دیں گی اور اگر میں یہاں کتب اصول میں ائمہ کے نصوص ذکر کروں تو اس سے بہتر اور زیادہ جمتی ہوئی بات یہ ہے کہ اسی کی گواہی پیش کروں جو آج ہندوستان میں وہابیہ کا پیشوا ہے یعنی رشید احمد گنگوہی کہ اس نے اپنی کتاب میں جو اسے مقبول اور اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب ہے خود اس مسئلہ میں کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ

آیت پڑھی ولما سکت عن موسی الغضب اخذ الالواح فی نسختها ھدی ورحمۃ اور جب خاموش ہو گیا موسیٰ کا غصہ لیں الواح اور اس کے نسخہ میں ہدایت و رحمت ہے اور کہا کہ یہاں تفصیل کا ذکر نہ کیا بس مرے سے شبہ منقطع ہو گیا ۱۲ منہ غفرلہ مدنیہ

؎ وہابیہ کی جہالتوں سے ایک جہالت عہ یہ ہے کہ یہاں حدیث شفاعت " تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے تعلیم فرمائے گا" سے استدلال کرتے ہیں کہ اس کی حمد و ثنا اس کے اوصاف جمیلہ سے ہوگی تو حدیث نے افادہ فرمایا کہ حضور پر اس وقت وہ صفات الٰہی منکشف ہونگی جنھیں وہ اب تک نہیں جانتے تھے اور اسے محل نزاع سے کچھ لگاؤ نہیں کیونکہ ہم تمھیں آگاہ کر چکے کہ حضور کا علم ذات و صفات کو محیط نہیں اور نہ اس میں اصلا کسی چیز کا کبھی احاطہ ہو سکے کہ متناہی کا لامتناہی کو گھیر لینا محال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم جدیدہ تا ابد الآباد ذات و صفات الٰہی کے متعلق زائد ہوتے رہیں گے اور کنہ الٰہی تک کبھی نہ پہنچیں گے اور کبھی محیط نہ ہوں گے کہ حاصل ہمیشہ متناہی اور باقی ہمیشہ نامتناہی تو اس میں نہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہ احاطہ حقیقت الٰہی الٰہی وا دعاف لیکن نافہمی سے جو چاہے بکے لاف و گزاف ۲ امنہ غفرلہ عہ یہ وہم جو صغیری رسالت ہوا اور اب بھی اس کی تشابیہ

Marfat.com

تعالیٰ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمغیبات جاعلاً لہا من باب العقائد لا باب الفضائل ما ترجمتہ مسائل العقائد لیست قیاسیات تثبت بالقیاس بل قطعیات تثبت بالنصوص القاطعۃ حتی ان حدیث الاحاد ایضا لا تفید ہنا فلا یلتفت الی اثباتہا المرتبۃ بالقواطع وقال فی ص۵۱ العبرۃ فی الاعتقادیات بالقطعیات لا بالصحاح الظنیات وفی ص۸۷ احادیث الأحاد الصحاح ایضا لا تعتبر کما برھن علیہ فی فن الأصول اھ فانجلی الحال وزال عن الحق کل اشکال: الا فلیجتمع وھابیۃ کنکوہ و دیوبند ودھلی: وکل جلف جاف بدوی دجلی: ولیاتوا بنص قطعی الدلالۃ یقینی الافادۃ مجزوم الثبوت کآیۃ القرآن او حدیث متواتر یحکم بقطع قاطع وجزم ظاھر ان بعض الوقائع قد خفیت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد تکمیل التنزیل بحیث انہ لا یعلمہا اصلا لا انہ علم وکتم لان عندہ من العلوم ما یکتم او علم وذھل حینا لاشتغال بالہ بامر اخر اعظم واھم

یفہم فلیفہ بما ذکر ہ منہ حبر ۔۔ ہ عہ عرض ھذا الوھم الرسالۃ المفتراۃ
ایضا وھو زینۃ من امارات الذی عملتہ اید ۔
الرحابی
اوحرفتہ بشئ منہا الکذابیۃ وقد تابنا الوحابیا فی حواشی منہ اھ جدیاۃ

لہ یشیر الی کلام نفیس جلیل جمیل فصلناہ فی اللؤلؤ المکنون احسن تفصیل وطویناہ ھھنا لان العجالۃ لا تحتمل الاطالۃ والحمد للہ ذی الجلالۃ
۱۲ منہ حفظہ ربہ مکیہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے غیبوں کا علم عطا کیا اسے باب عقائد نہ باب فضائل سے ٹھہرا کر لکھا جس کی عبارت یہ ہے "عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت بھی یہاں نصوص نہیں لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا۔ احاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں تصریح ہے" تو حال کھل گیا اور حق سے ہر اشکال زائل ہو گیا تو گنگوہی وغیرہ سب وہابیہ دیوبندیہ پر واجب ہے ادب سے مذہب کو لوٹائیں اور بیہودگی سے ہاتھ کھینچ جاؤ اور ایک نص ایسی ہے جس کی دلالت قطعی ہو اور افادہ یقینی و ثبوت بدیہی جیسے قرآن عظیم کی آیت یا متواتر حدیث جو یقین قطعی اور جزم روشن سے حکم کرتا ہو کہ تمامی نزول کے بعد کوئی واقعہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا بایں معنی کہ حضور نے اصلاً اسے جانا ہی نہیں نہ یہ کہ حضور نے جانا اور بتایا نہیں کہ حضور کے پاس ایسے علم بھی ہیں جن کے اخفا کا حکم فرمایا گیا یا علم تھا کسی وقت ذہن اقدس سے اتر گیا اس لئے کہ قلب مبارک کسی اہم واعظم میں مشغول تھا۔ ذہن سے اترنا علم کی نفی نہیں کرتا بلکہ پہلے علم ہونے کو چاہتا ہے جیسا کہ کسی سمجھ وال پر مخفی نہیں رہا۔ ہاں ہاں تو ایسی کوئی برہان لاؤ اگر سچے ہو اور اگر نہ لاسکو ہم کہے دیتے ہیں کہ نہ لاسکو گے تو جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو اور زمانہ کے اچنبوں سے ہے کہ گنگوہی مذکور نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت علم ملنا تو باب عقائد سے قرار دیا تاکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما کی حدیثیں رد کرے، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جب علم نبی صلی اللہ تعالیٰ

لہ یہ اشارہ ہے ایک نفیس حسین جلالت والے کلام کی طرف جسے ہم نے مفصل طور پر اللؤلؤ المکنون میں خوب تفسیر سے ذکر کیا اور یہاں مختصر کر دیا کہ عجلت کا رسالہ متحمل طوالت نہیں اور حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے ۱۲ منہ غفرلہ مکیہ

Marfat.com

فان الذهن لا ينفى العلم بل يقتضى سبق العلم كما لا يخفى على ذى
فهم الا فاتوا ببرهان كذا ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاعلموا ان الله لا يهدى كيد الخائنين ومن تعاجيب الدهر ان
الكنكوهى المذكور جعل حصول فضيلة العلم لرسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم من باب العقائد ليرد احاديث صحاح البخارى
ومسلم وغيرهما كما ذكر ولما اتى على سلب علمه صلى الله تعالى
عليه وسلم جعله من باب الفضائل المقبول فيه الضعف
حتى تمسك بتلك الرواية الساقطة التى صرحت الائمة
ان لا اصل لها اعنى رواية لا اعلم ما وراء هذا الجدار فيا
للمسلمين هل هذا الا لما فى قلبه من غيظ شديد على فضائل
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلا يرضى لثبوتها باحاديث
الصحيحين ويتشبث لردها بكل ساقط وباطل ومين اهكذا
يكون الاسلام كلا ورب هذا البيت وليكن على ذكر منكم ان
هذا الكتاب البراهين القاطعة المنسوبة الى خليل احمد الانبتهى
الذى شهد العام ج البيت الحرام وهو الأن موجود هنا
وقرظ عليه شيخه رشيد احمد الكنكوهى وصوب كل حرف حرف
منه قد رد عليه سادتنا علماء الحرمين المحترمين اكرمهم الله
تعالى ووفقهم لحماية حوزة الدين ونكاية الضلال
والمضلين نقل مولانا الشيخ الاجل محمد صالح ابن المرحوم
صديق كمال الحنفى مفتى الحنفيه اذ ذاك فى تقريظه على كتاب
تقديس الوكيل عن توهين الرشيد والخليل المؤلف فى الرد
على هذين والتنكيل ما نصه حكم صاحب البراهين مع المؤيدين

مطلب تكفير علماء مكة ... على تنقيص الاكبر هى تفضيل النبى صلى الله عليه

علیہ وسلم کی نفی پر تو اسے باب فضائل سے نکال دیا۔ جس میں ضعیف حدیثیں بھی
مقبول ہیں۔ یہاں تک کہ اس ساقط روایت سے سند لایا۔ جس کی نسبت اماموں
نے تصریح فرمائی کہ محض بے اصل ہے یعنی یہ روایت کہ مجھے اس دیوار پیچھے کا
بھی حال معلوم نہیں تو فرمایئے مسلمانوں اس کا سبب کچھ اور بھی ہے سوا
اس کے کہ اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل پر سخت
غیظ ہے تو ان کے ثبوت کے لئے صحیحین کی حدیثیں نہیں مانتا اور ان کے رد کے
لئے ہر ساقط و باطل اور جھوٹ کا دامن پکڑتا ہے کیا مسلمان ایسا ہی ہوتا ہے
ہرگز نہیں قسم اس گھر کے مالک کی اور یہ تمہیں یاد رہے کہ یہ کتاب براہین قاطعہ جو
خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب جو اس سال حج کعبہ کو آیا اور ابھی یہاں موجود ہے
اور اس پر اس کے استاد رشید احمد گنگوہی نے تقریظ لکھی اور اس کے ایک ایک حرف
کو صحیح بتایا۔ ہمارے سردار علماء حرمین شریفین اس کا رد فرما چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا
اعزاز کرے اور انھیں توفیق بخشے کہ احاطہ دین کی حمایت کریں اور گمراہی و گمراہان
کو زخم پہنچائیں تو حضرت مولانا اجل محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی نے کہ اس
وقت مفتی حنفیہ کے عہدہ پر تھے کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل
کی تقریظ میں جو انھیں دونوں کے رد میں تصنیف ہوئی فرمایا براہین قاطعہ
والا اور اس کے جتنے تائید و تقریظ کرنے والے ہیں بالیقین سب کا وہی حکم ہے
جو زندیقوں کا اور ہمارے سردار شیخ علماء مفتی شافعیہ مولانا اجل محمد سعید
بابصیل نے فرمایا براہین قاطعہ والا اور اس کے جتنے موید ہیں شیطانوں سے کمال
مشابہ ہیں اور گمراہ بددین ہیں اگر یقیناً کافر بھی ہوں اور اس وقت کے مفتی مالکیہ
جناب فاضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین نے براہین قاطعہ کے رد کرنے والے
کی مدح فرمائی اور اس کے مصنف کو فتنہ میں پڑا ہوا بتایا اور مفتی حنبلیہ مولانا

Marfat.com

والمقرظین حکم المنزندقین بیقین وقال سیّدنا شیخ علماء الحرم مفتی الشافعیہ مولانا الأجل محمد سعید بابصیل ما نصہ اما صاحب البراھین والمؤیدین لہ فھم اشبہ بالشیاطین واھل الزیغ والزندقۃ ان لم یکونوا کفارا بیقین اما مفتی المالکیۃ اذذاک الشیخ الفاضل محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین فندح راد البراھین وسمی صاحبھا بالمفتن وقال مفتی الحنابلۃ مولانا خلف بن ابراھیم ما اجاب بہ صاحب التعقبات علی صاحب البراھین والمؤیدین لہ فھو الحق لامحیص عنہ وقال مولانا الأجل عثمن بن عبد السلام الداغستانی مفتی الحنفیۃ بالمدینۃ المنورۃ ما نصہ اطلعت علی ھذا الرد المتین علی صاحب البراھین التی دلت علی سراب نقیحۃ برھنت علی سخافۃ عقل ملفق کلماتھا الفضیحۃ فلعمری انہ لحیق الغوص فی لج الضلال مستحق الخزی من ذی الملکوت والجلال اھ وقال السید الجلیل محمد علی ابن السید ظاھر الوتری الحنفی المدنی ما نصہ ما نقلہ الشیخ الراد عن صاحب البراھین وعن المؤیدین لہ الفسقۃ فانہ کفر صراح وزندقۃ اھ کیف لا وھذہ البراھین المنسوبۃ الی خلیل احمد المکتوبۃ بامر استاذہ الکنگوھی ونلتبینہ قد نسب فیھا ربنا تبارک وتعالیٰ الی امکان الکذب انظروا ۳ ونبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی نقصان علمہ من علم اللعین ابلیس انظروا ۴۷ وجعل مجلس میلادہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والقیام

Marfat.com

خلف بن ابراہیم نے فرمایا براہین قاطعہ والے اور اس کے مویدین پر اعتراضات کرنے والے نے جو جواب دیا وہ حق ہے جس سے عدول کی گنجائش نہیں اور مدینہ منورہ کے مفتی حنفیہ مولانا اجل عثمن بن عبدالسلام داغستانی نے فرمایا براہین قاطعہ والے پر جو یہ مضبوط رد ہے میں نے مطالعہ کیا وہ براہین جو جلیل شکوک میدان میں پانی کا دھوکا دکھا رہی ہے اور اپنی بھونڈی باتوں کے جوڑنے والے کی بدعقلی پر برہان قائم کرتی ہے تو مجھے اپنی جان کی قسم کہ وہ براہین والا گمراہی کے کنڈوں میں بہت گہرا پڑا ہوا ہے اللہ مالک ملکوت صاحب جلال کی طرف سے رسوائی کا مستحق ہے انتہیٰ سید جلیل محمد علی ابن سید ظاہر وتری حنفی مدنی نے فرمایا حضرت رد کنندہ نے براہین قاطعہ والے اور اس کے دوستوں مویدوں سے جو کچھ نقل فرمایا وہ کھلا کفر اور بے دینی ہے انتہی اور کیونکر نہ ہو حالانکہ اس براہین میں کہ خلیل احمد کی طرف منسوب ہے اور اس کے استاد گنگوہی کے کہنے اور ماننے سے لکھی گئی۔ اس میں ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کو اس کے کذب کی طرف نسبت کیا ہے۔ دیکھو اس کا صفحہ ۳ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ نسبت کیا کہ ان کا علم ابلیس لعین کے علم سے کم ہے دیکھو اس کا ص۴۷ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میلاد اور ذکر ولادت کے وقت قیام کو اس کا نظیر و مانند بتایا جو ہند کے مشرک اپنے معبود کنھیا کے لئے کرتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش کا دن آتا ہے ایک عورت کو ایسا بنا کر لاتے ہیں گویا وہ پورے دنوں پیٹ سے ہے پھر وہ اس حالت کی نقل کرتی ہے جو صورت کہ جننے کے وقت ہوتی ہے تو خوب کراہتی ہے اور وقتاً فوقتاً کروٹیں بدلتی ہے۔ پھر اس کے نیچے سے ایک بچہ کی مورت نکالتے ہیں اور ناچتے، کودتے، تالیاں پیٹتے باجے بجاتے ہیں اور اس کے سوا

Marfat.com

عند ذکر ولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مماثلا و نظیرا لما تفعل مشرکوا الھند لألھھم الباطل المسمی کنھیا انہ اذا جاء یوم ولادتہ یاتون بامرأۃ کانھا امہ ثم ھی تحاکی حالۃ المرأۃ عند الوضع تتأن اینا؛ وتلتوی حینا فحینا؛ ثم یستخرجون من تحتھا صورۃ ولد ویرقصون ویلعبون؛ ویصفقون ویزمرون؛ الی غیر ذلک من ملاعبھم الخبیثۃ فشبہ مجلس میلاد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھذا قال بل ھؤلاء ازید من اولئک المشرکین لأنھم انما یفعلون فی تاریخ معین وھؤلاء لا قید عندھم اذا شاؤا صنعوا ھذہ الخرافات انظروا ص۱۴۸ ولما احتج اھل السنۃ علیہ بعلماء الحرمین الکریمین انھم یعقدون مجلس المیلاد الکریم؛ وکتبوا مرارا فتاوی کثیرۃ فی استحباب ھذا العمل الفخیم؛ جعل یھجوھم وینقصھم فی الایمان والامانۃ؛ ویفضل علیھم وھابیۃ بلدتہ دیوبند فی الدین والدیانۃ؛ فقال فی ص۱۸۰ و ۱۸۱ ترجمہ حال علماء دیوبند منحصران لباسھم وھیأتھم مطابق للشرع یصلون بالجماعات علی الوجہ الحسن ولا یقصرون فی الأمر بالمعروف مھما قدروا ولا یراعون فی کتابۃ الفتاوی غنیا ولا فقیرا یجیبون بالحق وان نبھوا علی خطا قبلوا بشرط الصحۃ ھذہ الاوصاف کلھا واضحۃ فیھم من شاء فلیختبرھم وھذا امارۃ قبولھم عند اللہ تعالیٰ اما علماء مکۃ المعظمۃ فمن نظرھم مع عقل وعلم فقد قتلھم خبرا ومن لم یذھب الیھا فھو ببیان الثقات یعلم کمن یری ان اکثر علماء مکۃ لا کلھم لا ان نھم متقین ایضا لباسھم خلاف

ان کے گندے کھیل تو اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسِ میلاد کو اس سوانگ سے تشبیہ دی کہا بلکہ یہ مجلسِ میلاد کرنے والے ان مشرکوں سے بڑھ کر ہیں کہ وہ تو ایک تاریخ معین پر کرتے ہیں اور ان لوگوں کے نزدیک یہ کوئی قید نہیں۔ جب چاہتے ہیں یہ خرافات کرتے ہیں دیکھو اس کا ص ۱۴۸ اور جب کہ اہلِ سنت نے اس کے سامنے علمارِ حرمین شریفین سے استفتا کیا کہ وہ مجلسِ میلاد مبارک کرتے ہیں اور انھوں نے بارہا اس عظمت والے کام کے استحباب میں بکثرت فتاوے لکھے تو اس نے ان کی ہجو اور ایمان و امانت میں ان کی تنقیص شروع کر دی اور اپنے شہر دیوبند کے وہابیہ کو دین و دیانت میں ان سے افضل بتانے لگا تو ص ۱۷-۱۸ پر کہا۔ علمارِ دیوبند کا حال جو کچھ ہے وہ سب روشن ہے اور کچھ دور نہیں جس مسلمان منصف کا دل چاہے بچشم خود دیکھ لے طاہر لباس و ہیئت موافق شرع کے رکھتے ہیں اور نماز کو بجماعت بخوبی ادا کرتے ہیں امر بالمعروف میں بشرط قدرت کوتاہی نہیں کرتے اور تحریر فتوی میں رعایت غنی فقیر کی نہیں حق جواب دیتے ہیں اور جو ان کو کوئی متنبہ کسی خطا پر کر دیوے تو بشرطِ صحت کے قبول سے دریغ نہیں۔ بسر و چشم معترف ہوتے ہیں یہ سب اوصاف واضح ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لیوے امتحان کر لیوے اور یہی قبولیت عند اللہ تعالیٰ کا نشان ہے اور علمارِ مکہ معظمہ کا حال جس نے عقل و علم کے ساتھ دیکھا وہ خوب جانتا ہے۔ جو نہیں گیا وہ ثقات کے بیان سے مثل مشاہدہ کے جانتا ہے اور اکثر وہاں کے علما رنہ کر سب کیونکہ وہاں متقی بھی ہیں اس حالت میں ہیں کہ لباس ان کا خلاف شرع اسبال آستین زیر دامن کا چغہ و قمیض میں کرتے ہیں۔ ریش اکثروں کی قبضہ سے کم نماز میں بے احتیاطی امر بالمعروف کا باوصف قدرت کے نام و نشان نہیں اکثر انگوٹھی چھلے غیر مشروع ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں

Marfat.com

الشرع يسبلون الاكمام والأذيال ولحية اكثرهم اقل من قبضة ولا يجتاطون في الصلاة وليس عندهم مع قدرتهم الامر بالمعروف اصيد ولا ترى اكثرهم الخواتيم والفتحات المحرمة نطع الصفوف شائع فيهم سلم لهم شيئا من الفلوس يكتبوا لك الفتوى بما تهوى وان اطلعهم احد على عصيانهم ذهبوا لضربه وهذا شيخ علماء مكة يريد مولانا السيد احمد زيني دحلان قدس سره العزيز لا يخفى على احد ما عامل مع شيخ هندنا المولوى رحمت الله وكتب ايمان ابي طالب على خلاف صحاح الاحاديث باخذ دراهم رشوة من رافضي ببغداد وعلى هذا الى اين اكتب فان فيه طولا وبالحقيقي جاء ايضا ان اكتب هجو علماء الحرمين لكن كتبت ضرورة قال ومفاسدهم هذه توجب لهم البعد والخسران زيد واشرالى ان قال صد٢. انى سألت عالما اعمى يقص في مسجد مكة بعد العصر عن مجلس الميلاد فقال بدعة وحرام فارتضى ذلك القاص الاعمى لاجل تحريمه مجلس الذكر الشريف فاستحب العمى على الهدى: نسأل الله الحفظ عن الردى: وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ابدا: آمين

النظر السادس

عسى ان يقول بعض من لا معرفة له بمعاني النصوص وموارد العموم والخصوص انكم اذا اثبتم لنبيكم صلى الله تعالى

Marfat.com

قطع صفوف شائع ہے فتوی نویسی میں کچھ دے کر جو چاہو لکھوالو۔

اگر ان کے عصیان سے کوئی مطلع کردیوے تو مارنے کو موجود ہو جاویں اور خود شیخ العلماء مولانا سید احمد زینی دحلان قدس سرہ نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمت اللہ کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں در بعد دتی رافضی سے کچھ روپیہ لے کر ابوطالب کو مومن لکھ دیا، خلاف روایات صحاح احادیث کے اور علی ہذا کہاں تک لکھوں کہ طول ہے اور شرم بھی آتی ہے کہ ہجو علماء حرمین کی لکھوں مگر بناچاری لکھنا پڑا۔ کہا اور مفاسد وہاں کے علماء کے زیادہ تر موجب بُعد وخسران کے ہیں وہاں کی معصیت اشد ہے یہاں تک کہ صٹ پر کہا! اس بندۂ عاجز نے ایک نابینا سے جو مسجد مکہ میں بعد نماز عصر وعظ کہتے ہیں حال مجلس مولود کا پوچھا تو انھوں نے فرمایا بدعت حرام تو اندھے واعظ کو پسند کیا اس لئے کہ اس نے مجلس ذکر میلاد کو حرام بتایا تو ہدایت پر اندھے پن کو پسند کیا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ہلاکت سے بچائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے آل اصحاب پر ہمیشہ درود بھیجے۔ آمین!

نظر ششم بیان میں پانچ کی کہیں جا نا ان کو غیر اللہ

نظر ششم

عجب نہیں بعض وہ شخص جسے نصوص کے معانی اور عموم وخصوص کے مواقع کی پہچان نہیں یوں کہنے لگے کہ جب تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم ثابت کیا تو اس میں وہ پانچ چیزیں بھی داخل ہو گئیں جنھیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا پھر ان کا خدا سے مخصوص ہونا کدھر گیا! اقول اے شخص تو کتنی جلد بھول گیا، کیا ہم نے تجھے الفا نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ خاص ہے کہ اپنی ذات سے علم ہو اور جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہو رہا مطلق علم عطائی خود اللہ عزوجل ثابت کرنے اور ارشاد

Marfat.com

عليه وسلم علم جميع ماكان وما يكون من اول يوم الى
اٰخر الاَيام فقد دخلت فيه خمس لا يعلمهن الا الله فاين
ذهب اختصاصها بالله تعالى اقول يا هذا ما اسرع مانسيت
اما القينا عليك ان الاختصاص بربنا تبارك وتعالىٰ انما هو
بمعنى الاستقلال ؛ والاحاطة بجميع علوم ذى الجلال ؛ اما
مطلق العلم العطائى فثابت لعباده ؛ باثباته تعالىٰ وارشاده ؛
اما علمت ان علم ماكان وما يكون لم نثبته لهذا النبى الكريم
عليه وعلىٰ اٰله افضل الصلاة والتسليم ؛ من عند انفسنا بل الله
اثبت والقران اثبت بعدهم والصحابة اثبتوا والائمة
اثبتوا كما تلونا ؛ وروينا ؛ ونقلنا وحكينا ؛ فانى تصرفون
مالكم كيف تحكمون ؛ اتردون ايات الله بعضها ببعض وانتم
تتلون الكتاب افلا تعقلون ؛ اما وعيتم ما اسمعنا كم ان الله
تعالى نفى نفيا لا مرد له ؛ واثبت اثباتا لا محيد عنه ؛ وجب الجمع
وتدخلى بوجوه السمع ؛ فكأنكم تصغون ولا تسمعون ؛ و
تنظرون ولا تبصرون ؛ فان قلت قد عد الله تعالىٰ هٰذه الخمس
وخصها بالذكر فلا بد لها من مزية على غيرها فى الاختصاص
بالله تعالى فالاعلام يجرى فيما وراءها لا فيها والا لبطلت خصوصية
اختصاصها لكونها اذن كسائر الغيوب فى الانكشاف
بالاعلام قلت اولا مهلا اياك والعجل ؛ فان العجل ياتى
بالزلل ؛ ان بغيت المحاورة ؛ على سنن المناظرة ؛ فمن اين
لك دعا الخصوصية فى الاختصاص فان الاٰية هكذا ان الله

Marfat.com

فرمانے سے اس کے بندوں کے لئے ثابت ہے کیا تو نے نہ جانا کہ ما کان
وما یکون کا علم اس نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلاۃ والتسلیم کے لئے ہم نے
اپنی طرف سے ثابت نہ کیا بلکہ اللہ نے ثابت کیا اور قرآن نے ثابت کیا اور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثابت کیا اور صحابہ نے ثابت کیا اور ان کے
بعد کے ائمہ نے ثابت کیا جیسا کہ قرآن مجید کی آیتیں اور حدیثیں اور صحابہ
کے اقوال اور علماء کی عبارتیں ذکر کر آئے تو کہاں پھرے جاتے ہو اور
تمھیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔ کیا اللہ کی آیتوں میں بعض سے بعض کو
رد کرتے ہو حالانکہ تم قرآن پڑھتے ہو کیا تمھیں عقل نہیں کیا تمھارے
کان تک نہ پہنچا وہ جو ہم نے تمھیں سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نفی کی جو ٹل نہیں
سکتی اور اس طرح ثابت فرمادیا جس سے عدولی ممکن نہیں تو دونوں میں تطبیق
دینا واجب ہوا اور وجوہ تطبیق سے کانوں کو زیور پہنا چکے تو گویا تم کان لگاتے ہو
اور سنتے نہیں اور آنکھ اٹھاتے ہو اور دیکھتے نہیں اب اگر تو کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان
پانچ چیزوں کو گنا اور خاص ان کا ذکر کیا تو ضرور ہے کہ ان کو اپنے غیر یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ
خاص ہونے میں کوئی زیادتی ہو تو اللہ کا بتانا اور غیبوں میں جاری ہوتا ہے نہ ان میں ورنہ
ان کے خاص ہونے کی خصوصیت باطل ہو جائے گی کہ اب یہ بھی مثل اور غیبوں کے ہو گئے کہ تب
سے معلوم ہو جاتی ہیں **اقول** اولاً ٹھہر جلدی سے بچ کہ جلدی لغزش لاتی ہے تو روشن مناظرہ پر گفتگو چاہیے

لہ جس نے نہ سمجھا میر اکہنا بطریقہ مناظرہ وہ جو چاہے غور کرے کہ وہ اس کا کلام ہے جو خوشتہ تک
نہ پہنچا پھر بڑی جرأت ہے اس کا یہ بیہودہ دعویٰ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ سے حصر سمجھا ہے اور نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمھیں اسکی کب خبر دی اور یہ حکم لگا دینا حضور پر بڑا تحکم اور عظیم خطا ہے بلکہ حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفاتیح الغیب کو انھیں پانچ سے تفسیر فرمایا اور اس آیہ کریمہ نے کلمہ
"لا یعلمہا الا ہو" سے اسکی تصریح کر دی تو یہیں سے حصر گیا تو پھر عجب یہ کہ اس نے کہا کہ یہ دوسری آیہ
کریمہ ہی حصر پر دلالت کرتی ہے حدیث "لا یعلمہن الا اللہ" کے ملانے کے ساتھ تو اللہ کے لئے پاکی ہے
اس شخص سے کہ اکتفا نہ کرے قول الٰہی لا یعلمہا الا ہو پر جب تک نہ ملائے اس کے ساتھ قول نبی کریم

Marfat.com

عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما فى الارحام وما
تدرى نفس ماذا تكسب غدا وما تدرى نفس بأى ارض
تموت ان الله عليم خبير فانى دلالتها على اختصاص الخمس
جميعا فضلا عن خصوصية الاختصاص الا ترى ان فى بعضها
ليس بشئ مما يدل على الحصر والقصر كقوله تعالىٰ ينزل الغيث
وقوله تعالىٰ يعلم ما فى الارحام ولا نسلم ان مجرد الذكر فى
مقام الحمد يوجب الأختصاص مطلقا فقد مدح الله سبحانه
وتعالىٰ نفسه بالسمع والبصر والعلم ووصف بها عباده ايضا
جعل لكم السمع والأبصار والأفئدة ومن ذلك قول موسىٰ
على نبينا الكريم وعليه الصلوٰة والسلام لا يضل ربى
والانبياء ايضا منزهون عن الضلال يا قوم ليس بى ضلالة
وقال تعالىٰ ان الله لا يظلم مثقال ذرة والانبياء ايضا مبرؤن
عن الظلم قال لا ينال عهدى الظلمين ثانيا سلمنا الدلالة

سه من لم يتامل تولى على سنن المناظرة فليدن بما شاء فانه كلام
من لم يصل الى العنقود ثم من الجرأة ادعاء ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
فهم الحصر من هذه الاٰية ومتى اخبرك النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بهذا
فالحكم به عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تحكم جسيم وخطاء عظيم بل هو صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم فسر مفاتيح الغيب بهذه الخمس وقد صرحت تلك الكريمة
بقوله عزوجل لا يعلمها الا هو فمن هنا اتى الحصر ثم من العجب زعم ان هذه
الكريمة الاخرى انما تدل على الحصر مع ضميمة حديث لا يعلمهن الا الله فسبحن الله
ممن لا يكتفى بقوله تعالىٰ لا يعلمها الا هو ما لم يضم اليه قوله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم لا يعلمهن الا الله ثم من الفرية على انى ادعيت عدم دلالة
الكريمة الاخرى على الحصر وهذه رسالتى بين عينيك لا ذكر فيها ههنا لهذه الكريمة
انما تكلمت على دلالة الكريمة الاولى وذلك ايضا على سنن المناظرة كما ترى

Marfat.com

تو یہ دعویٰ تو نے کہاں سے نکال لیا کہ خاص ہونے میں ان کی کوئی خصوصیت ہے آیت تو اس طرح ہے بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ ہے جاننے والا بتانے والا تو اس آیت میں اس کا بیان کہاں ہے کہ یہ پانچوں سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ خاص ہونے میں اور زیادہ خصوصیت کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان پانچ سے بعض میں تو کوئی چیز ایسی ہے ہی نہیں جو حصر و تخصیص پر دلالت کرے جیسے یہ ارشاد کہ پانی اتارتا ہے اور یہ ارشاد کہ پیٹ کی چیزیں جانتا ہے اور ہم نہیں مانتے کہ صرف مقام حمد میں ذکر کرنا مطلقاً اختصاص کا موجب ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سمع و بصر علم سے اپنی ذات کی مدح فرمائی اور ان سے اپنے بندوں کا بھی وصف کیا کہ فرماتا ہے اس نے تمھارے لئے بنائے کان اور آنکھیں اور دل اور اسی باب سے ہے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ میرا رب بھٹکتا نہیں اور انبیا بھی بھٹکنے سے پاک ہیں اے قوم مجھ میں کچھ گمراہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی ظلم سے منزہ ہیں اللہ نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ثانیا ہم نے اختصاص مانا مگر پانچ کو ان میں کیسی خصوصیت کیا ہے کہ اللہ کے بتانے کو بھی ان کی طرف راہ نہ رہے کہ یہ اگر ہو تو مفہوم اللقب سے استدلال کے قبیل سے ہوگا (یعنی بعض اشیاء کا نام لے کر جو حکم بیان کیا جائے وہ اس پر دلالت کرے کہ وہ حکم ان کے غیر میں نہیں) اور وہ باطل ہے اصول میں اس کے بطلان پر دلائل قائم ہو چکے اس لئے کہ آیت میں تو پانچ کا لفظ بھی نہیں جسے مفہوم ادب کی طرف پھیر دو (یعنی کچھ گنتی گنا کر جو حکم بیان کیا جائے وہ دلالت کرے کہ اس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلمہن الا ہو کو پھر مجھ پر بہتان ہے کہ میں نے دعویٰ کیا دوسری آیہ کریمہ کے عدم دلالت کا خدف پر حالانکہ یہ میرا رسالہ تمھاری آنکھوں کے سامنے ہے اس آیۂ کریمہ کا یہاں اس میں کوئی ذکر نہیں صرف پہلی آیت پر میں نے کلام کیا ہے اور وہ بھی مناظرانہ رنگ پر جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

على الاختصاص فاى خصوصية للخمس فيه بحيث لا يبقى للاعلام الالهى اليها سبيل؛ فانه ان كان استدلالا بنحو مفهوم اللقب وهو باطل مبرهن على بطلانه فى الاصول؛ فان الآية ليس فيه لفظ الخمس ايضا حتى يرجع الى مفهوم العدد والحديث وان ذكر فيه هذا اللفظ فمع قطع النظر عما قدمنا ان خبر الآحاد؛ يصلح للاعتماد؛ فى باب الاعتقاد؛ لا نسلم ان العدد فى امثال المقام ينفى ما زاد؛ اما سمعت قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى مع انه صلى الله تعالى عليه وسلم خص بعطايا كثيرة لا تعد ولا تحصى والحديث جاء من وجه آخر بلفظ فضلت على الانبياء بست فالخمس تنفى الست فيتناقضان ثم هما فى سرد الخصال متخالفان فعد فى كل منهما

له ثم رأيت فى ارشاد السارى شرح صحيح البخارى من تفسير سورة الرعد ما نصه ذكر خمسا وان كان الغيب لا يتناهى لان العدد لا ينفى الزيادة او لانهم كانوا يعتقدون معرفتها اھ ونحوه فى الانعام كانوا يدعون علمها وفى عمدة القارى من الايمان قيل ما وجه الانحصار فى هذه الخمس مع ان الامور التى لا يعلمها الا الله كثيرة واجيب بانه اما لانهم كانوا سألوا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم عن هذه الخمس فنزلت الآية جوابا لهم واما لانها عائدة الى هذه الخمس اھ اقول لا معنى لعود ما وراءها اليها فان كنه ذاته وصفاته تعالى لا يعلمه الا هو ولا يرجع الى شئ من الخمس وكانه الى هذا يشير بقوله فانهم وكذلك فى قول القسطلانى كانوا يعتقدون معرفتها ويدعون علمها نظر ظاهر بالنظر الى الساعة فانهم لم يكونوا يؤمنون بها فضلا عن ادعاء معرفتها والجواب الثانى ما القاه [illegible] خالى على عمدة ضعيف كما سياتى اھ منه مد ظله

سے زائد کے لئے یہ حکم نہیں) اور حدیث میں اگر پانچ کا لفظ آیا ہے تو اس سے قطع نظر کرکے جو پر ہم بیان کر آئے کہ حدیث آحاد دربارۂ اعتقاد نا مفید اعتماد ہم نہیں مانتے کہ ایسی جگہ عدد زیادہ کی نفی کرتا ہو کیا تو نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد نہ سنا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوتیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنے کثیر عطاؤں سے خاص کئے گئے ہیں جن کی گنتی اور شمار نہ ہو سکے اور حدیث دوسری طریق سے یوں آئی کہ میں انبیا پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا تو پانچ چھ کی نفی کرے گا تو دونوں حدیثوں میں تناقض ہو جائے گا پھر ان فضائل کے شمار کرنے میں وہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں تو ہر ایک میں وہ بات گنی گئی ہے جو دوسری میں نہ شمار ہوئی تو اگر یہ مانیں کہ عدد سے حصر سمجھا جاتا ہے تو صحیح حدیثیں کہ ائمہ کے نزدیک سب مقبول ہیں متعدد جگہ ایک دوسرے کی نفی کریں گی اور بندہ ضعیف نے جتنی حدیثیں اس روش پر چلیں ان کو اپنے رسالہ البحث الفاحص

لے پھر میں نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کی تفسیر سورۂ رعد میں دیکھا جس کی عبارت یہ ہے پانچ کو ذکر فرمایا اگرچہ غیب غیر متناہی ہے یہ اس لئے عدد نفی زیادت نہیں کرتا

یا اس لئے کہ کفار ان کے جاننے کا اعتقاد کرتے تھے اور ان کے الفاظ سورۂ انعام میں یہ ہیں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ان کے علم کا اور عمدۃ القاری باب الایمان میں ہے کہا گیا ان پانچ میں انحصار کی وجہ کیا ہے باآنکہ وہ امور جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بہت ہیں جواب دیا گیا یا اس لئے کہ کفار رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان پانچ کے متعلق سوال کرتے تھے تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یا اس لئے کہ یقیناً وہ تمام امور انھیں پانچ کی طرف راجع ہیں تو سوچو اس میں کہتا ہوں ان پانچ کے ماسوا سب انکی طرف عود کرنا اسے کوئی معنی نہیں کیونکہ کنہ ذات وصفات حق تعالیٰ کو نہیں جانتا مگر وہی وہ ان پانچ میں سے کسی کی طرف رجوع نہیں کرتی اور گویا کہ انھوں نے اسی کی طرف اشارہ کیا اپنے قول فافہم سے تو سوچو یوں ہی علامہ قسطلانی کے قول میں کہ کفار ان پانچ کی معرفت کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان کا کہنا کہ ان کے جاننے کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے کھلی نظر ہے قیامت کی طرف نظر کرتے ہوئے کیونکہ درحقیقت انھیں اس پر ایمان نہ تھا کیونکہ وہ قطعاً اس پر ایمان ہی نہ رکھتے تھے چہ جائیکہ اس کی معرفت کا ادعا۔ جواب ثانی وہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے اس ضعیف بندہ کو القا فرمایا جو عنقریب آتا ہے ۱ھ منہ مدینہ

Marfat.com

مالم يجد فی الأخر فعلى تقدير افادة العدد الحصر يلزم تنافی
الاحاديث الصحيحة المقبولة كلها عند الائمة بوجوه شتی
والعبد الضعيف قد جمع الاحاديث الماشية على هذا النسق
فی رسالة سميتها البحث الفاحص عن طرق احاديث الخصائص
فوجدها عادة من اثنين الى عشر وكل بذكر ما ليس فی صاحبه
وقد نافت الخصائص المذكورة فيها على ثلثين فأين
الخمس واين الست ومن تتبع باب ثلث وباب اربع وباب
خمس ونظائرها من الجامع الصغير ومن ذيله ومن جمع الجوامع
أيقن ان العدد لا يقضی بالحصر فی شئ من امثال هذا المقام و
لعلك تقول هذا كله واضح ولكن لابد لتخصيصهن بالذكر
من نكتة **اقول** وبالله التوفيق نعم نكتة واية نكتة رفيعة
جليلة بديعة جميلة: ومن لطفها انها تقضی على الوهابية بعكس
ما فهمته افهامهم الذليلة: فاسمع لما الهم الله سبحانه
وتعالى اعلم[1] ان فی الغيوب كثرة عظيمة سوى هذه الخمس

---

[1] قوله اعلم الخ هذا من الاسرار الربانية والحكم الالهية والفيوضات الرحمانية والاختصامات الوهبية ان رزق الله مؤلف هذا الكتاب الجليل حكمة ذكر الخمس من دون ما فوقها من الغيبات واطلعه الله تعالى على ما تختص من نكت الجليلات ولله در ابن مالك اذ يقول فی طالعة تسهيلة واذ كانت العلوم عطايا الهية ومنحا ربانية فغير غرابة ان يدخر للمتاخرين ما صعب فهمه على كثير من المتقدمين اعاذنا الله من حسد يسد باب الانصاف ويصد عن جميل الاوصاف الى آخره — [illegible] ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وقوله جل شانه وعز سلطانه

مطلب: نكتة تخصيص ذكر الخمس

عن طرق احادیث الخصائص میں جمع کیا تو انھیں پایا کہ دو سے دس تک گنتی ہے اور ہر ایک میں وہ بات مذکور ہے جو دوسری میں نہیں اور خصائص جو ان میں مذکور ہوئے تیس سے بھی بڑھ گئے تو کہاں پانچ اور کہاں چھ اور جو شخص جامع صغیر اور اس کے ذیل اور جمع الجوامع سے ثلث اور ربع اور خمس کے باب تفتیش کرے وہ یقین کرے گا کہ ایسی جگہ عدد کہیں حصر کا حکم نہیں کرتی اور شاید تو کہے کہ یہ سب تو ظاہر بات ہے مگر آخر خاص ان پانچ کے ذکر فرمانے میں کوئی نکتہ تو ہونا چاہیئے اقول وباللہ التوفیق ہاں نکتہ ہے اور کیسا نکتہ بلند و بالا جلالت لو طرز خوش نما اور اس میں ایک لطف یہ ہے کہ دہابیہ جو اپنی ذلیل فہموں سے سمجھے یہ ان پر اس کے عکس کا حکم لگاتا ہے تو کان لگا کر سن وہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے القا فرمایا جانئے کہ ان پانچ کے سوا غیب اور بہت کثرت سے ہیں یہاں تک کہ ان پانچ کے جملہ افراد سب مل کر بھی اور غیبوں کے ہزارویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے تو اللہ تعالیٰ غیب کا غیب ہے اور وہ ہر چیز پر شاہد ہے اور اس کی ہر صفت غیب ہے اور برزخ غیب ہے اور بہشت غیب ہے اور دوزخ غیب ہے اور حساب غیب ہے اور نامۂ اعمال غیب ہے اور قیامت کے میدان میں

لے تو اعلم الخ یہ ربانی راز اور الٰہی حکمت اور ربانی فیوض اور وہبی خصوصیت کہ اللہ تعالیٰ نے نصیب کی اس جلالت والی کتاب کے مؤلف کو حکمت ذکر خمس کے ماسوا اس کے کہ اس سے بڑھ چڑھ کر ہیں غیوب سے اور مطلع فرمایا خاص خاص جلالت والے نکتوں پر اور اللہ کے لئے ہے خوبی ابن مالک کو کہ وہ کہتے ہیں اپنی طالعہ تسہیل میں اور جب کہ علوم الٰہی بخشش اور ربانی عطیہ ہیں تو کچھ نئی بات نہیں یہ کہ اللہ اٹھا رکھے متاخر کے لئے وہ کہ جس کا سمجھنا بہت سے متقدمین کے لئے دشوار ہوا اھ اور ان تحقیقوں پر واقف ہونے والے کو یہ آیت تلاوت کرنا چاہئے: " وہ کشود کہ اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت سے فرمائے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں - نیز یہ آیت

Marfat.com

حتی ان مجموع افراد الخمس بجذافیرها لا تبلغ جزء من عشر عشیر معشار ما سواها فالله تعالیٰ غیب الغیب وهو علیٰ کل شیٔ شهید وکل صفة من صفاته غیب والبرزخ غیب والجنة غیب والنار غیب والکتاب غیب والحشر غیب والنشر غیب والملائکة غیب وجنود ربك سواهم غیب الیٰ غیوب لا یمکن لنا احصاء اجناسها فضلا عن افرادها ومعلوم ان کلها اوجلها اشد غیبة من اکثر الخمس وما ذکر الله تعالیٰ فی هذه الاٰیة منها شیأ وانما اتی بهذه فلم یحصها لزیادة تغلغلها فی الکمون والبطون بل ان الزمان کان زمان الکهان وکان الکفرة یدعون علوم الغیب بالرمل وبالتنجیم وبالقیافة وبالعیافة وبالزجر وبالطیر وبالأزلام؛ وبغیر ذلك من هوساتهم المغشاة بالظلام؛ وما کانوا یبحثون عما ذکرنا من علم الذات والصفات والمعاد والاملاك؛ ولا لأدراکها طریق اصلا فی تلك الفنون الداعیة الی الهلاك؛ وانما کانوا یقولون عن الأمطار متی تکون این تکون؛ وعن الاجنة هل هی بنات ام بنون؛ وعن المکاسب والمتاجر؛ والرابح فیها والخاسر؛ وعن قفول المسافر الی بیته؛ اومرته

ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم

اه کتبه الفقیر حمدان الجزائری- مد نبیه حمد انبیه

هذا ثانی الحواشی التی تفضل بها علی کتابی سعادة علامة المغرب مولینا حمدان حمد تعاله الحنان اٰمین والحمد لله رب العلمین اه منه حفظه ربه تعالیٰ

جمع کیا جانا غیب ہے قبروں سے اٹھانا غیب ہے اور فرشتے غیب ہیں اور ان کے سوا تیرے رب کے لشکر غیب ہیں اور ان کے سوا اور غیب ہیں کہ جن کی جنسیں تک ہم نہیں گنا سکتے نہ کہ فردیں اور معلوم ہیں کہ یہ سب کے سب یا ان میں اکثر غیب ہونے میں ان پانچ سے بڑھ کر ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں ان میں سے کچھ ذکر نہیں فرمایا صرف یہی پانچ ذکر فرمائے تو انھیں اس ملئے نہ گنایا کہ یہ غیبت وخفا کے اندر زیادہ داخل ہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ زمانہ کاہنوں کا تھا اور کافر علم غیب کا ادعا رکھتے تھے رمل سے، نجوم سے، قیافہ سے، عیافہ سے، زجر طیر سے اور بالسنوں سے اور ان کے سوا اپنی اوہوں سے جو اندھیریوں سے ڈھانپی ہوئی تھیں اور وہ ان چیزوں سے جو ہم نے ذکر کیں مثلاً ذات وصفات الٰہی اور آخرت اور فرشتے کچھ بحث نہ رکھتے تھے اور نہ ان چیزوں کے جاننے کی ان بربادی کی طرف بلانے والے فنون میں کوئی راہ تھی وہ تو یہی بات بکا کرتے تھے کہ مینہ کب ہوگا کہاں ہوگا اور پیٹ کا بچہ لڑکی ہے یا لڑکا اور کسب اور تجارتوں کے حال اور یہ کہ ان میں کسے فائدہ ہوگا اور کسے نقصان اور یہ کہ مسافر اپنے گھر پلٹے گا یا وہیں پردیس میں مرجائے گا تو یہ چار چیزیں خاص ذکر کی گئیں بایں معنی کہ یہ چیزیں جن کا علم کا تم اپنے باطل فنون سے ادعا کرتے ہو ان کا علم تو اسی بادشاہ جلیل کے پاس ہے بے اس کے بتائے اس کی طرف کوئی راہ نہیں اور ان چار کے ساتھ علم قیامت کو بھی شامل فرمالیا کہ یہ بھی انھیں باتوں کے جنس سے تھی جن سے بحث کرتے تھے یعنی موت

یہ ہے اللہ کا فضل عطا فرماتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اھ

اسے تحریر کیا فقیر حمدان جزائری نے مدینہ حمدانیہ

یہ دوسرا وہ حاشیہ ہے جس سے میری کتاب پر کرم فرمایا علامہ مغرب مولانا حمدان نے کی فضیلت ہند حمدان کے کاموں کو سراہے الٰہی ایسا ہی کر اور ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لیے ہیں

اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ

ثم فی غربته ؛ فخصت هذه الاربع بالذکر بمعنی ان التی تدعون علمها بفنونکم الا باطیل ؛ فان علمها عند الملک الجلیل ؛ لیس الیها من دون اعلامه تعالیٰ سبیل ؛ وضم الیها علم الساعة لانها من جنس ما یبحثون عنها وهو الموت فهم کانوا یخبرون عن موت احاد من الناس وا قساعة موت کل من فی الارض وقد علم من عرف النجوم ان الکواکب علی زعم ذلک الفن اشد دلالة علی الحوادث العامة من الخاصة وفی خراب دار وهلاک رجل لیست عندهم ضوابط تقطع بها بزعمهم ایضا فان انظار الکواکب واتصالاتها واوضاعها ودلالاتها ربما تتعارض فی الامور الجزئیة بل قلما یوجد بیت من بیوت زائجة ولادة او تحویل عام فی عمر احد والکواکب الذی فیه وهو ناظر الیه خالیا عن تعارض القوة والضعف فان کان له وجه الی الشر فوجه اخر الی الخیر وهم انما یخمنون ویرجحون ؛ وبما یقع عندهم الغلبة یحکمون ؛

لہ وقد حکمت المحاسبات ان لو بقیت الدنیا لیقعن القرآن الاعظم بین العلویین بعد خمسمائة وثمان واربعین سنة من تاریخنا هذا الثالث والعشرین من ذی القعدة سنة الف وثمانمائة واحدی وسبعین من الهجرة تریب نصف اللیل فی الدرجة الثالثة من الحمل کل ذلک بالوسطی فلئن بقیت الدنیا لم یبعد ان تقوم الساعة فی المحرم الذی یلیه او الذی قبله من عامه لان حکم القران یبتدئ فی هذین اذا بقی الفصل بینهما حج وینتهی اذا صار بعد القران طجہ والله تعالیٰ اعلم اه منه حفظه ربه تعالیٰ صد نبیه ثم عن لی احتمال ان یکون راس تلک المائة زمن ظهور سیدنا الامام الموعود رضی الله تعالیٰ عنه وترجح ذلک عندی بما رائت للسان الحقائق سید المکاشفین سیدنا الامام الاجل الشیخ الاکبر رضی الله تعالیٰ

Marfat.com

تو اکا دکا آدمیوں کی موت سے بحث کرتے تھے اور قیامت تمام اہلِ زمین کی موت ہے اور بے شک جو فن نجوم جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ اس فن کے زعم پر ستاروں کی دلالت عام حادثوں کی بہ نسبت خاص کے بہت زائد ہے اور کسی ایک گھر کی خرابی یا ایک شخص کے موت کے لیے ان کے پاس کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر وہ اپنے زعم میں بھی یقین کر سکیں اس واسطے کہ ستاروں کی نظریں اور جوگ اور باہمی نسبتیں اور دلالتیں جزئی باتوں میں اکثر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہیں بلکہ کسی کے زائچہ پیدائش یا عمر کے زائچہ سال میں کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جو ستارہ کسی گھر میں ہو یا اس کی طرف دیکھ رہا ہو وہ قوت و ضعف کی باہم مزاحمت سے خالی ہو تو اگر ایک طرف سے بدی پر دلالت کرتا ہے تو دوسری جانب سے بھلائی پر اور وہ بس اٹکل دوڑاتے ہیں اور ایک جانب کو ترجیح دیتے ہیں اور جدھر کا پلا ان کے نزدیک جھکتا ہے اس پر حکم لگا دیتے ہیں مگر عالم میں انقلاب عام کے لیے ان کے یہاں ایک قاعدہ قرار پایا ہوا استمراری ہے اور وہ قران اعظم ہے یعنی دونوں اونچے ستاروں زحل و مشتری کا تینوں بروج آتشی حمل اسد قوس سے کسی کے اول میں جمع ہونا جیسا کہ زمانۂ طوفان نوح علیہ الصلاۃ والسلام میں تھا اور معلوم ہے کہ حساب[1] سے آنے والے قران بھی یوں ہی معلوم ہو سکتے ہیں جیسے گذرے ہوئے اور یہ کہ وہ کتنے برس

---

[1] قدحکمت المحاسبات الخ اور حسابات کی رو سے یقینی ہے کہ اگر دنیا باقی رہی تو علویین کا قران اعظم ضرور واقع ہوگا بعد ۸۶۳ھ کے ہماری اس تاریخ سے بتاریخ ۲۳ ذی القعدہ ۱۸۰۱ھ کو آدھی رات کے قریب حمل کے تیسرے درجہ میں اور یہ سب کچھ اوسط میں ہوگا تو دنیا اگر باقی رہی تو یہ بات دور نہیں کہ قیامت قائم ہو اس محرم میں جو اس ذی قعدہ کے پاس ہے یا اس میں کہ جو اس سے پہلے ہے اسی سال کیونکہ قران کی ابتدا انھیں دنوں میں ہے جب کہ فاصلہ ع کا باقی رہے اور انتہا اس کے بعد قران جب ہوگی کہ ط ہو جائے واللہ تعالیٰ اعلم ام منہ حفظہ ربہ تعالیٰ مدینہ

Marfat.com

اما الانقلاب العام فی العالم فله عندهم ضابطة مستقرة مستمرة وهو القران الاعظم اعنی اجتماع العلويين زحل والمشتری فی اوائل احد من البروج الثلاثة النارية الحمل والاسد والقوس كما كان ذلك فی زمن طوفان نوح عليه الصلاة والسلام ومعلوم ان الحساب ينبئ عن القرانات الآتية كالماضية وانها بعد كم سنة تكون وكيف تكون وفی اية درجة بل دقيقة من ای برج يكون وما جهته وكم بقاؤه وهل يكون كاسفا ام كاشفا الی غير ذلك فان النجوم مسخرات بحساب قديم: ذلك تقدير العزيز العليم: فوبخوا بذكر الساعة ان لو كان لعلومكم هذه حقيقة كما تزعمون لكان علمكم بالساعة اسرع من علمكم بموت فلان لكنكم لا تعلمون: ان انتم الا تخرصون: فهذه والله اعلم نكتة تخصيص الذكر

عنه فی كتابه الدر المكنون والجواهر المصون من قوله ؎

اذا دار الزمان علی حروف ببسم الله فالمهدی قاما

ويخرج بالحطيم عقيب صوم الا فاقراه من عندی سلاما

اما ما فی الحديث ان عمر الدنيا سبعة الاف سنة انا فی آخرها

الفا رواه الطبرانی فی الكبير والبيهقی فی دلائل النبوة عن الضحاك بن زمل الجهنی رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم وقوله صلی الله تعالی عليه وسلم انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها عز وجل ان يؤخرهم نصف يوم رواه الامام احمد وابو داؤد ونعيم بن حماد والحاكم والبيهقی فی البعث وايضا بسند جيد عن سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه وفيه قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة وللبيهقی فی البعث عن ابی ثعلبة رضی الله تعالی عنه انه قال الله لا تعجز هذه الامة من نصف يوم اقول لا يعدان مترجی صلی الله تعالی عليه وسلم امهال نصف فيمنحه ربه يوما كاملا او ما شاء من زيادة سيما قال صلی الله تعالی عليه وسلم لن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلثة الاف من

Marfat.com

کے بعد ہوگا اور کیا ہوگا اور یہ کہ کس برج کے کس درجہ بلکہ کس دقیقہ میں ہوگا اور
کس طرف ہوگا اور کتنے دنوں رہے گا اور ایک ستارہ دوسرے کو چھپالے گا یا
کھلا رہے گا اور ان کے سوا اور باتیں اس لئے کہ ستارے تو ایک مضبوط حساب کے
باندھے ہوتے ہیں یہ زبردست جاننے والے کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے تو قیامت
کے ذکر سے ان پر توبیخ کی فرمائی گئی کہ تمھارے ان علموں کی اگر کچھ حقیقت ہوتی جیساکہ
تمھارا خیال ہے تو کسی ایک شخص کی موت جاننے سے قیامت کا علم تمھیں زیادہ جلد آجاتا
مگر تم نہیں جانتے تم تو یوں ہی اٹکل دوڑاتے جاتے ہو تو ان پانچ چیزوں کے خاص کر کا

پھر مجھے پیش آیا یہ احتمال کہ اس صدی کا آخر زمانہ ظہور سیدنا امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور میرے نزدیک مرجح ہے کہ میں نے لسان الحقائق سید المکاشفین امام اجل شیخ اکبر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کی کتاب الدر المکنون والجواہر المصئون میں ان کا ارشاد دیکھا جب زمانہ کا دور
بسم اللہ کے حروف پر ہوگا تو امام مہدی قائم ہوں گے اور حطیم میں بعد روزہ کے نکلیں گے
تو میری جانب سے انھیں سلام عرض کرنا
لیکن جو حدیث میں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے میں پچھلے ہزار میں
ہوں اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ ضحاک ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا حضور کا ارشاد ہے میں بلا شبہ اس کی امید رکھتا ہوں کہ
میری امت محروم نہ ہوگی اپنے رب کے پاس اس سے کہ انھیں آدھے دن کی تاخیر عطا فرمادے اسے روایت کیا
امام احمد اور ابو داؤد اور نعیم بن حماد اور حاتم اور بیہقی نے بعث میں اور ضیاء نے بسند جید سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی میں ہے کہ سعد سے کہا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے پانچ سو برس اور بعث میں بیہقی کی روایت
ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہرگز نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے آدھے دن سے میں کہتا ہوں
کچھ دور نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدھے دن کی مہلت چاہی ہو اور ان کے رب نے انھیں پورا
دن یا جو اضافہ چاہا عنایت فرمایا ہو جیساکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا یہاں تمھیں ہرگز
کفایت نہ کریگا کہ تمھاری مدد کرے تمھارا رب تین ہزار اتارے ہوئے ملائکہ سے تو انکے رب عزوجل نے ارشاد
فرمایا کہ اگر تم صبر اور پرہیزگاری کرو تو مدد کرے گا تمھاری تمھارا رب پانچ ہزار ملائکہ سے تو یقیناً حضور
کے لئے اضافہ فرمایا۔ وللہ الحمد ۱۲ منہ جدیدہ

لہ لما اتی الرجب تخصیص بر آئے تو ضمیر مصدر کی طرف پھیر دی ۱۲ منہ کمیہ

Marfat.com

وللہ الحمد علی تسدید الفکر؛ اتقن ھذا فانہ من فیوض ھذا البیت الکریم ؛ وسانح الوقت بعون النبی الرحیم؛ علیہ وعلی الہ الصلاۃ والتسلیم؛ **ثالثا** نعم قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لا یعلمھن الا اللہ وقال اللہ عزوجل قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ فخصص الرسول وعمم الالہ وانا بکل مؤمنون فان الخصوص لا ینفی العموم فلا یعلم الخمس الا اللہ ولا یعلم غیرھا من الغیوب التی ھی اعلیٰ واشرف وادق والطف منھا الا اللہ **اقول** بل لا یعلم شیأ الا اللہ بل لا وجود حقیقیا الا اللہ وقد جعل النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا العرب قول لبید الا کل شی ما خلا اللہ باطل وقد تقرر عندنا ان کلمۃ لا الہ الا اللہ معناھا عند العامۃ لا معبود الا اللہ وعند الخاصۃ لا مقصود الا اللہ و عند الاخصین لا مشھود الا اللہ وعند المنتھین لا موجود الا اللہ والکل حق ومدار الایمان علی الاول ومناط الصلاح الثانی وتمام السلوک بالثالث وملاک الوصول ھو الرابع رزقنا اللہ من جمیعھا حظا وافیا بمنہ وکرمہ امین وقد انشد سوادؓ بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مطلب۔ حصر العلم فی اللہ و وجوب النفی عن عباد اللہ ولکن کل ما یصح ان یظھر عبادہ

مطلب۔ لا موجود الا اللہ

الملائکۃ منزلین فقال ربہ عزوجل بل ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین فزادہ الفین وللہ الحمد

اھ منہ حفظہ

لہ لما اتی علی الخصوص ارجع الضمیر الی المفرد ۱۲ منہ مکیہ

Marfat.com

یہ نکتہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور درستی فکر پر اللہ ہی کے لئے حمد ہے اسے خوب
مضبوطی سے سمجھ لو کہ یہ اس کرم والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے فیضوں سے ب ا د ر بنی
رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم کی مدد سے اس وقت تازہ ذہن میں آنے والا
ثالثاً ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا
اور اللہ عزوجل نے فرمایا تم فرما دو کہ آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوا اللہ کے
تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام
حکم فرمایا اور ہم سب پر ایمان لاتے اس لئے کہ خاص عام کی نفی نہیں کرتا تو ان پانچ کو
کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور اس کے سوا اور غیب جو ان سے علو و شرف و دقت و
لطافت میں زائد ہیں انھیں بھی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اقول بلکہ کوئی کچھ نہیں جانتا
سوا اللہ کے بلکہ حقیقی وجود کسی کے لئے نہیں سوا اللہ کے اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا لبید کے اس قول کو فرمایا سن لو ہر شے بے حقیقت ہے
سوا اللہ کے اور ہمارے یہاں قرار پا چکا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے معنی عام لوگوں کے نزدیک تو
یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور خواص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مقصود نہیں
اور خاص الخاص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا اور جو نہایت کو پہنچ گئے ان
کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور یہ سب معنی حق ہیں اور ایمان کا
مدار پہلے پر ہے اور صلاح کا مدار دوسرے پر اور سلوک کا تمام تیسرے پر اور وصول الی اللہ
کا مدار چوتھے پر اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب معنی میں سے پورا حظ عطا فرمائے اپنے احسان و کرم سے آمین۔
اور بے شک سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے
ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بے شک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں
اور بے شک آپ اے طیب طاہر آباؤ اجداد والے کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ سے قریب ہیں۔
آپ میرے سفارشی بن جائیے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

Marfat.com

فاشهد ان الله لا شیئ غیره   وانك مامون علی کل غائب
وانك ادنی المرسلین شفاعة   الی الله یا ابن الاکرمین الاطائب
فکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعة   سواك بمغن عن سواد بن قارب

هکذا اروینا فی المسند وان کانت الروایة الاخری لا رب غیره اقول فاراد نفی الوجود عن کل شی سوی الله تعالیٰ وثانیا اثبت علم المغیبات لنبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حیث جعله امینا علی جمیع الغیوب والجاهل عن شئ لا یکون امینا علیه وثالثا آمن بان نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد اعطی الشفاعة کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حدیث مسلم واعطیت الشفاعة لا کما قالت الوهابیة انه لم یعطها بعد وانما یؤذن له فیها یوم القیٰمة قصدوا بذلك ان لا یستغاث به صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الآن لانه لا یقدر الآن علی الشفاعة ونبذوا قوله تعالیٰ واستغفر لذنبك وللمومنین والمؤمنٰت وقوله تعالیٰ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما وراء ظهورهم کانهم لا یعلمون ورابعا آمن بانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو اقرب شفاعة لا کما قال کبیر الوهابیة انه تعالیٰ اذا اراد الاحتیال لمغفرة النادم التائب لا شفاعة عند الاله لا لمن اذنب ولم یتب فانه یقیم من شاء شفیعا له من دون تخصیص وخامسا استغاث به صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ردا علی الوهابیة وسادسا ترقی عن اقربیة شفاعته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحصر الشفاعة فیه وهو الحق

Marfat.com

مسند امام احمد میں ہم کو یہی روایت آئی ذکا اللہ کے سوا کوئی شے نہیں اگرچہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں قول تو سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول اللہ کے سوا ہر چیز سے وجود کی نفی فرمائی دوم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیبوں کا علم ثابت کیا کہ حضور کو تمام غیبوں پر امین بنایا اور جو کسی چیز کو نہ جانتا ہو اس پر امین کیا ہوگا سوم اس پر ایمان لائے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت عطا ہو چکی جیسے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح مسلم میں فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی نہ جیسے وہابیہ کہتے ہیں کہ حضور کو ابھی شفاعت نہیں دی گئی حضور کو قیامت ہی کے دن اس کا اذن ملے گا وہ اس سے یہ قصد رکھتے ہیں کہ دنیا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد نہ کی جائے کہ وہ ابھی شفاعت پر قادر نہیں اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اپنے خاص علاقہ والوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش چاہو اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہو کر خدا سے معافی چاہیں اور معافی مانگیں ان کے لئے رسول تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ان آیتوں کو وہابیوں نے ایسا پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں چہارم اس پر ایمان لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے نہ وہ جیسا کہ وہابیہ کا پیشوا (اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں) کہتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی پشیمان توبہ کرنے والے کی بخشش کے لئے حیلہ کرنا چاہے گا تو جسے چاہے گا اس کا شفیع کر دے گا کسی کی خصوصیت نہیں اور پشیمان توبہ کرنیوالے کی قید اس واسطے ذکر کی کہ دہلوی مذکور کے نزدیک شفاعت ایسے ہی شخص کی ہوگی نہ اس گنہگار کی جس نے توبہ کی پنجم سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہابیہ پر رد فرمانے کیلئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی ششم پہلے جو یہ کہا تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے اس سے ترقی کر کے شفاعت کو حضور ہی میں منحصر کر دیا اور یہی حق ہے کہ اور سب شفاعت کرنیوالے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور اللہ عزوجل کے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی شفاعت کا میں مالک ہوں اور کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا ہفتم انھوں نے ثابت کیا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں

Marfat.com

اما سائر الشفعاء فیشفعون عندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا یشفع عند اللہ تعالیٰ الا ھو کما قال صلی اللہ علیہ وسلم وانا صاحب شفاعتھم ولا فخر وسابعا اثبت لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاغناء عن المتوسلین بہ رد علی کبیر الوھابیۃ الذی زعم انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایغنی عن بنتہ فضلا عن غیرھا فانظر الی عظم نفع ھذہ الکلمات الیسیرۃ من ذلک الصحابی الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد نطق الحدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقرہ علی جمیع ذلک ھذا وقال اللہ تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا اقول فتکلموا علی اصل الحقیقۃ ونفوا عنھم العلم راسا لان الظل اذا قابل الاصل لم تبق لہ دعوی وقالت الملئکۃ سبحٰنک لاعلم لنا الا ما علمتنا فتکلمت عن الحقیقۃ العطائیۃ فاتت بالثنیا فکان الانبیاء اکثر ادبا واعظم اجلالا منھا علی جمیعھم الصلاۃ والسلام ھی ایضا تذکرت فرجعت وحصرت فقالت انک انت العلیم الحکیم ای لاعلم الا لک وبالجملۃ فالکل للہ وما یعلم احد الا باللہ فیرجع الامر الی ما حقق الائمۃ الامجاد ان المنفی ھو الاستقلال والاستبداد ونقل بعض اصحابنا عن الروض النضیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما نصہ اما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لایعلمھا احد بذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ فان ثمہ من یعلمھا وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام

Marfat.com

حضور نہ بتا سکیں گے اس میں پیشوائے وہابیہ (اسمٰعیل دہلوی) کا رد فرمایا جو یہ بک گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے بھی کام نہ آئیں گے پھر اوروں کی کیا گنتی تو ان عزت والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان تھوڑے سے الفاظ کا عظیم نفع دیکھو اور بے شک حدیث ناطق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ سب باتیں برقرار رکھیں یہ سمجھ لو اور اللہ عزوجل فرماتا ہے جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو ان سے فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں اقول تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے اصل حقیقت پر کلام کیا اور اپنے سے علم سے بالکل نفی فرمائی اس لئے کہ سایہ جب اصل کے سامنے آتا ہے تو اسے کوئی دعویٰ نہیں رہتا اور ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تری ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا تو ملائکہ نے حقیقت عطائی پر کلام کیا تو وہ استثنا لائے تو انبیاء ملائکہ سے ادب میں زائد اور تعظیم میں بڑھ کر ہوتے ان سب پر درود وسلام پھر ملائکہ کو بھی یاد آیا تو وہ پلٹے اور حصر کر دیا کہ بے شک وہی ہے علم والا حکمت والا یعنی تیرے سوا کسی کو علم نہیں اور خلاصہ یہ کہ سب اللہ ہی کے واسطے ہے اور کوئی بے عطائے الٰہی کچھ نہیں جانتا تو بات اسی طرف پلٹے گی جو ائمہ کرام نے تحقیق فرمادی کہ نفی[1] اس کی ہے کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی جانے اور ہمارے بعض اصحاب نے روض النضیر شرح جامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر سے نقل کیا کہ فرماتے ہیں رہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اس کے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ کو خود بخود کوئی نہیں جانتا سوا اس کے لیکن کبھی خدا کے بتائے سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہاں ان کے جاننے والے موجود ہیں اور ہم نے ان کا علم کئی شخصوں کے پاس پایا جیسا کہ ہم نے ایک گروہ کو دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کہ کب انتقال کریں گے اور پیٹ کے بچہ کو عورت کے

---

[1] دمن علم الخ جس نے جانا اور دیکھا جو آگے گذرا پہلی نظر میں پھر تناقض کا الزام رد شدہ آیتوں پر دیا تو اس نے غفلت کی اور ٹھوکر کھائی ہم اللہ سے طالب ہیں کہ بخش دے کل وہ چیز جو گزری اور آیندہ آئے گی اھ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

Marfat.com

حال حمل المراة وقبله اه **قلت** وفی شرح الصدور للامام السیوطی وبهجة الأسرار للامام الأجل نور الدین ابی الحسن علی اللخمی الشطنونی وروض الریاحین وخلاصة المفاخر للامام الأسعد عبد الله الیافعی الشافعی وغیرها من کتب القوم روایات کثیرة من هذ الباب عن الأولیاء الکرام لا ینکرها الا من حرم احرمنا الله برکاتهم وکذالک نص الامام ابن حجر المکی فی شرح الهمزیة بعطاء علم الغیوب من الخمس حیث قال ان علم الانبیاء والأولیاء انما هو باعلام الله تعالیٰ لهم وعلمنا بذلک انما هو باعلامهم وهذا غیر علم الله تعالیٰ الذی تفرد به وهو صفة من صفاته القدیمة الأزلیة الدائمة الأبدیة المنزهة عن التغیر وسمات الحدوث والنقص والمشارکة والانقسام الی قوله فلا ینافی ذلک اطلاع الله تعالیٰ لبعض خواصه علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیهن صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خمس لا یعلمهن الا الله اه ولذا قال الشیخ المحقق عبد الحق المحدث دهلوی قدس سره فی شرح المشکوة تحت حدیث خمس لا یعلمهن الا الله المعنی انما لا یعلمها

له ومن علم ادنظرة ما سبق ومرة فی اول نظرة ثم الزم التناقض فی الای الخرة فقد غفل وعثرة فنسأل الله ان یغفرلنا جمیعا ما عبر وما عثرة

اه منه حفظه ربه مدنیه

له ونفظ اللمعات المراد لا تعلم بدون تعلیم الله تعالیٰ اه وقال الامام القسطلانی فی الارشاد من سورة الانعام وینزل الغیث فلا یعلم وقت انزاله من غیر تقدیم ولا تاخیر وفی بلد لا یجاوز به الا هو لکن اذا امر به علمته ملائکته الموکلون به ومن شاء الله من خلقه ویعلم ما فی الارحام لا احد

Marfat.com

زمانہ حمل ہی جان لیا اور اس سے پہلے انتہی میں کہتا ہوں اور امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور اور امام اجل نور الدین ابی الحسن علی لخمی شنطوفی کی بہجۃ الاسرار اور امام اسعد عبد اللہ یافعی کی روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر اور ان کے سوا اولیاء کرام کی اور کتابوں میں اولیائے کرام سے اس باب میں بہت روایات ہیں جن کا انکار نہ کرے گا مگر محروم اللہ ہمیں انکی برکتوں سے محروم نہ فرمائے اور اسی طرح امام ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں ان پانچ میں سے علم غیب عطا ہونے کی تصریح فرمائی جہاں فرماتے ہیں انبیا اور اولیا کا علم اللہ کے بتانے ہی سے ہے اور ہم جو کچھ ان میں سے جانتے ہیں وہ انبیا و اولیا کے بتائے ہی سے ہے اور یہ وہ علم الٰہی نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں میں سے ہے جو قدیم ازلی دائم ابدی ہیں بدلنے اور حدوث و نقصان کی علامتوں اور ساجھے اور بانٹے سے منزہ ہیں یہاں تک فرمایا کہ اس کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بعض خاص بندوں کو غیبوں کا علم دینا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کی نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا انتہی اور اسی لئے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے کہ پانچ چیزیں ہیں جنھیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یوں فرمایا کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ

لہ اللمعات الخ اور الفاظ لمعات کے یہ ہیں مراد یہ ہے کہ تم نہیں جانتے بغیر تعلیم الٰہی اھ امام قسطلانی نے ارشاد الساری کی تفسیر سورہ انعام میں فرمایا۔ اتارتا ہے پانی تو نہیں جانتا اس کے اتارنے کا وقت بغیر تقدم و تاخر کے اور کس شہر میں کہ اس سے تجاوز نہ کرے مگر وہی اللہ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو اس کے ملائکہ موکلین نے جان لیا اور اسے جسے اللہ نے چاہا اپنی مخلوق سے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے نہ اس کے سوا کوئی۔ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو ملائکہ نے جان لیا اور جسے اللہ نے اپنی مخلوق سے چاہا جان لیا اور یہ استدراک مستفاد ہے قول الٰہی۔ "الامن ارتضی من رسول" سے اور ولی رسول کے تابع ہے اسی سے لیتا ہے اھ ملتقطاً تو بلاشبہ تصریح فرمادی تعلیم الٰہی جاری ہونے کی نہ مشیت الٰہی ان پانچ میں بھی اور یہ ظاہر تر ہے اس سے کہ ظاہر کیا جائے لیکن اللہ کی پناہ نگاہ نہ ہونے سے ۱۲ منہ مدینہ

Marfat.com

احد بحسب عقله من[1] دون تعلیم الله تعالیٰ لانها من الغیوب التی لا تعلم الا باعلامه عزوعلا اھ وھذا الامام الاجل البدر[2] محمود العینی[3] قائلا فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ما نصہ

سواد لکن اذا امر علمه الملائکة ومن شاء الله من خلقه والاستدراک مستند من قوله تعالیٰ الا من ارتضیٰ من رسول والولی تابع للرسول یاخذ عنه اھ بالتقاء دفع توح بجریان الاعلام فیما شاء الله تعالیٰ من ھذه الخمس ایضا وھو اظھر من ان یظھر ولکن معاذ الله من طمس ابصار ھم منه مدظلہ -

[1] اکن لک قال الشہاب فی عنایۃ القاضی عندہ مفاتح الغیب وجه اختصاصہ بہ تعالیٰ انه لا یعلمها کما ھی ابتداء الا ھو اھ الحمد لله لا حاجۃ بنا الی الاستکثار نقد قال السید المدنی فی الرسالۃ المنسوبۃ الیه التی اثبت بها الوھابیۃ فی صـ۲ ما نصه ننقل لک ھٰھنا نصوصا عن بعض الائمۃ الاعلام تحقیقا للمقام فنقول قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ قوله تعالیٰ ان الله عندہ علم الساعۃ الآیۃ ھذہ مفاتیح الغیب التی استاثر الله تعالیٰ بعلمها فلا یعلمها احد الا بعد اعطائه تعالیٰ بها اھ توضح ولله الحمد وضوح الشمس فی رابعۃ النهار ان معنیٰ لا یعلمهن الا الله اختصاص علم الخمس به عزوجل من دون اعلام فلا یعلمها غیرہ الا بااعلامه عزوجل وھذا ھو مدعا قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا الحمد لله جاء النصر وتم الامر وظهر امر الله وھم کرھون ۱۲ منه حفظه ربه حیدیدہ

[2] ونقله ایضا القاری فی المرقاۃ تحت حدیث جبرئیل علیه الصلاۃ والسلام وکذا القسطلانی فی الارشاد ۱۲ منه جدیدہ

[3] ھولاء اکابر جلۃ العلماء العظام من الحنفیۃ الشافعیۃ والمالکیۃ کالامام العینی والامام القرطبی والامام الشطنوفی والامام الیافعی والامام ابن کثیر والامام السیوطی والامام القسطلانی والامام ابن حجر والعلامۃ القاری والعلامۃ الشنوانی والشیخ البیجوری والشیخ عبدالحق والشہاب الخفاجی

Marfat.com

ان پانچ چیزوں کو بے خدا کے بتائے اپنی عقل سے کوئی نہیں جانتا اس لیے کہ یہ پانچوں ان غیبوں میں سے ہیں جو بے اللہ عزوجل کے بتائے معلوم نہیں ہوتے اھ اور یہی امام اجل بدرالدین محمود عینی کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا۔

لے ایسا ہی کہا علامہ شہاب الدین خفاجی نے عنایت القاضی میں "عندہ مفاتح الغیب" اس کی تخصیص کی وجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہے کہ نہیں جانتا انھیں کوئی سب سے پہلے جیسی کہ حقیقت میں وہ ہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ اھ الحمد للہ ہمیں کوئی حاجت تکثیر کی نہیں سید مدنی ہی نے اس سال میں جو ان کی طرف منسوب ہے وہابیہ لیے سلئے صت۲ میں کہا جس کی عبارت یہ ہے' ہم نقل کرتے ہیں یہاں تصریحات بعض ائمہ اعلام سے تحقیق مقام کے لیے تو ہم کہتے ہیں حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا قولہ تعالےٰ ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ الآیہ یہ غیب کی کنجیاں وہ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے لیے خاص کرلیا تو انھیں کوئی نہیں جانتا مگر بعد تعلیم الٰہی اھ تو واضح ہوگیا اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے مثل واضح ہونے آفتاب کے دوپہر کے وقت کہ معنی لایعلمھن الا اللہ کے خاص ہونا علم خمس کا ہے ساتھ رب العزت کے بغیر اس کے بتائے یعنی نہیں جانتا اس کے سوا کوئی مگر اس کے بتائے سے اور یہی ہمارا مدعا ہے تو حق آیا باطل فنا ہوا اور یقیناً باطل فانی تھا اللہ ہی کے لیے حمد کیا۔ آئی مدد اور کام تمام ہوا اور امر الٰہی ظاہر ہوا حالانکہ مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ حفظ ربہ جدیدہ

سے علامہ قاری نے مرقاۃ میں زیر حدیث جبریل علیہ السلام اسے نقل کیا اور یوں ہی علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ۱۲ منہ جدیدہ

سے یہ بڑے جلیل القدر علماء عظام حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ مانند امام عینی و امام قرطبی و امام شطنوفی و امام یافعی و امام ابن کثیر و امام سیوطی و امام قسطلانی و امام ابن حجر و علامہ قاری و علامہ شنوانی و شیخ ہجوری و شیخ عبدالحق دہلوی و شہاب خفاجی

وغیرہم اور آپ خود اے سید صاحب اور ہر وہ جس نے سیرت و مناقب اولیا میں تصنیف کی اور تمام مصنفین صوفیائے کرام اور ان کے معتقدین علمائے عاملین و ارکین دین میں تو تم نے سب کی طرف نسبت کردیا کہ وہ سب بوجہ اپنی مخالفت کے واسطے اس چیز کے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے سمجھا تھا عظیم خطا پر ہیں اور انھوں نے قطعی دین کی مخالفت کی کیونکہ انھوں نے چھوڑ دیا وہ حق و صواب جس میں نہ شک تھا نہ ارتیاب یہ سخت خطرناک اور

Marfat.com

قال القرطبی لا مطمع لاحد فی هذ الامور الخمسة لهذ الحديث
وقد فسر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوله تعالیٰ وعنده
مفاتح الغیب بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شئی منها
غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان
کاذبا فی دعواه اھ فانظر کیف قصر التکذیب علی من لم یسنده
الی عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
افاد باعلی ندائه انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمها
ویعلمها من یشاء من الاولیا لاجرم ان نص العلامة ابراهیم
البیجوری فی شرح البردة انه لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
من الدنیا الا بعد ان علمه اللہ تعالیٰ بهذ الامور ای الخمس
قلت بل هذه کما بینا من اظهر الغیوب فالذی علمه

وغیرهم وانت نفسک یا سید دکل من صنف
فی سیر الاولیاء ومناقبهم والمصنفین من الصوفیة الکرام عن آخرهم والمحققین
نبهم من العلماء العاملین واساطین الذین تنسبتهم جمیعا بمخالفتهم لما فهم عه
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من القرآن الکریم علی خطاء عظیم وانهم خالفوا
القطعی فی الدین اذ نا بهذ عه الحق والصواب الذی لیس فیه ولا شک له ارتیاب مخاطرة
عظیمة وجراة جسیمة وخطأ کبیر وظن فی شباب وما تقول انت فی نفسک یا
رفیع القباب ثم تعبیرهم بشرذ مه قلیلة من المتأخرین وبعض الصوفیة مکابرة
للحس وتلبیس للحق بل هم الجم الغفیر والسواد الکثیر وغیرهم ولم یردوا
علیهم کلمهم الی انهم ولا عبرة بمن فی قلبه مرض وله ثلمة ودینه فرض کالمعتزلة
والرافضة والوهابیة خذ لهم اللہ تعالیٰ اومن زلت قدمه وطغی قلمه نسأل اللہ
العفو والعافیة اھ منه حفظه ربه جدیده

عه ص۳۰ من رسالتهم ۱۲ عه ص۳۰ من رسالتهم ۱۲ - له ص۳۱ من رسالتهم ۱۲

Marfat.com

اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان پانچ غیبوں کے جاننے میں کسی کے لئے طمع کی جگہ نہیں اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیۂ کریمہ کو کہ اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان پانچ سے تفسیر فرمایا تو جو کوئی ان پانچ میں سے کسی کا دعویٰ کرے اور اس علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے نہ بتائے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے انتہی تو دیکھو صراحۃً اسے جھوٹا بتایا جو ان پانچ کا علم اپنے لئے بغیر واسطہ عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے تو نہایت بلند آواز سے پکار کر یہ فائدہ بتادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچ غیبوں کو جانتے ہیں اور اولیاء میں سے جسے چاہیں بتادیتے ہیں ؞ تاکہ زیر علامہ ابراہیم بیجوری نے شرح بردہ شریف میں تصریح فرمادی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ پانچوں غیب بتائے انتہیٰ **اقول** یہ پانچ تو جیسا ہم بیان کر آئے نہایت کھلے ہوئے غیبوں میں سے ہیں جن کا شمار ہی جانے جس نے بتایا اور جن کو بتایا جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وبارک وسلم کیا ان ظاہر باتوں میں جو باڑھ کے کنارے رکھی ہوئی ہیں ان سے بخل کرے گا اور مضمون کو شنوانی نے جمع النہایۃ میں بطور حدیث کے بیان کیا کہ بے شک مروی ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہاں تک کہ حضور کو ہر شے پر اطلاع بخشی انتہیٰ میں کہتا ہوں اور بے شک ہم وہ آیتیں

بھاری جرأت اور بڑی خطا اور ہلاکت والا گمان ہے اور تم کیا کہتے ہو خود اپنے لئے ایسے بند گنبد والے پھر انھیں شرذمہ قلیلہ متاخرین اور بعض صوفیا سے تعبیر[۵] کرنا حاشا بعرسے ہٹ دھرمی اور حق کی تلبیس ہے بلکہ وہ ایک جم غفیر اور سواد اعظم وغیرہ ہیں اور ان کے کلمات طیبات کا کسی نے رد نہ کیا اور جس کے دل میں دین میں رخنہ ڈالنا اس کی غرض ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں جیسے معتزلہ و روافض و وہابیہ اللہ انھیں رسوا کرے یا وہ جس کا قدم ڈگمگا یا قلم حد سے بڑھا اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں ۱۲ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

عہ ۵ ان کا رسالہ دیکھو، عہ صا۳ ان کا رسالہ دیکھو

سہ صا۳ ان کا رسالہ دیکھو

Marfat.com

من ابطن الغيوب ما لا يحصيه الا من عُلّم ومن علّم جل جلاله
وصلى الله تعالىٰ عليه وبارك وسلم هل يضن عنه بهذه
الظواهر الواقعة على طرف الثمام وساقه الشنوانى فى
جمع النهاية مساق الحديث فقال قد ورد ان الله تعالىٰ
لم يخرج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى اطلعه على
كل شئ ام قلت وقد تلونا الأيات الناصة بذلك
وصحاح الاحاديث المصرحة بما هنالك: ونقل فيه ايضا
عن بعض المفسرين ما نصه لا يعلم هذه الخمس علما لدنيا
ذاتيا بلا واسطة الا الله تعالىٰ اما بواسطة فلا تختص به
تعالىٰ ام قلت بل اذن تختص بغيره تعالىٰ لاستحالة الواسطة
فى علمه عزوعلا: وفى كتاب الابريز عن شيخه سيدى
عبد العزيز قدس سره العزيز هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
لا يخفى عليه شئ من الخمس المذكورة فى الاية الشريفة
وكيف يخفى عليه ذلك والاقطاب السبعة من
امته الشريفة يعلمونها وهم دون الغوث فكيف
بالغوث فكيف بسيد الاولين والأخرين الذى
هو سبب كل شئ ام قلت واراد بالاقطاب السبعة
البدلاء وهم فوق الابدال السبعين ودون الامامين
الوزيرين وايضا فيه رضى الله تعالىٰ عنه قال كيف
يختفى امر الخمس عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
والواحد من اهل التصرف من امته الشريفة

Marfat.com

تلاوت کر چکے جو اس مطلب کی تصریح فرما رہی ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو اس مضمون کو صاف بتا رہی ہیں، نیز اس میں بعض مفسرین سے یہ عبارت نقل کی کہ ان پانچ غیبوں کو اپنے پاس سے بذات خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں انتہیٰ میں کہتا ہوں بلکہ وہ اب تو غیر خدا کے ساتھ خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں واسطہ ہونا محال ہے کتاب ابریز میں اپنے پیر و مرشد ہمارے سردار عبدالعزیز قدس سرہ العزیز سے نقل فرمایا کہ اس آیت میں جو پانچ غیب مذکور ہیں ان میں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور یہ پانچوں غیب حضور پر کیونکر مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت میں سے ساتوں قطب ان پانچوں کو جانتے ہیں حالانکہ وہ ساتوں غوث سے نیچے ہیں پھر کجا غوث پھر کجا وہ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار ہیں وہ جو ہر شے کے سبب ہیں۔ وہ کہ ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہیٰ میں کہتا ہوں ساتوں قطب سے ابدال مراد ہے کہ وہ ستر ابدال کے اوپر اور دونوں اماموں کے نیچے ہوتے ہیں جو غوث کے دونوں وزیر ہیں نیز ابریز میں انھیں سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کا معاملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں سے کوئی صاحب تصرف تصرف نہیں کر سکتا جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے انتہیٰ تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو اور اولیاء اللہ کی تکذیب[1] نہ کرو کہ ان کی تکذیب دین کی بربادی ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تکذیب کرنے والوں سے انتقام لے گا

---

[1] الحمد للہ الخ میں لکھ چکا تھا وجود رسالہ منکرہ سے پہلے اور اس میں پایا جا چکا اشارہ طرف اس شخص کے ہے جو ولائے اولیائے کرام و صوفیائے عظام سے بھاگا اور اس نے حیلہ جوئی کی کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب یواقیت کے خطبہ میں کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں مخالفت کروں جمہور متکلمین کی اور اعتقاد کروں ایسے کے کلام کی صحت کی جس نے ان کا خلاف کیا ہو بعض غیر معصوم

Marfat.com

لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هٰذه الخمس اهـ فاسمعوا
هٰذا يا منكرين ؛ ولا تكونوا لاولياء الله مكذبين فان
تكذيبهم خراب للدين ؛ وسينتقم الله من الجاحدين
اعاذنا الله بعباده العارفين ؛ آمين **وبالجملة**
لا مرد للقرآن ؛ انه لكل شئ تفصيل وتبيان ؛ وانه
ما فرط فيه شئ من الاكوان ووجه الجمع بينهما وبين النفى
قد ظهر وبان ؛ فباى آلاء ربكما تكذبان **رابعًا**
اقول وبحول الله احول يا هٰذا الذى يدعى ان للخمس
خصوصية زائدة فى الاختصاص به تعالىٰ من بين سائر
الغيوب ماذا تريد بهٰذا سلب العموم فهن دون غيرهن

له الحمد لله كتبت هٰذا قبل وجود الرسالة المنكرة وحصلت فيه اشارة الى الرد على من انسلّ من مولاتهم واعتل بما .... قاله الشيخ عبد الوهاب الشعرانى فى خطبة كتابه اليواقيت معاذ الله ان اخالف جمهور المتكلمين واعتقد صحة كلام من خالفهم من بعد اهل الكشف الغير المعصوم اھ فان كلامه رحمه الله تعالىٰ فى عقائد اهل السنة والجماعة ومعاذ الله ان يخالفها الاولياء وما يظن فيه الخلاف فهو ما لم يدرسوس عليهم كما ذكره الشعرانى بعد قوله هٰذا باربعة اسطر ولم يصل فهم القاصرين الى مرادهم كما اشار اليه فى صدر هٰذا الكلام بقوله ادعى

فى رسالة ١٢ منه

كل من عجز عن الوصول الى تعقل كلام اهل الكشف ان يقف مع ظاهر كلام المتكلمين ولا يتعداه قال تعالى فان لم يصبها وابل فطل الخ وقال عقب ما نقله هٰذا المعتل ولذا اقول غالبًا عقب كلام اهل الكشف انتهى فليتامل ويحرر ونحو ذلك اظهارًا للتوقف فى فهمه على مصطلح اهل الكلام وقد اسقط هٰذه العبارة كلها من حول معا نقل كے يوهم ان الاولياء ربما يخالفون معتقدات اهل السنة فلو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے عارف بندوں کا صدقہ ہمیں پناہ دے آمین الی صل قرآن کا کوئی رد کرنے والا نہیں کہ وہ ہر شے کے لئے تفصیل اور روشن بیان ہے۔ اور یہ کہ اس نے عالم میں کوئی بات اس میں اٹھا نہ رکھی اور ان آیتوں اور نفی علم غیب میں تطبیق ظاہر و روشن ہو چکی تو اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ رابعاً **اقول** اور اللہ ہی کی توفیق سے جولان کرتا ہوں اے یہ شخص کہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے میں اور سب غیبوں میں ان پانچ کو زیادہ خصوصیت ہے تو اس سے کیا مراد لیتا ہے کہ یہ کہ ان میں سلب عموم ہے نہ ان کے غیر میں (یعنی ان کا علم محیط دوسرے کو نہیں)

اہل کشف سے اھ کیونکہ کلام امام شعرانی دربارۂ عقائد اہل سنت وجماعت ہے اور اللہ کی پناہ اس سے کہ اولیائے کرام اس کی مخالفت فرمائیں اور جس بات میں اس کا خلافِ مظنون تو وہ یا ان پر مکرر افترا ہے جیسا کہ خود امام موصوف نے چار سطر بعد اسی قول کے فرمایا، یا قصور فہم سے ان کی مراد تک نہ پہنچے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ اسی کلام کے ابتدا میں اپنے قول سے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں ہر اس شخص کو جو اہل کشف کے کلام کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ وہ ظاہر کلام متکلمین پر ٹھہرے اور اس سے تجاوز نہ کرے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر نہ پہنچا اسے بڑی بھرن تو شبنم الخ اور اس کے بعد اس برتری خواہ نے نقل کیا فرمایا اور اسی لئے میں اکثر جگہ بعد کلام اہل کشف کے کہہ دیتا ہوں کہ سوچو اور تنقیح کر دیا اور اس کے مثل واسطے ظاہر کر دینے توقف کے اس کلام کے فہم میں اصطلاح اہل کلام پر اھ اور اس ساری عبارت کو عبارت منقولہ کے گرداگرد سے ساقط ہی کر دیا تاکہ ایہام ہو اس بات کا کہ اولیا بسا اوقات اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کیا کرتے ہیں تو وہ قابلِ حجت نہیں معاذ اللہ من ذالک ہاں وہ چیز کے کھلے ہوتے ہیں ان عقائد سے نہیں جو کتاب سنت واجماع سے بیان کئے گئے اور متکلمین نے اس میں کلام کو وسعت دی جنہیں اکثر نے قولاً اسے اختیار کیا اور بعض نے اس کا خلاف کیا تو تعجب نہیں کشف سے حاصل ہو وہ جو بعض کے موافق ہو لیکن جبکہ مکاشف معصوم نہیں اور قلب زیادہ سکون پذیر ہے اکثر کے قول کے جانب تو یہی وہ ہے جسے امام شعرانی ذکر کر رہے ہیں کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا چھ سطر منقول سے پہلے ان کا قول یہ ہے کہ میزان میں ہر اس چیز میں جس میں نص قطعی وارد نہ ہوئی اور نفس قوت پاتا ہے اس چیز کے اعتقاد میں جس پر جمہور ہیں نہ اس میں جس پر اہل کشف ہیں کہ ان کی راہ چلنے دے

Marfat.com

ام عموم السلب فعلى الاول يثبت عموم الاعلام مما وراء هن من اسرار العلام فيكون المعنى ان الله تعالى قد علّم انبياءه او نبينا خاصة منهم صلى الله تعالى عليه وسلم و عليهم وسلّم جميع الغيوب مما سوى الخمس بحيث لم يبق منها شئ لم يعلم اما هذه فلم يعلمه جميعها وان علّمه بعضها وعلى الثانى يكون الحاصل ان الله سبحنه وتعالى لم يعلّم احدا شيئًا من افراد هذا الخمس اصلا قط بخلاف سائر الغيوب فانه علم منها ما شاء من شاء۔ الاول باطل قطعًا والالزم احاطة علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بذات رب الارباب وبجميع صفاته بالادراك

البينة المبينة بالكتاب والسنة والاجماع وتوسع المتكلمون بالكلام فيه مما اختار جمهورهم قولا وخالفه بعضهم فلا عبرة ان يأتى الكشف بما يوافق البعض ولكن حيث ان المكاشف غير معصوم والقلب اسكن الى قول الاكثرين فهذا ما يذكره الامام الشعرانى الاترى الى قوله قبل ما نقل بسته اسطر هذا ميزانهم فى كل مالم يرد فيه نص قاطع والنفس تجد القرة فى اعتقاد ما عليه الجمهور دون ما عليه اهل الكشف لقلة سالكى طريقهم اھ هذا واصل مقصودنا ههنا انه لم يفرق بين اثبات الكشف والاثبات بالكشف وكلام الشعرانى فى الثانى كلامنا فى الاول فانا نقول انهم كوشف لهم عن كثير من المغيبات الخمس فاخبروا بها عن انفسهم وعن اكابرهم فههنا نفس الكشف مدعى ودليله اخبارهم ورواياتهم ولا سبيل الى رده الا بتكذيبهم فى حكاياتهم ورواياتهم ولا يصدر هذا من سنى يخاف الله تعالى بل الامر ان اخبارهم بالمغيبات ووقوعها كما اخبروا قد بلغ مبلغ التواتر يعنى وان وردت الجزئيات بالاحاد فلا ينكره الا جاحد المتواترات نسأل الله السلامة اھ منه حفظه ربه - حديث

كذا منهم وحاشاهم عن ذالك لعلهم ما ليس من العقائد الظاهرة

Marfat.com

یا عموم سلب یعنی دوسرا ان میں سے کچھ نہیں جانتا۔ تو پہلی تقدیر پر یہ ثابت ہوگا کہ ان پانچ کے سوا اللہ کے جتنے غیب ہیں سب بتا دیئے گئے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام بالخاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ کے سوا اپنے تمام غیب بتا دیئے جن میں کچھ باقی نہ رہا، رہے یہ پانچ یہ سب کے سب حضور کو نہ بتائے اگرچہ ان میں سے بعض بنائے بر تقدیر ثانی حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ میں سے اصلاً کوئی چیز کسی کو کبھی نہ بتائی بخلاف باقی غیبوں کے کہ ان میں سے جس کو چاہا بتا دیا پہلے معنی یقیناً باطل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم رب الارباب کی ذات اور اس کی جملہ صفات کو ایسے کامل احاطہ کے ساتھ محیط ہو جس سے آگے اصلاً پردہ نہ رہے نیز حضور کا علم جملہ سلاسل غیر متناہیہ کو محیط ہو جو غیر متناہی در غیر متناہی ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ یہ سب کے سب ان پانچ سے الگ ہیں اور اس کے تو ہم اہل سنت قائل نہیں نہ کہ وہابیہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے ہی پر کمر باندھی ہے اور دوسرے معنی بھی کھلے باطل ہیں کہ ان پانچ میں سے

کم ہیں۔ ھ اس لئے اور ہمارا اصل مقصد یہاں یہ ہے کہ اس نے فرق نہ کیا درمیان کشف کے ثابت کرنے اور کشف سے ثابت کرنے میں اور کلام شعرانی ثانی میں ہے اور ہمارا دل میں ہم یقیناً کہتے ہیں کہ انہیں مکشوف ہوئیں بہت سی مغیبات خمس تو انھوں نے اپنے آپ اور اپنا کابر سے ان کی خبر دی تو یہاں مدعا نفس کشف ہے اور اس کی دلیل ان کا خبر دینا اور ان کی روایات اور اس کے رد کی کوئی راہ نہیں سوا ان کی تکذیب کے ان کی حکایت و روایت میں اور یہ صادر نہ ہوگا کسی سنی سے جسے اللہ کا خوف ہو، بات یہ ہے کہ ان کی اخبار بالغیب بلا شبہ پہنچ گیا حد تواتر تک اگرچہ وارد ہوئے جزئیات اخبار احادیث تو اس کا انکار نہ کرے گا مگر متواترات کا کٹر منکر اللہ تعالیٰ سے ہم سلامتی چاہتے ہیں اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ۔

Marfat.com

التام الذی لا یبقی دونہ حجاب و بجمیع سلاسل غیر المتناھیۃ الحاصلۃ مرار اللی فی غیر متناھیۃ فی غیر متنام کما وصفنا من قبل فان کل ذلک وراء ھذہ الخمس ولا نقول بہ نحن اھل السنۃ فکیف وھابیۃ الذین انما شمروا اذیالھم لتنقیص شان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **والثانی** ایضا من اجل الاباطیل فقد ثبت علم بعض من الخمس لمن شاء الجلیل **اخرج** الخطیب[1] وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنھما قال **حدثنی** ام الفضل قال مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدتہ فأتینی بہ قالت یا رسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یاتوا النساء

---

[1] **قلت** واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی ام ابراھیم الماریۃ القبطیۃ وھی حامل منہ بابراھیم (فذکر الحدیث وفیہ) ان جبرئیل اتانی فبشرنی ان فی بطنھا منی غلاما وھو اشبہ الخلق بی وامرنی ان اسمیہ ابراھیم وکنانی بابی ابراھیم الحدیث قال الامام السیوطی فی الجامع الکبیر سندہ حسن اھ منہ عفی عنہ **مدینہ**

قال ھو ما اخبرتک قالت فلما ولدتہ اتیتہ فاذن فی اذنہ الیمنی واقام فی الیسری والھاہ من ریقہ وسماہ عبد اللہ وقال اذھبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاہ فذکر لہ فقال ھو ما اخبرتھا ھذا ابو الخلفاء حتی

Marfat.com

بعض، علم اس کے لیے جسے اللہ نے دینا چاہا ضرور ثابت ہے خطیب[۱] اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مجھ سے ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذری حضور نے فرمایا تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا۔ ام الفضل نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں ارشاد ہوا بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا عبداللہ نام رکھا اور فرمایا لے جا، خلفا کے باپ کو میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا بات وہی ہے جو ہم نے ان سے کہی یہ خلیفوں کا باپ ہے یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی ہوگا **اقول** تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے وہ جان لیا جو پیٹ سے بچے

---

[۱] قلت الخ میں کہتا ہوں روایت کی طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کے پاس تشریف لائے جب کہ ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (راوی حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ تر ہے انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں اور جبریل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی (تا آخر حدیث) امام سیوطی نے جامع کبیر میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے اھ منہ عفی عنہ مدینہ

Marfat.com

يكون منهم السفاح حتى يكون منهم المهدى اقول
فقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم ما فى الرحم و
علم ما هو فوق ذلك بكثير علم ما فى صلب ما فى
الرحم وعلم ما فى صلب من فى صلب ما فى الرحم وعلم ما فى صلب
من فى صلب من فى صلب ما فى الرحم الى عدة مراتب نازلة لقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم اذهبى بابى الخلفاء وقوله منهم السفاح و
ومنهم المهدى وروى الامام مالك عالم المدينة عن ام المومنين
الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت ان ابا بكر رضى الله تعالى عنه
نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفات
قال يا بنية والله ما من الناس احد احب الى غنى منك ولا
اعز على فقرا بعدى منك وانى كنت نحلتك
جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته واحرزته
كان لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اخواك
واختاك فاقتسموه على كتاب الله فقالت يا ابت والله
لو كان كذا وكذا لتركته انما هى اسماء فمن الاخرى
فقال ذو بطن بنت خارجة اراها جارية ولابن سعد
فى الطبقات قال رضى الله تعالى عنه ذات بطن ابنة
خارجة قد القى فى روعى انها جارية فاستوصى بها
خيرا فولدت ام كلثوم وقد صح وثبت فى احاديث
كثيرة ان بالرحم ملكا موكلا يصور الولد
ذكرا وانثى وحسنا وقبيحا ويكتب اجله ورزقه

Marfat.com

کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کے پیٹھ والے کے پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلیفوں کے باپ کو لے جا۔ اور فرمایا کہ انھیں میں سے سفاح ہے انھیں میں سے مہدی ہے اور عالم مدینہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین نے فرمایا اے پیاری بیٹی خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمھارے برابر مجھ پر دشوار نہیں اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کیے تھے کہ درختوں پر سے اُتروالو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لیے ہوتے تو وہ تمھارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمھارے دو بھائی اور تمھاری بہنیں ہیں تو اسے حسب فرائض اللہ تقسیم کر لینا ام المومنین نے عرض کی اے میرے باپ خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی میری بہن تو ایک اسما ہے دوسری کون ہے فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے علم میں وہ لڑکی ہے اور ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے تم اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بے شک بکثرت احادیث سے صحیح و ثابت ہوا کہ بچہ دان پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ بچہ کی صورت بناتا ہے نر اور مادہ اور خوبصورت اور بدصورت اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھتا ہے اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت تو وہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے اور یہ بھی جانتا ہے اس پر کیا گزرے گا اور صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ کل ضرور یہ نشان اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے

وشقی ام سعید فهو یعلم ما فی الرحم و یعلم ما یجری علیه وفی الصحیحین عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث خیبر قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاعطاھا علیا کرم اللہ تعالٰی وجہہ فقد ساق مساق القسم مؤکدا باللام والنون فقد علم[له]

[له] وھذا الباب اوسع الابواب فکلما اخبربہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الملاحم والفتن ونزول سیدنا المسیح جزما یکسب غدا وقد کان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعلم ان وفاتہ بالمدینۃ وقال للانصاری الکرام رضی اللہ تعالٰی عنہم المحیا محیاکم والممات مماتکم رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال لمعاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ لما بعثہ الی الیمن یا معاذ انک عسی ان لاتلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری رواہ الامام احمد فی مسندہ وفی صحیح مسلم عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ندب رسول اللہ

وظہور سیدنا المہدی وخروج الدجال ویاجوج وماجوج ودابۃ الارض وغیرذلک مما لایحصی کلہ من ھذا الباب قال الامام العینی فی الایمان فی شرح صحیح البخاری اذا انتفی ذلک عن کل نفس مع کونہ مختصا بہا ولم یقع منہ علی علم کان عدم اطلاعہ علی علم غیرہ ذلک من باب الاولی اھ وقال الامام النسفی فی المدارک المعنی انہا لاتعرف

اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں دوسرے دن وہ نشان حضور نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کرکے بیان فرمائی تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

کہ میں کل کیا کروں گا اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضور کا وصال اقدس مدینہ طیبہ میں ہوگا تو انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمھاری زندگی ہے اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمھاری موت یہ حدیث مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد (دنیا میں) نہ ملے گا اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گذرے یہ حدیث امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو

لے باب ہے اشراط الخ یہ باب تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی جنگوں فتنوں اور سیدنا مسیح کے اترنے

امام مہدی کے ظاہر ہونے دجال و یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض وغیرہ کے

نکلنے سے جو شمار ہے اسی باب سے ہیں امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے ایمان میں فرمایا کہ جب وہ مستثنیٰ ہو گیا ہر متنفس سے باوجود ہونے اس کے مختص ساتھ اس کے اور واقع نہ ہوا اس سے علم پر تو ہو گا نہ مطلع ہونا اس کے ماسوا کے علم پر بدرجہ اولیٰ اھ اور امام نسفی نے مدارک میں فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ نہ پہچانا ماریئے اس چیز کو جو اس کے ساتھ خاص تھی اگرچہ اسے اپنے حمل کا علم ہوا اور کوئی چیز انسان کے ساتھ اس کے کسب سے اور اس کے انجام سے زیادہ خصوصیت رکھنے والی نہیں تو جب اسے ان دونوں کی معرفت کی کوئی راہ نہیں تو ان کے ماسوا کی معرفت کی معرفت بعید تر ہوگی۔ میں کہتا ہوں تمھیں کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کیا اس غیب کو بجائے قول الٰہی "وما تدری نفس ماذا تکسب غدا" (کیا جانے کوئی جان کہ کل کیا کمائے گا) اپنے قول "لا یعلم احد مایکون فی غد" سے (یعنی نہیں جانتا ہے کوئی کہ کیا ہوگا کل) جیسا کہ اسے مستقل بخاری میں ہے یا اپنے قول "لا یعلم ما فی غد الا اللہ" سے کہ نہیں جانتا کل کی خبر کو مگر اللہ جیسا کہ تفسیر لقمان میں ہے یعنی مختصر رہ مدت

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط ای مازال وماتجاوز احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وفی حدیثہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ والذی بعثہ بالحق ما اخطوا الحدود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رواہ مسلم

وھذا سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ لما اتت اللیلۃ التی استشھد فی صبیحتھا جعل یکثر من الخروج من البیت والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ماکذَبت وماکُذِبتُ وانھا اللیلۃ التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجھہ فطردِوھن فقال دعوھن فانھن نوائحُ والاقرع ابن شفی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وان علمت حبلھا ما یختص بھا ولا شئ اخص بالانسان من کسبہ وعاقبۃ فاذا لم یکن لہ طریق الی معرفتھا کان معرفۃ ما عداھما ابعد اھ اقول وحسبک ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جعل عن ھذا لعب مکان قولہ عزوجل وماتدری نفس ماذا تکسب غدا القولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایعلم احد ما یکون فی غد کما فی استسقاء البخاری اذ قولہ لا یعلم ما فی غد الا اللہ کما فی تفسیر لقمان منہ اھ منہ حفظہ ربہ - مدنیہ لہ وقال الامام الجلیل الجلال الدین السیوطی فی الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بذکر اصحابہ فی الکتب السابقۃ مانصہ اخرج ابن راھویہ فی مسندہ

Marfat.com

اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کی پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا، وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلاً تجاوز نہ کی اور انھیں کی حدیث میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر فرمادی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی یہ بھی مسلم کی روایت ہے اور یہ ہیں ہمارے سردار علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب وہ رات آئی جس کی صبح انھوں نے شہادت پائی اس رات میں بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے اور فرماتے خدا کی قسم نہ میں غلط کہتا ہوں نہ مجھ سے غلط کہا گیا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا اور بطیں حضور کی طرف حضور کے مواجہہ میں چلاتی ہوئی آئیں لوگوں نے ان کو ہانکا فرمایا رہنے دو کہ یہ نوحہ کر رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی اقرع[۱] بن شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[۱] وقال الامام الجلیل الخاتم جلال سیوطی نے خصائص الکبری کے باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذکر اصحابہ فی کتب سابقہ (یعنی حضور کے خصائص میں سے ہے آپکے صحابہ کا ذکر اگلی کتابوں میں) کہ فرمایا ابن راہویہ نے اپنی مسند میں

Marfat.com

بحدیث حسن عن افلح مولی ابی ایوب
الانصاری قال کان عبد اللہ ابن سلام
قبل ان یاتی اہل مصر یدخل علی رؤس
قریش فیقول لہم لاتقتلوہ[عہ] فواللہ لیموتن
الی اربعین یوما فابوا فخرج لہم بعد ایام
فقال لہم لاتقتلوہ فواللہ لیموتن الی خمسۃ
عشر لیلۃ وقد قدمنا ان المذکور من ھذا
الباب ٭ فی کلام الاصحاب ٭ عن الاولیاء الاحباب
نفعنا اللہ بہم فی الدارین بحر لایدری قعرہ ٭
ولاینزف غمرہ ٭ ولکن اذکر لک حدیثا
واحدا یقوم مقام عدۃ احادیث ٭ یخترق
بہ کل صدر منکر و یحترق بہ کل قلب خبیث
قال الامام الأجل ٭ العارف الأمجد ٭ الولی الاکمل
شیخ القراء وعمدۃ العلماء ٭ وزبدۃ العرفاء سیدنا
الامام ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی
الشطنوفی المصری (الذی قد تلمذ علیہ[عہ]
الامام الأجل ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد
ابن محمد بن الجزری صاحب حصن الحصین
وقد حضر مجلسہ[عہ] امام فن الرجال الشمس
الذہبی صاحب میزان الاعتدال وذکرہ فی
فی طبقات القراء ومدحہ وقد وصفہ
الامام الأجل العارف باللہ عبد اللہ بن اسعد
الیافعی الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ فی مرآۃ
الجنان بالامام وبالقاب[عہ] جلیلۃ عظیمۃ الاعظام
ووصفہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی

عہ ۱: امیرالمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ
عہ ۲: بواسطۃ بہذہ کما سیاتی ۱۲ منہ
عہ ۳: قال الشیخ المحقق عبد الحق المحدث الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاعلیٰ بہجۃ الاسرار کتاب عظیم این کتاب بہجۃ الاسرار است و مصنف وے شریف مشہور است مشہور معروف آن از علماء قراءت مشہور و اکابر واحوال شریف وے در کتب مسطور و مذکور است ذہبی که از اعاظم و اکابر علمائے حدیث است و در طبقات القراء آیمہ الرجال گوید در طبقات القراء مصنف بہجۃ الاسرار را تعریف علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریۃ ۱۲ منہ
عہ ۴: العابد سنہ اربع واربعین و مجلس وے حاضر آمدہ
عہ ۵: سنہ ولادت و سنہ ... و سکونت وے ...

بحدیث حسن روایت کیا کہ افلح غلام آزاد شدہ سیدنا
ابو ایوب انصاری نے کہا کہ تھے عبداللہ بن سلام قبل اس کے کہ
مصریوں کے پاس آتے رؤسائے قریش کے یہاں جاتے تو ان
سے کہتے کہ اسے عہ قتل نہ کرو، خدا کی قسم وہ چالیس دن کے اندر
مرجائیں گے تو انھوں نے انکار کیا، چند روز کے بعد پھر
گئے اور ان سے کہا کہ اسے قتل نہ کرو کہ بخدا وہ پندرہ
شب کے اندر مرجائیں گے اور ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ اس
بارے میں کلام اصحاب کرام و اولیائے عظام (اللہ انھیں
ہمارے لئے دونوں جہان میں نفع بخش فرمائے) ایک
سمندر ہے کہ جس کی تھاہ نہیں ملتی اور اس کے پانی کا سارا
انبوہ کھنچتے نہیں کھنچتا لیکن میں" ایک جو قائم مقام بہت سی حدیثوں
کے ہے ذکر کرتا ہوں جس سے منکر کا سینہ پھٹ جائے اور ہر خبیث
دل جل جائے امام اجل عارف افضل ولی اکمل شیخ القراء عمدۃ العلماء
زبدۃ العرفا سیدنا امام ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی مصری
وہ ہیں جن کی شاگردی عسہ کا شرف امام اجل ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن
محمد بن جزری صاحب حصن حصین نے اختیار کی اور ان کی
مجلس میں امام فن رجال شمس ذہبی صاحب میزان الاعتدال
نے حاضری دی عہ
اور طبقات قراء میں ان کو ذکر کیا اور انھیں سراہا اور امام
اجل عارف باللہ عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مرآۃ الجنان میں انھیں امام نے کہا اور بڑے بڑے جلالت و عظمت
والے القاب سے ادا کیا اور امام جلیل القدر جلال سیوطی نے
حسن المحاضرہ میں امام یکتا فرمایا) اپنی کتاب مستطاب چمکانے

عہ یعنی امیرالمؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲
عسہ ان کی شاگردی بالواسطہ ہے ۱۲ منہ
جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے زبدۃ الآثار میں فرمایا
عہ علامہ ابوالحسن بہجۃ الاسرار کی کتاب بڑی نایاب ہے علماء قرأت
کے مصنف مشہور و معروف ہیں یہ بہت بڑے علامہ محدث ہیں اور اکابر علماء حدیث سے ہیں ان کو طبقات القراء میں سراہا گیا ہے
مصنف بہجۃ الاسرار کی سوانح میں حضرت شیخ علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام القراء
نور الدین شیخ القراء ابوالحسن جن کا مولد مصر قاہرہ ہے
۶۴۴ھ میں ان کی مجلس تدریس میں بیٹھا ان کا اچھا طریقہ پایا ان کا سکوت
سند آیا، یہ عبارت امام ذہبی کی ہے اور کہا امام

حسن المحاضرة بالأمام الاوحد) فی کتا به
المستطاب اللامع الانوار الجامع الاسرار
الحری ان یکتب علی الخناجر ولو بالخناجر
اعنی بهجة الاسرار ومعدن الانوار التی قال
فیها الشیخ عمر بن عبد الوهاب الفرضی الحلبی قد
تتبعتها فلم اجد فیها نقلا الاوله فیه متابعون
وغالب ما اوردها فیها نقله الیافعی فی اسنی
المفاخر و فی نشر المحاسن وروض الریاحین
وشمس الدین الزکی الحلبی ایضا فی کتاب الاشراف
ام کما نقله فی کشف الظنون **اقول** انما
ذکرت هذه اعانة للقاصر نظرو الا بدنا شمس
لا تحتاج للتعریف) فی ذکر سیدی العارف
الامام الجلیل مکارم النهر خالصی قدس سره
الذی هو من اجل خلفاء سیدی علی بن هیتی
نفعنا الله تعالی ببرکاته وقد تشرف
ایضاً برویة ولی الاولیاء سیدنا الغوث الاعظم
رضی الله تعالی عنه وکان یقول ما رأیت
عینای مثل الشیخ محی الدین عبد القادر
رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین ما نصه
اخبرنا الشیخ ابو الفتوح داؤد بن ابی المعالی
نصر بن الشیخ ابی الحسن علی ابن الشیخ ابی المجد
المبارک بن احمد البغدادی الحریمی الحنبلی
قال اخبرنا والدی قال سمعت جدی ابا المجد
رحمه الله تعالی یقول کنت یوماً عند الشیخ
مکارم رضی الله تعالی عنه بدارہ علی نهر

Marfat.com

والی انوار کی اسرار کی جامع جواس کے لائق کہ سینوں پر خنجروں سے
تحریر کی جائے یعنی بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار وہ کہ جس کے متعلق
شیخ عمر بن عبدالوہاب فرضی حلبی نے فرمایا کہ درحقیقت میں نے اس
میں تلاش کیا تو میں نے کوئی نقل ایسی نہ پائی جس کے متابعت
کرنے والے نہ ہوں اور اکثر نقول اس میں وہ ہیں جنھیں امام
یافعی نے اسنی المفاخر اور نشر المحاسن اور روض الریاحین اور
شمس الدین ترکی حلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا اھ
یوں ہی نقل کیا کشف الظنون میں ذکر سیدی عارف باللہ
جلیل القدر مکارم النہر خالصی قدس سرہ جو کہ اجل خلفائے سیدی علی
بن ہیتی سے ہیں رضی اللہ عنہما کی برکتوں سے ہمیں نفع دے میں کہتا ہوں
کہ میں نے اس کوتاہ بین کی اعانت ہی کے لئے ذکر کیا۔ ورنہ
آفتاب محتاج توصیف نہیں۔

اور یقیناً دیدار فرحت وآثار ولی الاولیاء دستگیر دو
عالم غوث الاعظم والمعظم سے مشرف ہوئے اور کہتے تھے کہ
میری آنکھ نے محی الدین عبدالقادر جیسا پیر نہ دیکھا رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین جس کی عبارت یہ ہے ہمیں خبر دی
شیخ ابوالفتح داؤد ابن ابی المعالی نصر ابن شیخ ابی الحسن
علی ابن شیخ ابی المجد مبارک ابن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے
انھوں نے کہا ہمیں خبر دی میرے والد نے کہا میں نے
اپنے دادا ابوالمجد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں
ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے

Marfat.com

الخالص فخطر فی نفسی لو رایت شیئاً من کرامة فالتفت الی متبسما وقال سید خل علینا خمس نفر احدهم عجمی ابیض اللون احمر بخده الایمن شامة بقی من عمره تسعة اشهر ثم یفترسه اسد فی البطائح ومن ثم یبعثه الله تعالی والاخر عراقی ابیض اشقر بعینه حور د برجله عرج یمرض عندنا شهرا ثم یموت والاخر مصری اسمر فی کفه الایسر ست اصابع وبفخذه الایسر طعنة رمح اصیب بها منذ ثلثین سنة یموت بارض الهند تاجرا بعد عشرین سنة. والاخر شامی ادمی اللون شثن الاصابع یموت بارض الحریم علی باب داره بعد سبع سنین وثلاثة اشهر وسبعة ایام والاخر من ارض الیمن ابیض اللون هو نصرانی وتحت ثیابه زنار خرج من بلاده منذ ثلث سنین ولم یعلم به احد یمتحن المسلمین من یکشف منهم حاله وقد اشتهی العجمی لحما مشویا وقد اشتهی العراقی اوزة بارز واشتهی المصری عسلا بسمن واشتهی الشامی تفاحا من فاکهة الشام واشتهی الیمنی بیضا مسلوقا ولم یعلم احد بشهوة الاخر وستأتینا ارزا قهم

قال القرشی کلام الذہبی. انتہیٰ ما قال ابن کثیر فی کتابہ بہجۃ الاسرار الشطنوفی من الشیخ عبد القادر بمصر علی مصر وکان من اجلۃ مشائخ الشیخ واجازنی ابن ... وقال رحمی الشیخ فی زبدۃ الآثار بہجۃ الاسرار عبد الحق الشیخ الامام الاجل الفقیہ تصنیف الشیخ الاوحد البارع نور الایمان من القری الامام علی بن یوسف الشافعی روح اللہ ابو الحسن الشیخ یحییٰ ... رحمہ الاعظم ضی اللہ ربیب ابن ... تعالیٰ عنہ

وسلطان دہو

قال فی بشارۃ قولہ رضی اللہ تعالی عنہ طوبی لمن رآنی ولمن رای من رآنی آہ قلت فانہ رحمہ اللہ تعالی علیہ وتلمذ القاضی الامام الاجل ابی صالح نصر ہبۃ اللہ تلمذ علی ابیہ اوحد الحفاظ وسند الائمۃ والحفاظ تاج الملۃ والدین ابی بکر عبد الرزاق تلمذ علی ابیہ قطب الوری غوث الثقلین شیخ الانس والجن والملائکۃ ولی الاولیاء محی الدین سیدنا السید الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم وافاض علینا فی الدارین من برکاتہ وبرکاتہم آمین اہ منہ حفظہ جد یک للعہ کما قال فیما روی الشیخ الامام الفقیہ العالم المقری علی بن

Marfat.com

گھر نہر خالص پر تھا تو میرے دل میں خطرہ گذرا کہ کاش
میں حضور کی کچھ کرامت دیکھتا تو حضور نے مسکراتے ہوئے
میری طرف التفات فرمایا عنقریب پانچ شخص ہمارے پاس آئیں گے
ان میں سے ایک گورا سرخ رنگ والا اس کے سیدھے رخسار پر تل ہے
اسکی عمر کے ۹ مہینے باقی ہیں پھر اسے بطائح میں شیر پھاڑ ڈالے گا پھر
وہیں اللہ تعالیٰ اٹھائے گا اور دوسرا عراقی سرخ سفید کا مالنگڑا ہمارے
پاس ایک مہینہ مریض رہے گا پھر مر جائیگا اور ایک مصری گندم
گوں کے بائیں ہاتھ میں چھ انگلیاں ہونگی بائیں ران میں نیزہ کا

اے جس نے مجھے دیکھا اور اسے جس نے اسے دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا

میں کہتا ہوں کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ امام جلیل ابو القاضی ابو صالح شاگرد ہیں اپنے باپ نصر رحمۃ اللہ اور وہ شاگرد ہیں اپنے باپ عبد الرزاق سید الائمہ والعرفاء وصدر الحفاظ تاج الملۃ والدین ابی بکر قطب الوری کے جو بیٹے ہیں شیخ الانس والجن غوث الثقلین مالک الملکۃ الاولیاء

کوبچہ ہوگا جو اسے تیس برس سے پہنچا ہوگا ۔ ہندوستان میں بحالت تجارت
بعد تیس برس کے مرے گا اور ایک شامی گندمی رنگ انگلیوں پر لگا پڑا ہوا
وہ زمین حریم میں تیرے گھر کے دروازہ پر مرے گا ۔ بعد سات برس تین مہینے
سات دن کے ۔ اور ایک یمنی گورا وہ نصرانی ہے ۔ اس کے لباس کے نیچے زنار
(جینو) ہے ۔ اپنے ملک سے تین برس ہوئے نکلا اور اس نے کسی کو نہ بتایا تاکہ
مسلمانوں کی جانچ کرے کہ کون اس کا اظہار حال کرتا ہے اور یقیناً عجمی نے
بھنا ہوا گوشت چاہا اور عراقی نے بط چاول کے ساتھ اور شامی نے شامی سیب
اور یمنی نے انڈا نیم برشت چاہا ، اور کسی نے اپنی خواہش دوسرے کو
اور عنقریب ہمارے پاس ان کے کھانے اور ان کی خواہشات ۔ لہ

للعه تو منجملہ اس کے وہ ہے کہ انھوں نے اس میں کہا ، روایت کیا ہم سے فقیہ
عالم مقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر ابن معصار شافعی لخمی نے مناقب
حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ پانچ طریقوں

سے اھ منہ حفظہ ربہ حمید ہ

Marfat.com

وشہوا تہم رغداً من کل مکان والحمد للہ رب العلمین
قال ابوالمجد رحمہ اللہ تعالے نواللہ لم نلبث الا یسیرا
حتیٰ دخلوا خمسۃ کما وصف الشیخ رضی اللہ تعالے عنہ لم
یخل من اوصافہم بشئ نسألت المصری عن طعنۃ نخذہ نتعجب
من سوالی فقال ہذہ طعنۃ اصبت بہا منذ ثلثین سنۃ ثم
جاء رجل ومعہ تلک الاصناف التی اشتہوہا فوضعہا بین
یدی الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فامرہ فوضع بین یدے
کل واحد منہم شہوتہ وقال لہم کلوا ما اشتہیتم فغمی
علیہم فلما افاقوا قال الیمنی للشیخ یا سیدی ما وصف الرجل
اطلع علے اسرار الخلق قال ان یعلم انک نصرانی وتحت ثیابک
زنار فصرخ الرجل وقام الی الشیخ واسلم فقال لہ یا بنی
کل من رآک من المشائخ فقد عرف حالک ولکن عرفوا
عن اسلامک علی یدی فامسکوا عن کلامک قال
ولقد جرت الحال فی وفاتہم کما اخبر الشیخ رضی اللہ تعالے
عنہ فی الوقت الذی ذکرہ والمکان الذی عینہ من غیر
تقدیم ولا تأخیر ومات العراقی عند الشیخ فی الزاویۃ
بعد ان مرض شہرا وکنت ممن صلی علیہ ومات الشامی
عند نا بالحریم علے باب داری طریح ولو دی لہ فخرجت

؎ یوسف بن جریر بن معصار الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ
عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ بسندہ من خمس طریق
اھ منہ حفظہ ربہ حجد یک۔

ہر جگہ سے ہمارے پاس آئیں گی واللہ الحمد ابوالمجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ پانچوں آگئے جیسا کہ شیخ نے بیان کیا تھا اور ان کے حلیوں میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی میں نے مصری سے اس کی ران کے زخم کا حال دریافت کیا تو اُسے میرے پوچھنے سے اچنبھا ہوا اور کہا کہ یہ زخم مجھے تیس برس ہوئے جب پہنچا تھا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ ان کی خواہشوں کی تمام اقسام تھیں وہ حضرت شیخ کے سامنے رکھ دیں تو شیخ نے اسے حکم دیا اس نے ہر ایک کے سامنے اس کی خواہش کی چیز رکھ دی اور ان سے کہا کہ جو تم چاہتے ہو وہ کھاؤ تو انھیں غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو یمنی نے شیخ سے عرض کیا کہ اے سردار کیا تعریف ہے اس شخص کی جو مخلوق کے بھیدوں پر آگاہ ہے، فرمایا یہ کہ اس نے جانا کہ تو نصرانی ہے اور تیرے کپڑوں کے نیچے زنار ہے تو وہ شخص چیخ پڑا اور شیخ کی طرف کھڑا ہوا اور اسلام لایا تو شیخ نے فرمایا کہ اے میرے لڑکے ہر وہ شخص جس نے مشائخ سے تجھے دیکھا تو یقیناً تیرا حال جان لیا لیکن وہ جانتے تھے کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر ہے وہ تیری بات سے رکے، فرمایا اور بلاشبہ ان کی وفات ویسی ہی ہوئی جیسے شیخ نے خبر دی تھی اسی وقت مذکور پر اور بعینہٖ اسی جگہ بلا تقدیم و تاخیر کے اور عراقی مرا شیخ کے پاس اسی زاویہ میں بعد اس کے کہ مہینہ بھر مریض رہا اور میں اس کے جنازہ کے نمازیوں میں تھا اور شامی مرا ہمارے پاس حریم میں میرے گھر کے دروازہ پر پڑا تھا، اور آواز دی گئی تو میں باہر آیا تو ناگاہ وہ ہمارا رفیق شامی تھا اس کی موت میں اور اس وقت میں کہ میں اس کے ساتھ شیخ سے ملا تھا سات برس تین مہینے سات دن تھے رحمہ اللہ تعالیٰ اھ تو دیکھو کہ یہ خادم خادمان خدام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انھوں نے ایک جان کے متعلق بہتیرے غیبوں کی خبر دی جن میں سے راز درون سینہ مرنے کی جگہ اور موت کے اوقات اور موت کے اسباب اور وہ کل کیا کرے گا اور اس کے ماسوا اور اگر تجھے شک ہو

فاذا هو صاحبنا الشامی و بین موته و بین الوقت الذی جمعت
به عند الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنه سبع سنین و ثلاثة اشهر
و سبعة ایام رحمه اللہ تعالیٰ اهـ فانظر الی هذا الذی هو
خادم من خدام خدام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیه وسلم قد اخبر فی نفس واحدة باثنین وسبعین
غیبا فیها ما فی الصدور و امکنة الموت وازمنة الموت
واسباب الموت وما یکسب غدا الی غیر ذالک وان
شککت فیما ذکرت من العدد فخذ وعد الاطلاع
علی خطرة ابی المجد والاخبار بانه سید خل علینا
نفر وانهم خمسة وان واحدهم عجمی والثانی عراقی
والثالث مصری والرابع شامی والخامس یمانی فهذه
ثمانیة غیوب ثم المتعلق بالعجمی احد عشر غیبا
انه ابیض وبیاضه مشرب بحمرة وبه شامة وهی علی
خده وذلک الخد ایمن وقد اشتهی لحما وشهوته
فی الشواء دون الطبیخ او القدید ویموت بعد تسعة
اشهر وموته بافتراس الاسد وذلک بالبطائح وهنالک
یدفن ولا ینقل ویبعث من ثمه وکذلک المتعلق بالعراقی
احد عشر غیبا انه ابیض وفیه شقوة وبعینه حور و
برجله عرج وقد اشتهی اوزة وان یاکلها بارز ویمر من
عند الشیخ ویمتد مرضه شهرا وبه یموت والموت هنا هو
بعد شهر والمتعلق بالمصری خمسة عشر غیبا انه اسمر ذو ست
اصابع وذلک فی کفه الیسری وقد طعن برمح وذلک فی
فخده وهو یسری وقد اصابتها قدیما وذلک ثلثون
سنة قد اشتهی عسلا لکن لا مر قابل ممزوجا بسمن ویکتسب
بالتجارة ویتجر بالهند ولا یزال یتجر الی آخر عمره ویموت
بالهند وذلک بعد عشرین سنة والمتعلق بالشامی تسعة

Marfat.com

جو ہیں نے تعداد ذکر کی تو پھر گن اطلاع اور خطرہ ابوالمجد کے جوان کا خبر دینا کہ عنقریب ہمارے پاس آئیں گے پانچ آدمی ایک ان میں کا عجمی ہے دوسرا عراقی تیسرا مصری اور چوتھا شامی اور پانچواں یمنی یہ آٹھ غیب ہوئے پھر عجمی کے متعلق گیارہ غیب کہ وہ گورا ہوگا اس کی سپیدی میں سرخی ملی ہوگی اور اس کے تل ہوگا اور وہ اس کے رخسارہ پر اور یہ رخسارہ سیدھا ہوگا اور گوشت کی خواہش کرے؛ اور اس کی خواہش بھنے ہوئے گوشت کی ہوگی نہ پکے یا سوکھے کی اور وہ نو مہینہ بعد مرجائے گا اور اس کی موت شیر کے پھاڑنے سے ہوگی اور یہ بطائح میں ہوگی اور وہیں دفن کیا جائے گا اور وہاں سے منتقل نہ ہوگا اور یہیں سے اس کا حشر ہوگا۔ یونہیں متعلق عراقی گیارہ غیب ہیں وہ گورا ہے اور اس میں سرخی جھلکتی ہے اور اس کی آنکھ میں پھلی ہے اور اس کے پاؤں میں لنگ ہے اور بط چاہے گا اور یہ کہ اسے چاولوں کے ساتھ کھائے گا اور یہ شخص بیمار ہوگا اور ایک مہینہ تک مرض میں مبتلا رہے گا اور اسی سے مرجائے گا اور یہاں مرے گا اور ایک مہینہ بعد مرے گا اور مصری کے متعلق پندرہ غیب ہیں یہ کہ وہ گندم گون چھنگا اور چھٹی انگلی الٹے ہاتھ میں ہوگی اور اس کے نیزے کا کوچہ ہوگا اور اس کی ران میں تھوگا وہ الٹی ران ہوگی اور یہ زخم اسے اس کا پورا نہ ہوگا اور تیس برس کا ہرن اور یہ شہد کی خواہش کرے گا، صرف شہد خالص نہیں بلکہ گھی سے ملا ہوا، اس کا کسب تجارت ہوگی اور تجارت گاہ اس کی ہندوستان میں ہوگی اور اپنی آخر عمر تک تجارت ہی کرتا رہے گا اور وہ ہندوستان میں مرے گا اور اس کی موت بیس برس کے بعد ہوگی اور شامی کے متعلق نو غیب، وہ گندمی رنگ کا ہوگا جس میں سپیدی غالب ہوگی موٹے موٹے گٹے پڑی ہوئی انگلیوں والا ہوگا اور سیب کی خواہش کرے گا اور شامی سیب چاہے گا زمین حریم میں مرے گا اور اس کی موت ابوالمجد کے گھر کے دروازہ پر ہوگی اور اس کی عمر سے سات برس اور مہینوں میں سے تین اور ایام

Marfat.com

غیوب انہ اسمر اللون مع ان الغالب علی الشوام البیاض وھو شثن الاصابع غلیظھا وقد اشتھی تفاحا وانما یشتھی من بلادہ ویموت بارض الحریم وذلک علی باب دار ابی المجد وقد بقی من عمرہ من السنین سبع ومن الشھور ثلاثۃ ومن الایام سبعۃ والمتعلق بالیمنی ثمانیۃ غیوب انہ ابیض اللون وان الیمانیۃ سمر وھو نمر انی وتحت ثیابہ زنار وقد خرج من بلادہ لامتحان المسلمین ومدۃ خروجہ ثلاث سنین ولم یخبر احدا بما نوی لا اھل بیتہ ولا اھل بلدتہ وقد اشتھی بیضا وان تکون مسلم قد نھذہ اثنان وستون غیبا وخمسۃ ان احدہ ... لم یطلع علی شھوۃ غیرہ وخمسۃ ان شھوۃ کل منھم ... سنا ... نیا من الغیب فتمت اثنین ... بعین غیبا فسبحان الذی ... عطی ماشاء من شاء من عبادہ ولہ الحمد ... حفظہ ربہ مدینہ

کان یعلم یقینا ان ... با ... ارض یموت اخرج عنہ ابن السکن وابن منده ... ابن عساکر قال دخل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مرض یعودنی فقلت ما احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتھاجرن الی ارض الشام وتموت بالربوۃ من فلسطین فمات فی خلافۃ عمر رضی اللہ تعالی عنہ ودفن بالرملۃ وھذا نبی اللہ الصدیق علیہ الصلاۃ والسلام قائلا لاھل مصر

لہ وقال الامام السیوطی فی خصائص الکبری باب اخبارہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن السحابۃ التی مطرت بالیمن اخرج البیہقی عن ابن عباس قال اصابتنا سحابۃ فخرج علینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی آنفا فسلم علی واخبرنی انہ یسوق السماء الی

ہیں سے سات باقی ہیں اور یمنی کے متعلق آٹھ یہ کہ وہ گورا ہوگا اور یمنی گندم گون ہوتے ہیں وہ نصرانی ہے اس کے کپڑوں کے نیچے زنار ہے (جینو) اور آپ نے ملک سے مسلمان کے امتحان کے لئے نکلا اور اسے نکلے ہوئے تیس برس ہوئے اور اس نے اپنی نیت کی کسی کو خبر نہ کی۔ نہ گھر والے نہ اہل شہر کو اور اس کی خواہش اندلس ہے اور یہ کہ اندا نیم برشت تو یہ باسٹھ غیب ہوئے اور پانچ یہ کہ ان سے کوئی دوسرے کو اپنی خواہش پر مطلع نہ کر سکا اور پانچ یہ کہ ہر ایک کی خواہش کی چیز ہمیں غیب سے ملے گی تو یہ بہتر غیب پورے ہوئے تو پاکی اس کے لئے جس نے عطا کیا جو چاہا جسے اپنے بندوں میں سے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

یقیناً جانتے تھے کہ کس زمین میں ان کا انتقال ہوگا یہ حدیث ان سے ابن سکن اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کی انھوں نے فرمایا میری ایک بیماری میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مجھے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کی مجھے یہی گمان ہے کہ میں اپنے اس مرض میں مر جاؤں گا ارشاد فرمایا ہرگز نہیں ضرور تو زندہ رہے گا اور شام کی طرف ہجرت کرے گا اور فلسطین میں ایک ٹیلے پر مرے گا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا اور رملہ میں دفن ہوئے اور یہ ہیں اللہ کے نبی یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ انھوں نے مصریوں سے فرمایا تم سات برس حسب دستور

لے وقال الامام السیوطی الخ اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں فرمایا باب حضور کا خبر دینا اس بادل سے کہ برسا یمن میں روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالہ کی طرف جسے ضریح کہا جاتا ہے تو ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا علامہ بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کے

Marfat.com

واد بالیمن یقال لہ ضریح فجاءنا راکب بعد ذلک فسالناہ
عن السحابۃ فاخبر انہم مطروا فی ذلک الیوم قال البیہقی ولہ
شاھد مرسل عن بکر بن عبد اللہ المزنی ان النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اخبرنا عن مالک السحاب[عہ] انہ یجئی من
بلد کذا وانہم مطروا یوم کذا وانہ صلی اللہ تعالیٰ

عہ کذا فی الاصل والصحیح عندی ملک السحاب

تزرعون سبع سنین دابا قال یاتی من بعد ذلک
سبع شداد قال ثم یاتی من بعد ذلک عام فیہ
یغاث الناس فقد علم ان المطر یأتیہم سبعۃ اعوام
علی حین ثم لا یمطرون سبع سنین ثم فی عام الخامس عشر یمطرون
وینبت العنب فیعصرون ؞ مالی اعد الجزئیات
ولا حصر لہا ؞ وقد ثبت علم جمیع الخمس سوی
الساعۃ علی خلاف فیہا بثبوت لا ریب فیہ عند
اھل النہی فان کل ذلک مثبت فی اللوح المحفوظ
قطعا وقد علم اطلاع کثیر من الملائکۃ والاولیاء

علیہ وسلم سألہ علیہ السلام متی تمطر بلدنا فقال یوم کذا وعندہ
ناس من المنافقین فحفظوہ ثم سألوا عن ذلک فوجدوا التصدیقۃ فامنوا
وذکروا ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لہم زادکم اللہ تعالیٰ ایمانا۔
۱۲ قولہ مالک السحاب اقول ھکذا فی نسختی للخصائص بالالف بعد المیم
وھی بحمد اللہ تعالیٰ نسخۃ قدیمۃ کتب فی آخرھا کان الفراغ من
کتابۃ النسخۃ المبارکۃ یوم السبت المبارک سابع عشر شہر
شعبان المبارک من شہور سنۃ اثنتین وثلاثین والف ۱ھ
قد مضت علی کتابتہا ثلثمائۃ سنین وانتقصت تسعا ام منہ عفی عنہ
لہ اللہم لک الحمد من یرزق اتباع الحق والانصاف والتجنب عن الجزاف

کھیتی کروگے فرمایا پھر اس کے بعد سات برس کرے آئیں گے فرمایا پھر اس کے بعد دہ سال آئے گا کہ لوگ مینہ دیے جائیں گے تو انھوں نے یقیناً جانا کہ سات برس مصر والوں کو مینہ وقت پر ملے گا پھر سات برس تک نہ برسے گا پھر پندرھویں سال ان پر برسے گا۔ اور انگور اگیں گے تو وہ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ مجھے کیا ہوا کہ میں جزئیات گنا رہا ہوں ان کا تو حصر نہیں حالانکہ قیامت کے سوا کہ اس میں تو اختلاف ہے باقی ان پانچوں غیبوں کی سب باتوں کا علم ایسے ثبوت سے ثابت ہے جس میں اہل عقل کے نزدیک مجال شک نہیں اس لئے کہ یقیناً یہ سب غیب لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں اور بے شک معلوم ہوا کہ بکثرت ملائکہ اور اولیا اس پر مطلع ہوتے ہیں۔

لئے شاہد مرسل ہے بکر ابن عبداللہ مزنی سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر سے اور بلاشک وہاں اس دن پانی برسا اور بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ملک علیہ السلام سے دریافت کیا۔
کہ ہمارے شہر میں کب پانی برسے گا تو اس نے کہا فلاں دن اور حضور کے پاس بعض منافق لوگ تھے تو انھوں نے اسے یاد رکھا پھر انھوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اس کی تصدیق پائی تو ایمان لائے اور اس کا تذکرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تمھارا ایمان زائد کرے اھ قولہ مالک السحاب اقول یوں ہی ہے میرے نسخہ خصائص میں الف کے ساتھ بعد میم کے اور بحمدہ تعالیٰ پرانا نسخہ ہے جس کے آخر میں تحریر ہے کہ اس نسخہ مبارکہ کی کتابت سے فراغ ہفتہ کے مبارک دن سترہ ماہ شعبان مبارک ۱۰۳۲ھ اس کی کتابت کو تو کم تین سو برس گذرے اھ منہ عفی عنہ مدنیہ
لے اللہم لک الحمد لہٰذا الٰہی تیرے ہی لئے خوبی ہے جیسے حق کی پیروی روزی کرے اور انصاف اور گذاف دبے راہی سے بچنے کی توفیق دے
پابند دست دلیل ہو جدھر وہ چلے ادھر چلے اور ٹھہرے جہاں ٹھہرے ہمیں
قرآن کریم نے رہنمائی فرمائی کہ قرآن ہر شے کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہے، نبی کریم

Marfat.com

علیہ فضلا عن الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام علما لاینکرہ الا محروم۔ بل قد وصف اللہ تعالٰی اللوح فی کتابہ الکریم بوصف المبین ؛ والمبین ھوالذی یوضح ویبین ؛ فان کان اللوح مغیبًا عن ابصار الخلق جمیعا ؛ فما یبین ولمن یبین ؛ قال تعالٰی

و کل شئ احصینہ فی امام مبین۔ قال البیضادی یعنی اللوح المحفوظ وقال تعالٰی "ومامن غائبۃ فی السماء والارض الا فی کتب مبین" قال الامام البغوی فی معالم التنزیل ای فی اللوح المحفوظ وقال الامام النسفی فی مدارک التنزیل المبین الظاہر المبین لمن ینظر فیہ من الملائکۃ وقال علی القاری فی المرقاۃ

لا عنساف یکون اسیرید البرھان یسیر حیث یسیر ویقف حیث یقف ارشدنا القران الکریم انہ تبیان کل شئ وتفصیل کل شئ لنبیہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والشئ ھوالموجود واطلاق الموجود علی ماکان وبان اوماھو بعرضۃ ان یکون مجازا والمجاز لا یصار الیہ الا بدلیل فلولا ان اللہ سبحانہ وتعالٰی اثبت فی اللوح المحفوظ

کل ماکان وما یکون وھذہ المثبتات فی اللوح موجودۃ فیہ قطعا عند نزول الایات الکریمۃ لما دلت الایات الا علی علم جمیع الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزولھا دون ما وجد وعدم وما لم یوجد بعد لعدم تناول لفظ الشئ لہ حقیقۃ لکن ذلک الاثبات التی بحمد اللہ تعالٰی باثبات علم جمیع ماکان وما یکون مما اثبت فی اللوح لکونہ بہ من الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزول الایات کسائر النقوش والمرسومۃ فی کتاب

Marfat.com

نہ کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ ایسے علم سے معلوم ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر محروم بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں لوح کی صفت میں مبین فرمایا ہے اور مبین اسی کو کہتے ہیں جو واضح اور ظاہر کرے تو اگر لوح تمام مخلوق کی نگاہوں سے غائب ہو تو کس بات کے لئے مبین ہے اور کس کے لئے مبین ہے رب عزوجل فرماتا ہے، ہر چیز ہم نے ایک مبین پیشوا میں گن دی ہے بیضاوی نے کہا یعنی لوح محفوظ اور رب عزوجل نے فرمایا آسمان وزمین کا کوئی غیب ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو اور امام بغوی نے معالم التنزیل میں فرمایا یعنی لوح محفوظ میں اور امام نسفی نے مدارک التنزیل میں فرمایا لوح مبین ہے یعنی جو ملائکہ اسے دیکھتے ہیں ان کے لئے ظاہر اور روشن ہے، اور علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں کہا۔

پائی گئی بہ سبب نہ شامل ہونے لفظ شیٔ کے اس کو حقیقتاً لیکن یہ اثبات بحمداللہ تعالیٰ لے آیا اثبات علم جمیع ما کان ومایکون کو اس چیز سے کہ مثبت ہے لوح میں بہ سبب ہونے اس کے کہ بیچ اس کے اشیاء موجودہ فی العالم کے وقت نزول ہونے آیات کے جیسے نقوش مرسومہ کتاب میں موجود ہیں اور یقیناً معلوم ہے کہ لوح متناول نہیں ہر آنے والے کو ابد تک چونکہ متناہی کا احاطہ غیر متناہی کو صحیح نہیں اور لوح میں وہی ثبت ہے جو پہلے دن سے تھا اور قیام قیامت تک ہوگا اور میرے نزدیک کوئی دلیل قاطع اب تک اس پر قائم نہ ہوئی کہ یہ غایت مغیا میں داخل ہے یا خارج تو اگر

علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے اور شے موجود ہے اور اطلاق موجود کا اوپر اس چیز کے کہ تھی اور نہ رہی یا وہ کہ آئندہ ہوگی مجاز ہے اور مجاز کی طرف بلا دلیل مصیر نہیں تو اگر یہ نہ ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوح محفوظ میں ہر ما کان ومایکون ثبت فرما دیا اور یہ تمام مثبتات لوح وقت نزول آیۂ کریمہ یقیناً اس میں موجود ہیں تو البتہ نہ دلالت کریں آیتیں مگر اوپر علم جمیع اشیاء کے جو کہ موجود ہیں عالم میں وقت نزول آیات کے نہ وہ چیز کہ پائی گئی اور معدوم ہوگئی اور نہ وہ کہ اب تک نہ

Marfat.com

موجود و معلوم قطعاان اللوح لم يبينا ول كل آت الى الابدلان
المتناهى لا يصح ان يحيط بغير المتناهى و انما اثبت فيه ماكان من
اول يوم ويكون الى قيام الساعة ولم يقم عندى الى الساعة
دليل قاطع على ان هذه الغاية داخلة فى المغيا ام خارجة
فان كان الواقع ان تعيين وقت الساعة مثبت فى اللوح فقد
علمه نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قطعا لتناول الايات له
اذن وان كان الواقع انه تعالى لم يثبته فيه لم تدل الايات
عليه واحتمل الامران معلم قطعا بان علمه صلى الله تعالى عليه وسلم
لا ينحصر فيما اثبت فى اللوح وانما هو نهر بل موج من بحار علومه
صلى الله تعالى عليه وسلم كما تقدم وعن هذا ترانى قلت
سوى الساعة على خلاف فيها نعم كما لم اجزم بالعلم لا اجزم
بالنفى كهولاء وانما اقول كما سأنقل من العلامة التفتازانى
فى شرح المقاصد انه لا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل هذا
فيما سبيله الجزم اما الظن فترى عن الامام القسطلانى ما يفيد ان
الله تعالى اطلع عليه وسلم والاولياء ياخذون عنهم وتقدم
الجزم بتعليم الخمس لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم عن العلامة
البيجورى وعن العلامة الشنوانى عن السيد الاجل عبد العزيز وسياتى
التصريح بانه الحق فى علم الساعة عن العلامة المدابغى وعن الفاضل العارف العشماوى
وساقيم الدليل القاطع على ان المولى تعالى يعلمه ملئكة النفخ
قبل وقوعها واذكر دليلا اخر عليه عن الامام الرازى وقد تقدم
ان كل علم لكل احد من خلق الله تعالى انما يحصل له بامداد
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وممد العلم يجب ان يعلم قبل
من يلقى عليه فثبت حصول العلم به قبل قيامها له صلى الله
تعالى عليه وسلم واذ لم تناف الايات هذا القدر من التقدم
لم تناف ما فوقه ايضا اذ لا فرق وقد رجعت دلالتها الى انها
لا تعلم الا باعلامه تعالى فاذن ينقدح فى الذهن القول ظنا
بانه صلى الله تعالى عليه وسلم علمها وامر بكتمها نقد اتى

واقعی یہ ہو کہ تعین وقت ساعت لوح میں مثبت ہے تو یقیناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جان لیا کہ اب آیات اس کو متناول ہیں اور اگر واقعی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس میں ثبت نہ فرمایا تو نہ دلالت کریں گی آیتیں اس پر اور دونوں احتمال رہیں گے کیونکہ یقیناً معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مکتوبات لوح محفوظہ میں منحصر نہیں بلکہ وہ ایک نہر بلکہ ایک موج ہے سمندروں میں سے حضور کے جیسا کہ گذرا اور اسی سبب سے تو تُو مجھے دیکھا کہ میں نے کہا سوی لساعۃ علی خلاف فیہا جس طرح میں علم کا جزم نہیں کرتا ان کی طرح نفی کا جزم بھی نہیں کرتا اور میں وہی کہتا ہوں جو علامہ تفتازانی کی شرح عقائد سے عنقریب نقل کروں گا یہ کہ کچھ دور نہیں کہ بعض رسولوں کو اس پر آگاہی دی ہو یہ اس میں ہے جس کی راہ جزم ہے لیکن ظن تو عنقریب تم دیکھو گے کہ امام قسطلانی سے اس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا اس پر اپنے رسولوں کو اور اولیاء ان سے لیتے ہیں اور پہلے گذری قطعیت تعلیم خمس کی واسطے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے علامہ بیجوری اور علامہ شنوانی وجلالت والے سردار عبدالعزیز دباغ سے عنقریب تصریح آتی ہے علامہ مدابغی اور علامہ فاضل عارف عشماوی سے اور عنقریب میں دلیل قاطع قائم کروں گا اس بات پر کہ مولیٰ تعالیٰ علم عطا فرما دیتا ہے ملائکہ نفخ صور کو قبل وقوع قیامت کے اور قائم کروں گا دوسری دلیل اس پر امام رازی سے اور پہلے گذرا کہ تمام مخلوق الٰہی کو ہر علم امداد محمدی سے ہی حاصل ہوتا ہے اور علم کی مدد دینے والا واجب ہے کہ جانے اس سے پہلے کہ جس پہ القا کر رہا ہے تو ثابت ہو گیا حاصل ہونا اس کے علم کا حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو قبل قیامت کے اور جب اس قدر تقدم کے آیات منافی نہیں۔ تو اس کے مافوق بھی منافی نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی فرق نہیں اور بلاشبہ رجوع کر گئی ان کی دلالت اس جانب کہ وہ بے اعلام الٰہی معلوم نہیں ہوتی تو اب بطور ظن یہ قول ذہن میں چمک جاتا ہے کہ حضور کو اس کا علم دیا گیا اور اس کے چھپانے کا حکم فرمایا۔ بلاشبہ علمائے کرام سے دونوں قول آئے اور جلیل القدر ائمہ نے اس کے بطلان پر جزم نہ کیا بلکہ امام جلال الدین سیوطی نے اس کے

Marfat.com

عن العلماء القولان لم یجزم ائمۃ اجلۃ علی ھذا بالبطلان
بل عقد لہ الامام الجلیل السیوطی فصلا فی الخصائص الکبری
فقال فصل ذھب بعضھم الی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اوتی علم الخمس ایضا وعلم وقت الساعۃ والروح وانہ
امر بکتم ذلک اھ وساقھما السید العلامۃ محمد ابن السید
العلامۃ عبد الرسول البرزنجی المدنی رحمھما اللہ تعالیٰ
فی کتابہ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ علی حد سواء فقال
لما کان امر الساعۃ شدیدا وقد استاثر بعلمھا ولم یعلمھا
احدا من خلقہ وعلمھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونھاہ
عن الاخبار بھا تھویلا لشانھا وتعظیما لامرھا الخ ھکذا فی النسخ
المطبوعۃ وعلمھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالواو فاکانت
الواو بمعناھا وتکون الجملۃ جاریۃ مجری الاستثناء فقد اختار
السید العلامۃ ان اللہ تعالیٰ علمھا محمدا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وارتضی ھذا القول وان کانت بمعنی او اوسقطت
الالف من الناسخ فقد حکی القولین علی حد سواء ولم یجزم
مثل الرسالۃ المفتراۃ ببطلانہ ولا جعلہ مثلھا قول الغلاۃ
کما فیھا فی ص۲۸ وغیرہ ولا مجاھرۃ بالکذب کما فیھا ص۲۸ قولا
مخالفا للحق والصواب الذی لیس فیہ شک ولا ارتیاب کما فیھا
ص۳۱ وعلیہ تمام الرسالۃ المفتراۃ وھذا ایضا من امارات انھا
مفتراۃ او محرفۃ بایدی الوھابیۃ الغلاۃ والا لم یرض
بنسبۃ جدہ العلامۃ الی ھذہ العظائم اعنی کونہ اجارہ
اللہ تعالیٰ من الغلاۃ ومن المجاھرین بالکذب فی الدین
ومن مخالفی ما ثبت قطعا فی الدین المبین اوشریک من
من ھو کذا الا من نقل قول الغلاۃ الکذابین المکذبین
القطعیات مع قول العادلین الصادقین المصدقین علی حد سواء
فقد جوز کل ذلک وجعلہ احد السائغین وخیر المتلقی من کتابہ

Marfat.com

لئے ایک فصل خصائص کبریٰ میں باندھی اور فرمایا کہ یہ فصل ہے اس بیان میں کہ بعض علماء کرام ادھر گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خمس بھی دیا گیا اور علم وقت ساعت اور علم روح بھی دیا گیا اور حضور کو اس کے چھپانے کا حکم فرمایا اھ اور علامہ محمد ابن سید علامہ عبد الرسول برزنجی مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنی کتاب الاشاعہ لاشراط الساعۃ ان دونوں کا ذکر برابر ایک حد پر چلایا اور فرمایا کہ جب امر ساعت سخت تھا اور اس کے علم کو اپنے لئے خاص کر لیا و مخلوق میں سے کسی کو نہ بتایا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعلیم فرمایا اور دوسروں کو خبر دینے سے منع فرما دیا اس سے ہول دلانے اس کی بزرگی بڑھانے کے لئے الخ یوں ہی ہے۔ نسخہ مطبوعہ میں وعلمہا النبی "واو" کے ساتھ تو اگر واو اپنے معنی میں ہو اور جملہ قائم مقام استثنا ہو تو یقیناً سید علامہ نے اختیار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اسی قول کو انھوں نے پسند کیا اور اگر واو بمعنی اَوْ کے یا الف قلم ناسخ سے گر گیا تو انھوں نے دونوں قولوں کو ایک برابر حد پر بیان کیا اور خود ساختہ رسالہ کی طرح اس کے بطلان پر جزم نہ فرمایا اور نہ مثل قول غلاۃ اسے بنایا جیسا کہ اسی رسالہ میں صفحہ ۲۸ وغیرہ پر ہے نہ کھلم کھلا جھوٹ جیسا کہ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۸ میں ہے مخالف حق صواب بلا شک وارتیاب دیکھو صہ ۲ اور اسی پر یہ جھوٹا رسالہ تمام ہے یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ رسالہ خود ساختہ یا محرف دست غلاۃ وہابیہ ہے ورنہ نہ راضی ہوتے اپنے دادا کی طرف ان بڑی باتوں کی نسبت پر یعنی ان کا ہونا غلاۃ (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) اور مجاہرمن فی الکذب سے اور مخالف اس چیز کے کہ جو یقینی طور پر دین مبین سے ثابت ہوئی۔ باشریک اس کا جوا ایسا ہے کیونکہ جس نے نقل کیا قول غلاۃ کا ذبین مکذبین قطعیات ہمراہ قول عادلین صادقین مصدقین برابر ایک حد پر تو بلا شبہ اس نے اس سب کو جائز رکھا اور کر دیا انھیں احد المجوزین اور اختیار دیا ان کی کتاب سے تلقی کرنے والے کو یہ کہ اختیار کرے جسے چاہے جیسے کہ وہ شان ہے ان دو قولوں کی جو نقل کئے جائیں بلا ترجیح کسی جانب کے دونوں جانبوں میں سے اور جب تجھ پر یہ کھل گیا تو تجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ مثبت مقدم ہے نافی پر، اور جو کچھ بھی ہو جواب ظاہر ہے ہر اس چیز سے جس کا رسالہ نے قیامت کے بارے میں ایراد کیا کہ آیات صہ ۲ وحدیث مسلم صہ ۱۸ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

Marfat.com

ان يختار ايهما شاء كما هو شان قولين ينقلان بلا ترجيح لاحد الجانبين

د ظهر لك هذا فلك ان تقول المثبت مقدم على النافي واياما كان

ظهر الجواب عن كل ما اوردت الرسالت في الساعة كالايات مثلا وحديث مسلم

ص١٥ انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال الماسئل من الساعة قبل

وفاته بشهر انما علمها عند ربي وقول ابن كثير ص٢ وقت الساعة

لا يعلمه نبي مرسل ولا ملك مقرب وقول اسمعيل حقي ص٢٢ منه

ما استأثر نفسه الى قوله منه علم الساعة وما نقل ص٢٥ من شقشقة

شقبة وزندنة دنية عازيا بها الى القاري من سيوطي في رسالة

الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وهو فرية على الامام

الجليل الجلال السيوطي وهذه رسالة الكشف حاضرة ليس فيها لم

اثر ولا اثرو فرية على على القاري فانه لم ينقله عن الامام السيوطي

انما لخص ما نقله عنه الى قوله لا يتجاوز عن الخمسمأة بعد الالف

ثم قال اعني القاري قال وقد جاهر بالكذب الخ والضمير فيه

لابن القيم

Marfat.com

جب سوال کیا گیا ساعت سے حضور کی وفات سے ایک مہینہ پہلے تو حضور نے فرمایا کہ علم اس کا میرے رب کو ہے اور قول ابن کثیر ص۲۰ وقت ساعت اسے نہیں جانتا ہے کوئی نبی مرسل نہ کوئی مقرب فرشتہ اور قول اسمٰعیل حقی ص۲۳ "منہ ما استاثر لنفسہ تامنہ علم الساعۃ" وہ کہ نقل کیا ص۲۵ پر منحوس بڑ بڑانا اور کمینہ جھنجھناہٹ جسے علامہ قاری کی طرف نسبت کیا علامہ سیوطی کے رسالہ "الکشف عن مجاوزتہ ہذہ الامۃ الالف" سے حالانکہ وہ افترا ہے امام جلیل جلال سیوطی پر اور یہ رسالہ الکشف موجود ہے نہ اس میں بعینہ وہ نقل اور نہ اس کا کوئی نشان اور علامہ قاری پر افترا ہے کہ انھوں نے امام جلال سیوطی سے اسے نقل کیا صرف اس کا خلاصہ کیا ہے ان کے قول کے متجاوز نہ ہوئی پانچ سو سے بعد ہزار کے۔ پھر علامہ قاری نے فرمایا کہ انھوں نے کہا کہ کھلم کھلا جھوٹ بولا ضمیر اس میں راجع ہے ابن قیم کی طرف[ع] سب ہونے والی باتیں جو لوح محفوظ میں ثبت فرما دی ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ ملائکہ آئندہ باتوں پر مطلع ہوں کہ جب وہ باتیں لکھے ہوئے کے مطابق واقع ہوں تو ان کا ایمان اور تصدیق بڑھے اور اس لئے کہ ملائکہ جان لیں کہ کون مدح کا مستحق ہے اور کون مذمت کا تو ہر ایک کے لئے اس کا مرتبہ پہچانیں انتہیٰ اور شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی میں ذکر کیا کہ لوح محفوظ پر مطلع ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو باتیں واقع میں موجود ہونے والی ہیں خارج میں ان کے وقوع سے پہلے ان کا علم ہو جائے، خواہ لوح کی تحریر دیکھ کر ہو یا بغیر اس کے اور یہ اولیاء اللہ کو کبھی حاصل ہوتا ہے کہا اور لوح محفوظ پر یوں اطلاع کی کہ اس کے نقوش کا مطالعہ کریں یہ بھی بعض اولیاء سے بتواتر منقول ہے انتہا مترجماً اور بے شک امام شطنوفی وغیرہ ائمہ نے رسول اللہ صلی اللہ

عہ اس کے بعد اصل میں باقی ورق زائد تھا، افسوس کہ بعد تلاش کامل دستیاب نہ ہوا ۱۲ ؟

Marfat.com

حکمۃ ذلك ای اثبات الکوائن کلها فی اللوح اطلاع
الملئکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا
وتصدیقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفوا
لکل مرتبتہ اھ وقد ذکر الشاہ عبد العزیز فی
تفسیر فتح العزیز ان المراد من الاطلاع علی اللوح المحفوظ
الاطلاع علی الموجودات النفس الامریۃ قبل ظهورها
فی الخارج سواء کان بمطالعۃ النقوش اوبدونها
وھذا یحصل لاولیاء اللہ تعالٰی ایضا قال والاطلاع علی اللوح المحفوظ
بمطالعۃ النقوش ایضا منقول عن بعض اولیاء اللہ تعالٰی
بالتواتر اھ مترجما واخرجت الائمۃ کالشطنوفی وغیرہ بسند
صحیح عن ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غوث الثقلین
وغیاث الکونین سیدنا الغوث الاعظم ابی محمد عبد القادر
الحسنی والحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالٰی
عنہ وارضاہ عنا وافاض علینا فی الدارین
من نورہ الربانی انہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
کان یقول عینی فی اللوح المحفوظ اقول وھذا ربنا
تبارک وتعالٰی یقول فی اللیلۃ المبارکۃ لیلۃ البراءۃ
فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا فثبت بشهادۃ
اللہ تعالٰی ان مدبرات الامر یاتیها الاعلام الالٰهی بجمیع
افراد الاربع من الخمس اعنی ماسوی الساعۃ قبل وقتها
اقول وکذالك یجب ان یعلم سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ
والسلام بالتجیل وقت الساعۃ عینا قبل وقوعها ولو لحظۃ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے سے بہ سند صحیح روایت کی وہ جو انس و جن دونوں کی فریاد رس اور دونوں جہان میں فریاد کو پہنچنے والے ہیں ہمارے آقا غوث اعظم ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی اللہ ان سے راضی ہو اور انھیں ہم سے راضی کرے اور دونوں جہان میں ہم پر ان کے الٰہی نور کا فیض ڈالے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھ لوح محفوظ میں لگی ہے اقول اور یہ ہے ہمارا رب تبارک و تعالیٰ کہ برکت والی رات شب برات کے بارے میں فرماتا ہے "اس رات میں بانٹ دیئے جاتے ہیں سب حکمت والے کام ہمارے حکم سے تو اللہ عزوجل کی گواہی سے ثابت ہوا کہ ان پانچ غیبوں میں سے قیامت کے سوا چار کے جمیع افراد ان کے وقوع سے پہلے اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتا دیتا ہے جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں

اقول اور اسی طرح واجب ہے کہ سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام بالتجیل قیامت کا خاص وقت تعین کے ساتھ اس کے وقوع سے پہلے جان لیں اگرچہ ایک لحظہ اور یہ اس دن جب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اپنا دوسرا پر بھی گرا دیں گے اور ایک پر تو اس وقت گرا چکے ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس کے گراتے ہی فرشتہ نے کہ ان کا ماتحت ہے صور منہ میں اٹھا لیا اور یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد کہ میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ہوئے ہے

ـــــــــــــــ

لہ تا ینفخ الخ ختم حدیث تو پھونکے گا صحابہ نے عرض کی ہم کیا کریں گے ارشاد فرمایا کہو حسبنا اللہ (ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا) اس کو روایت کیا امام احمد اور ترمذی نے اور ابن حبان اور حاکم نے (ابو سعید خدری سے) اور امام احمد اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور احمد اور طبرانی نے کبیر میں زید ابن ارقم سے اور ابو الشیخ نے عظمت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابو نعیم نے حلیہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ضیاء نے مختارہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ حدیدہ

Marfat.com

وذلك یوم یؤمر بالنفخ فیرخی جناحه الآخر وقد ارخی احدهما حین ولد رسول الساعة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالتقم الملك التابع الصور وقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ[1] واصغی سمعه وحنا جبهة ینتظر متی یؤمر بالنفخ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه والملك جاث علی رکبتیه ناظر الی جناح اسرافیل المبسوط بعد فاذا ارخا نفخ فبین الأذن وقیام الساعة ارخاؤہ الجناح وھو حرکة والحرکة زمانیة فلابد من تقدم العلم ولو لمحة فاذا[2] وجب ھذا الملك مقرب فما المحیل ان یعلمه الحبیب الأعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] تمامه فینفخ قالوا کیف نصنع قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (رواہ الامام احمد و الترمذی) وابن حبان والحاکم (عن ابی سعید الخدری) واحمد والحاکم عن ابن عباس واحمد والطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم وابو الشیخ فی العظمة عن ابی ھریرہ وابو نعیم فی الحلیة عن جابر والضیاء فی المختارة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهم ۱۲ منه حفظه ربه تعالیٰ جدیدة

[2] ھذا الدلیل المنیر مما استنبطه بفکری وقت ھذا التحریر ثم رأیت بعد ایام ما قال فی التفسیر الکبیر تحت قوله تعالیٰ علم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا ونصه بتلخیص ای وقت وقوع القیمة من الغیب الذی لا یظهرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلك علی القیمة فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انه لا یظهر ھذا الغیب لاحد من رسله قلنا بل یظهرہ

اور ماتھا جھکائے ہوئے ہے انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جائے
یہ حدیث ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور وہ فرشتہ
اپنے دونوں زانوؤں پر کھڑا ہوا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام کے اس پر کی
طرف نگاہ جمائے ہوئے ہے جو ابھی پھیلا ہوا ہے تو جب وہ اس پر کو گرائیں گے
تو یہ صور پھونک دے گا تو صور پھونکنے کی اجازت اور قیام قیامت میں ان کے پر
گرانے کا فاصلہ ہے اور یہ ایک جنبش ہے اور جنبش زمانہ میں ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ
وقوع سے پہلے قیامت کا انھیں علم ہوئے گا اگرچہ ایک لمحہ تو جب[1] یہ ایک
مقرب فرشتہ کے لئے واجب ہوا تو سب سے بڑھ کر پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے کون محال کرنے والا ہے کہ قیامت کو اس کے وقوع سے مثلاً دو ہزار
برس پہلے جان لیں اور حضور کو حکم ہوا کہ اوروں کو نہ بتائیں لاجرم معتزلہ نے
جو کرامات اولیاء کی نفی پر اس آیت سے استدلال کیا کہ اللہ غیب کا جاننے والا
ہے تو وہ اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے
علامہ نے شرح مقاصد میں اس کے جواب میں فرمایا غیب یہاں عام نہیں بلکہ
مطلق ہے یا ایک معین یعنی وقت قیامت اور اس پر اوپر کی آیت قرینہ ہے

---

[1] ہذا الدلیل الخ یہ روشن دلیل اس تحریر کے وقت میری فکر نے استنباط کی تو پھر چند روز کے بعد
میں نے دیکھا، تفسیر کبیر میں فرمایا زیر قول الٰہی " عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا " خلاصۂ
تصریح یہ ہے یعنی وقت وقوع قیامت اس غیب سے ہے کہ ظاہر نہ کرے گا اللہ اس کو کسی پر تو اگر
کہا جائے کہ جب تم نے اسے قیامت پر محمول کیا تو کیونکر ارشاد فرمایا الا من ارتضیٰ من رسول "
باوجودیکہ ظاہر نہ کیا اس غیب کو کسی پر اپنے رسولوں میں سے ہم کہیں گے بلکہ اسے ظاہر کیا
قرب قیامت اور کیوں نہیں کہ بلا شبہ ارشاد فرمایا جس دن کہ آسمان پھٹ جائے گا ابر
کے ساتھ اور ملائکہ اتریں گے اتر نا اس میں شک نہیں کہ ملائکہ اس وقت جان لیں گے
قیامت قائم ہونے کو اھ اقول غالباً میرا استنباط زیادہ محکم ہے پھر ہمیں احتجاج
میں قول ان کا " قلنا بل نظہرہ " کافی ہے واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ حفظہ ربہ مدینہ

Marfat.com

قبل وقوعه بالفی سنة مثلا ویؤمران لایخبر لاجرم قال العلامة فی شرح المقاصد جوابا عن تمسك المعتزلة فی نفی الکرامة بقوله تعالیٰ عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه الآیة ما نصه الغیب ههنا لیس علی العموم بل مطلق او معین هو وقوع القیمة بقرینة السابق ولایبعد ان یطلع علیه بعض الرسل من الملئكة او البشر اھ ای فیصح الاستثناء فاذن انما ینتفی عن الاولیاء علم وقت الساعة ویثبت هذا ایضا لمن ارتضی من رسول بدلیل الاستثناء بل قال الامام القسطلانی فی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ولایعلم متی تقوم الساعة احد الا الله

عند قرب القیمة کیف لاوقد قال تعالی یوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملئكة تنزیلا۔ ولاشك ان الملائكة یعلمون فی ذلك الوقت قیام الساعة اھ اقول ولعل استنباطی احکم ثم یکفینا فی الاحتجاج قوله قلنا بل یظهره والله تعالیٰ اعلم اھ منه حفظ ربه مکیه

ثم العجب کل العجب ممن لایفرق بین العلم بالشیٔ بعد وقوعه والعلم به قبله ولو بزمان قلیل فان الاول علم بالشهادة والثانی من علم الغیب والغیب لایصیر الشهادة بقرب الوقوع والتجوز بانما قرب من الشیٔ یعطی حکمه لایغیر الحقائق حتی یجعل الغیب شهادة او المعدوم موجودا وامثال هذه الخطابیات لاتسمع فی باب خصائص الالوهیة ولذا لم یلتفت الیه الامام الرازی کما سمعت فتثبت ولا تصغ الی امثال تلك الاباطیل اھ منه مدنیه

Marfat.com

(اس میں قیامت ہی کا ذکر ہے) اور کچھ دور نہیں کہ ملائکہ یا بشر کے بعض رسولوں کو اس کا علم ہو انتہیٰ یعنی تو رسولوں کا استثنا صحیح ہوا تو اس وقت اولیاء سے صرف علم قیامت کی نفی ہوگی اور اللہ کے پسندیدہ رسولوں کے لئے یہ بھی ثابت ہوگا کہ ان کا استثنا اس پر دلیل ہے بلکہ امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی مگر اس کے پسندیدہ رسول کہ اللہ ان کو اپنے جس غیب پر چاہے مطلع فرما دیتا ہے اور ولی رسول کا تابع ہے اس سے علم حاصل کرتا ہے۔ انتہیٰ

بلکہ[1] شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں خود اپنا حال بیان کیا کہ ان کو بعض واردات میں خاص وہ وقت بتایا گیا، جب قیامت قائم ہوگی اور آسمان پھٹیں گے پھر جب آپے میں آئے تو پورے طور پر محفوظ نہ رہا اور بھولا بھولا خواب ہوگیا تو جب ایسوں کے لئے یہ ثابت ہے

پھر اچنبھا اور پورا اچنبھا اس شخص سے کہ جو فرق نہ کرے درمیان علم بالشئ بعد وقوع اور علم بالشئ قبل وقوع کے اگرچہ تھوڑے زمانہ کے ساتھ کیونکہ پہلا علم بالشہادت ہے اور دوسرا علم غیب ہے اور غیب شہادت نہیں ہوجاتا قرب وقوع سے اور حکم بالمجاز اس طرح کہ جو قرب سے شئی سے اسے حکم شے کا دیا جاتا ہے حقائق نہیں بدل دیتا تاآنکہ غیب کو شہادت کردے یا معدوم کو موجود اس طرح کے خطابیات دربارۂ خصائص ذہبیت مسموع نہیں اسی واسطے امام رازی نے اس طرف التفات نہ کیا جیسا کہ تم نے سنا تو جمے رہو اور اس طرح کہ اباطیل پر کان نہ رکھو اھ منہ مدینہ

Marfat.com

من ارتضیٰ من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ
والولی تابع لہ یاخذ عنہ ام بل ذکر[1] الشاہ ولی اللہ الدہلوی
والد الشاہ عبد العزیز فی التفہیمات الالٰہیۃ عن حال
نفسہ[2] انہ اعلم بتعیین وقت الساعۃ وانشقاق السماء
فی بعض وارادتہ ثم لما افاق لم ینضبط وصار کرؤیا
رئیت ونسیت فاذا کان ہذا الامثال ہؤلاء فیا سبحن
رب المصطفیٰ من قدر المصطفیٰ وعلم المصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حاشیۃ الفتح المبین
للعلامۃ حسن بن علی المدابغی والفتوحات الوہبیۃ
شروح اربعین الامام النووی فی علمہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بوقت الساعۃ الخ کما قال جمع ان اللہ
سبحٰنہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا علیہ الصلاۃ والسلام حتیٰ
اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض

---

[1] قلت قولہ بل ذکرہ الشاہ الخ رائت فی کلام العارف الکبیر والولی الشہیر سیدی عبد السلام الاسمر افاض اللہ علینا فیضہ الانور ورضی عنہ وعنا بہ امین التصریح بان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی قیام الساعۃ فی ای سنۃ وشہر او ساعۃ ذکرہ فی معرض الامتنان وما ذلک علی اللہ بعزیز ہ کتبہ الفقیر حمدان الجزائری مدینہ حمد انیہ ہذا اٰخر الحواشی التی زین بہا طرۃ کتابی بل بیض بہا غرۃ جوابی علامۃ المغرب حضرۃ مولٰینا حمدان حمد مساعیہ المنان آمین والحمد للہ رب العٰلمین ام منہ حفظہ ربہ

[2] عبارت فیوض ہکذا اگر گوئی رمیدانی بوجدان کہ افلاک کے فنا خواہند شد گویم آرے میدانم اجمالا ونمی دانم تفصیلا مثل کسیکہ می بیند خواب وفراموش می کند آنرا پس ہرگاہ ببیند تعبیر را یاد میکند چیزے کہ فراموش کردہ ۱۲

Marfat.com

تو مصطفیٰ کے رب کے لئے پاکی ہے کجا قدر مصطفیٰ کجا علم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اربعین امام نووی کی شرح فتوحات الہیہ نیز اس کی دوسری شرح فتح المبین کے حاشیہ میں قیامت کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملنے کے بارے میں ہے حق یہ ہے جیسا ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور پر پوشیدہ رہ گیا تھا جب حضور کو بتا دیا ہاں یہ ہے کہ بعض باتیں چھپانے کا حضور کو حکم دیا اور بعض باتیں بتانے کا انتہیٰ اسی طرح خشاوی نے رسالہ حضرت سیدی احمد کبیر بدوی کی شرح میں اسی کو صحیح بتایا **اقول** اور یہ سب ایک پہاڑ ہے اس ارشاد الٰہی

لے ثم قولہ جل ذکرہ تک اس پورے کلام میں بڑے عارف اور مشہور ولی میرے سردار حبیب محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فائز فرمائے ہم پر ان کا فیض اور اللہ راضی ہو ابو سعید سے ہم نے یوں ہی کر تصریح اس کی دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا حضور کو قیامت کے موقع کے وقت پر صدی اور سال اور مہینہ اور گھڑی اور ذکر کیا اس کو اللہ تعالیٰ سے عرض تمنن میں اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ہے لکھا فقیر حمدان جزائری نے مدینہ محمدیہ

یہ سب سے پچھلا ان حواشی میں سے ہے جس سے زمین کی میری کتاب کی کلفی کو بلکہ چکا دیا میرے جبین جواب کی سپیدی کو علامہ ملک مغرب حضرت مولانا محمد ... محمود ... ان کی سعی ان بڑے احسان والا الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لئے ۱۲ منہ حفظہ ربہ

Marfat.com

والاعلام ببعض ام وكذلك صححه العشماوى فى شرح
الصلاة احمد ية اقول وكل ذلك لمعة من انوار
قوله عز وجل ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل
شئ، كما الهمنا الله تعالى بتقديره فاشرق الحق
بنور الكتاب ؛ كشمس تجلت عنها السحاب ؛
وبعد ذلك لاحاجة لنا الى سرد جزئيات
من الخمس اخبر بها الاولياء العظام ؛ على
سيدهم وعليهم الصلاة والسلام ؛
فان ذلك بحر لا يدرى قعره فيخرج
الكلام عن النظام ؛ ومن لم يشفه القرآن ؛ فانى تزول
عنه السقام ؛ نسأل الله العفو والعافيه
وعلى الحبيب الصلاة والسلام ؛

القسم الثانى

الحمد لله ظهر الحق وزهر الصواب - وانجلى عن شمس الهدى كل حجاب -
ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس
لايشكرون - ومن نظر فى كلام احقر العبيد نظر متدبر
مستفيد - والقى السمع وهوا شهيد ظهر له الجواب
السديد عن كل ما يصول به صائل عنيد - ولكن التصريح
اجدى واحرى بالبيان - فلنتكلم على كل سوال بحياله
والله المستعان -

Marfat.com

کے انوار سے کہ ہم نے تم پر قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان جیسی کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی تقریر ہمیں الہام فرمائی تو حق چمک اٹھا قرآن کے نور سے جیسے سورج سے بادل ہٹ جائے اور اس کے بعد ہمیں حاجت نہیں کہ ان پانچوں غیب کے جزئیات کی تفصیل کریں جو اولیائے کرام نے بتائے ہیں، ان کے سردار اور ان پر درود وسلام کہ یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ نہ معلوم ہو تو ان کے گنانے ہیں کلام انتظام سے نکل جائے گا اور جسے قرآن شفا نہ دے اس کی بیماریاں کہاں جائیں ہم اللہ سے عفو وعافیت مانگتے ہیں اور پیارے پر درود وسلام۔

دوسرا حصّہ

الحمدللہ حق ظاہر ہوا اور صواب چمک اٹھا اور آفتاب ہدایت پر کوئی پردہ نہ رہا۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے اور جو اس حقیر ترین بندگان کے کلام میں ایسے شخص کی طرح نظر کرے جو بات میں غور کرے اور فائدہ لینا چاہے یا قلب حاضر کے ساتھ کان لگائے حملہ آور ہٹ دھرم کے ہر سوال کا صحیح جواب اس پر ظاہر ہو جائے گا مگر تصریح زیادہ نافع اور بیان کے زیادہ لائق ہے تو چاہیے کہ ہم ہر سوال پر جدا جدا کلام کریں اور اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

پہلا سوال اس عبارت سے جو فاضل ابو الذکا سلامت اللہ سلمہ اللہ کے رسالہ اعلام الاذکیا مطبوعہ ہند آخر میں واقع ہوئی اور اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر ظاہر و باطن ہیں اور وہ ہر شے کے

Marfat.com

السؤال الاوّل عمّا وقع فی آخر النسخۃ المطبوعۃ بالھند من رسالۃ اعلام الاذکیاء للفاضل ابی الذکاء سلامۃ اللہ سلمہ اللہ بلفظ وصلی اللہ علی من ھو الاوّل والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئ علیم

اقول الجواب الاول ھذہ رسالۃ ارسلھا الی المصنف حفظہ اللہ تعالی للتقریظ وقلت فیما قرظت علیہ وھو

بمرزی منکم ماترجمتہ نعم قول زید حق وصحیح وزعم بکر مردود وقبیح فاللہ تعالی عزت عظمتہ اعطی حبیبہ سید العالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علوم جمیع الأولین والأخرین واراہ الشرق والغرب والعرش والفرش وجعلہ شاھد ملکوت السمٰوات والارض وعلمہ ماکان ومایکون من اول یوم الی یوم القیٰمۃ کما فصل دلائلہ تفصیلاً کافیا بقدر الحاجۃ مولانا الفاضل الکامل المجیب ؛ سلمہ المولی القریب المجیب وان لم یکن شیئ فالقرآن العظیم شاھد عدل وحکم فصل ؛ قال تعالی ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیئ الی آخر ما قررت وحررت من الدلیل ؛ علی ذاک المدعی الجلیل ؛ فکل من ترعرع عن العامیۃ ولو قلیلا یعرف انی ماالتزمت فی تقریظی ھذا الا ان الدلائل التی ذکرھا الفاضل المجیب کافیۃ بقدر الحاجۃ فلم یکن اذ ذاک نظری الی کل لفظ لفظ بل ولا الی تصویر المدعی الذی فیہ فانی صورتھا بعبارتی علی حدۃ ومن خدم العلم اوجالس العلماء ولہ

Marfat.com

جاننے والے ہیں **اقول** جواب اول یہ رسالہ مصنف حفظہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس تقریظ کے لئے بھیجا تھا اور میں نے اس کی تقریظ میں لکھا اور وہ تمھاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے :۔

"زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے بے شک اللہ تعالیٰ عزت عظمتہ نے اپنے حبیب کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انھیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے روز آخر تک کا سب ما کان وما یکون انھیں بتایا جیسا کہ مفصل بیان کئے اس کے دلائل کا نئی تفصیل سے بقدر حاجت مولٰنا فاضل کامل مجیب نے (سلمہ المولی القریب المجیب) اگر کچھ نہ ہو تو قرآن عظیم شاہد عدل اور حکم فصل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: "اُتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے"

اس دلیل کے آخر تک جو میں نے اس مدعائے جلیل پر تحریر و تقریر کی اور ہر ایک جو عامی پنے سے گھٹنے چل کر آگے نکل گیا ہے پہچانے گا کہ میں نے اپنی اس تقریظ میں صرف اتنی بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو دلیلیں فاضل مجیب نے ذکر کیں، بقدر حاجت کفایت کرتی ہیں اور اس میں رسالہ کے لفظ لفظ پر نظر نہیں بلکہ جس طرح دعوی کی صورت اس میں مذکور ہوئی وہ بھی ملحوظ نہیں اس لئے کہ میں نے صورت دعویٰ اپنی عبارت میں علیحدہ ذکر کی ہے اور جس نے علم کی خدمت کی یا عقل و تمیز کے ساتھ علماء کی صحبت میں بیٹھا تو وہ تقریظ اور تصحیح کرنے والوں کے الفاظ میں تمیز کر لیتا ہے کہ تقریظ والے اگر یوں کہیں کہ ہم نے یہ رسالہ یا فتویٰ اول سے آخر تک غور و تامل کے ساتھ دیکھا جیسا کہ گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تقریظ میں لکھا تو انھوں نے اس رسالہ یا فتویٰ میں جو کچھ ہے اس سب کی صحت کا ذمہ لیا اور اس وقت درست ہے کہ اس میں

لہ اعلام الاذکیا نہ میسر ہونے کے سبب حوالہ عربی کا یہ اردو ترجمہ ہے۔

Marfat.com

عقل وتميز فانه يميز بين الفاظ المقرظين والمصححين
فانهم ان قالوا انظرنا تلك الرسالة او الفتيا من اولها
الى آخرها نظر تدبر وامعان كما قال الكنكوهى فى تقريظ
البراهين القاطعة فقد التزموا صحة جميع ما فيها
ويصح حينئذٍ ان ينسب اليهم كل ما تضمنته من المبانى والمعانى
وان قالوا طالعناه من عدة مواضع فوجدناه انه
نافع فانما حسنوا موضوع الكتاب اما طرق البيان
وسوق البرهان ÷ واللفظ والبيان ÷ فمسكوت عنه
لا انكار ولا اذعان ÷ ومثله قول مصحح الفتوے الحكم
صحيح بل ربما يؤمى بطرف خفى الى شئ غير مرضى فے
الدليل او الالفاظ حيث خص حكم الصحة بالحكم فان زاد
لفظ النفس كان اشد اشعارا بوجود النقص وان اعادوا
الدعوى بالفاظهم وقالوا فصل المجيب دلائله فهو دليل
كلا مهم تسليم الدلائل ويمكن ان احبوا فے
نفس الدعوے تبديل لفظ اوزيادة كلمة اونقص
حرف حتى ذكروها بعبارات انفسهم ويمكن ان
اعادوها لزيادة ايضاح وتاكيد وافصاح فلا يحكم عليهم
فى دعوى الأصل بقبول ولا اعتراض واذا كان هذا
فى نفس الدعوى فما ظنك بالالفاظ الخارجة الزائدة
التى لا تعلق لها بدليل ولا دعوى هذا ما تقتضيه
الصناعة العلمية وظهر لك منها انى لم الق بالى
حين التقريظ الى الأمور الزوائد ولا يحضر لى الآن ما كان

Marfat.com

جو کچھ معانی اور عبارات ہیں وہ سب ان تقریظ کرنے والوں کی طرف منسوب کئے جائیں اور اگر یوں کہیں کہ ہم نے اسے جا بجا سے دیکھا اور نافع پایا تو صرف اس کی تحسین کی جس مادہ میں کتاب لکھی گئی، رہے بیان کے طریقے اور دلیل کی روانی اور الفاظ و عبارت ان کے حال سے سکوت ہے نہ انکار ہے نہ اقرار اور اسی طرح فتوی کی تصحیح میں مصحح کا کہنا کہ حکم صحیح ہے بلکہ کبھی ایک پوشیدہ نظر سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دلیل یا الفاظ میں کچھ ناپسند ہیں جب تو صرف حکم کو صحیح بتایا اور اگر لفظ نفس زیادہ کر دیا (کہ لفظ نفس صحیح ہے) تو یہ نقص پر زیادہ دلیل ہوگا۔ اور اگر مصححین اپنے لفظوں میں دعوی کا اعادہ کریں اور کہیں کہ مجیب نے اس کے دلائل کی تفصیل کی تو ان کے کلام سے دلائل ہی کی تسلیم سمجھی جائے گی اور ممکن ہے کہ انھوں نے نفس دعوٰی میں کسی لفظ کا بدلنا یا بڑھانا یا کسی حرف کا گھٹانا ناپسند کیا۔ اسی وجہ سے اسے اپنی عبارت میں ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انھوں نے دعوی کا اعادہ زیادت توضیح و تاکید و تصریح کے لئے کیا ہو تو مصححین پر کچھ حکم نہ لگایا جائے گا کہ انھوں نے اصل کا دعوٰی برقرار رکھا یا اس پر کچھ اعتراض کیا۔

اور جب نفس دعوی میں یہ بات ہے تو نیرا ان خارج و زائد لفظوں پر کیا گمان ہے۔ جنھیں دلیل سے نہ تعلق ہے نہ دعوی سے یہ وہ ہے جو عالمانہ طریقہ کا مقتضی ہے اور اس تقریر سے تجھے ظاہر ہوگیا کہ میں نے تقریظ لکھتے وقت زائد باتوں کی طرف خاص توجہ نہ کی اور اس ذلت

Marfat.com

فی اصل مسودۃ اذ ذاك ولکن رایت فی ترجمتہ بالعربیۃ
للمؤلف بالخط المعروف لدینا فی کل ما یأتینا من رسائلہ
ومسائلہ للتصدیق والتحقیق ما نصہ وصلی من ھو
الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم
علی مظہر ھوالاوّل والاخر والظاھر والباطن وھو
بکل شیٔ علیم وھذا الامتار فیہ لوھم الواھم
ولاغروان تبدلت علی کاتب المطبع لفظۃ مظہر بلفظۃ
من ھو فانہ ھوالذی کتب فی تقریظی مکان محمد لفظۃ
مجمعون انظر اخر ص ٢٩ المطبوع خطأ ص ٢٦ فان کان
الامر ھکذا فبھا ونعمت وان فرضنا ان اصل العبارۃ
مثل المطبوع فانا اعرف المجیب انہ فاضل سنی سدید الاعتقاد
شدید النکایۃ علی اھل البدع والعناد - وفریضۃ عین
علی کل مسلم ان یحمل کلام اخیہ ؛ علی احسن مایقدر
علیہ من محمل وتوجیہ ؛ ولاجرم ذلك الامن حرم سلامۃ
القلب کمانص علیہ الائمۃ الاخیار **فالجواب**
الثانی ما لکم تقرؤن لفظ مَنْ بسکون النون جاعلین
لہ اسم الموصول لم لاتقرؤنہ مَنّ بتشدید ھا مکسورا
مضافا الی الجملۃ اے صلی اللہ تعالی علی مَنّۃ ھذہ الایۃ
وھو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کما قال تعالی
الذین بدلوا نعمۃ اللہ قال ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنھما نعمۃ اللہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فھو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نعمۃ اللہ ومنۃ

Marfat.com

مجھے یاد نہیں آتا کہ جب ان کے اصل مسودہ میں کیا لفظ تھا، مگر اس رسالہ کا جو عربی ترجمہ مؤلف نے کیا اور وہ اسی معروف خط کا لکھا ہوا ہے جس میں ان کے رسائل و مسائل جو ہمارے پاس تصدیق و تحقیق کے لیے آتے ہیں لکھے ہوتے ہیں اس میں لفظ یوں ہے کہ درود بھیجے وہ جو اول و آخر و ظاہر و باطن اور ہر چیز کا دانا ہے ان پر جو اس آیت کے مظہر ہیں، وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کا دانا ہے۔ اس میں کسی وہم والے کے وہم کی گنجائش نہیں اور کچھ تعجب نہیں ہے کہ مطبع کے کاتب سے مظہر کا لفظ من ہو سے بدل گیا ہو کہ اسی کاتب نے میری تقریظ میں محمد کی جگہ مجمعون لکھا دیکھو ص۲۹ کا آخر جو غلطی سے ص۲۶ چھپا تو اگر بات ایسی ہی ہے جب تو بہتر بہت خوب اور اگر ہم فرض کریں کہ اصل عبارت اسی طرح ہے جیسی چھپی تو میں مجیب کو پہچانتا ہوں کہ وہ عالم سنی صحیح العقیدہ ہیں اور بد مذہبوں معاندوں کو بہت زخم رساں ہیں اور ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اپنے بھائی کا کلام تا حد قدرت بہتر سے بہتر معنی و توجیہ پر حمل کرے اس سے محروم نہ ہوگا مگر وہ جو سلامتِ قلب سے محروم رہا جیسا کہ ائمہ اخیار نے اس پر نص فرمایا پس **جواب دوم** یہ ہے کہ تمہیں کیا ہوا کہ لفظ من کو بسکون نون اسم موصول بنا کر پڑھتے ہو اسے مَنِّ بہ تشدید و کسر نون آیت کریمہ کی طرف مضاف کر کے کیوں نہیں پڑھتے یعنی اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیجے جو اس آیہ کریمہ کی نعمت ہیں اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو فرمایا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدل دیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے راس آیت کی

Marfat.com

القرآن وخص هذه الآية بالذكر لمناسبة المقام فانه صلى الله تعالى عليه وسلم اول العلمين خلق نشهد كل الخلائق لوجوده اول منها جميعا و آخر المرسلين بعثا فجمع جميع ما انزلت اليهم من العلوم وظاهر باياته منها باخباره بالغيوب وباطن بحقيقته التى هى المظهر الأتم للذات العلية والصفات الأزلية فهو صلى الله تعالى عليه وسلم عالم باعلام ربه تبارك وتعالى جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى آخر الايام فامتن الله تعالى عليه بتجلى هذه الاسماء الخمسة وامتن علينا بارساله فهو منة تلك الاية الكبرى **الجواب الثالث** لاشك انه صلى الله عليه وسلم سمى بكثير من اسماء الله الحسنى عد منها سيدنا الوالد قدس سره الماجد فى كتاب المستطاب سرور القلوب فى ذكر المحبوب سبعة وستين اسماء وزاد الفقير عليه جملة صالحة فى كتابى العروس الاسماء الحسنا فيما للنبينا من الاسماء الحسنى وذكر مخارجها وماخذ ها ومعلوم ان الاول و الاخر والظاهر والباطن ايضا من الاسماء التى اعطاها ربنا تبارك وتعالى نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم انظر المواهب وشرحه للزرقانى وفيهما جميعا حديث[1] نفيس عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما فيه ارسالہ تعالى

---

[1] قال العلامة القارى فى شرح الشفاء قد روى التلمسانى

Marfat.com

تفسیر میں) فرمایا کہ نعمت الٰہی سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں
تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی نعمت قرآن کی منت ہیں
اور خاص اس آیت کا ذکر مناسبت مقام کی سبب کیا اس لئے کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفرینش میں تمام جہاں سے اوّل ہیں تو تمام
مخلوقات الٰہی کو حضور نے دیکھا کہ حضور ان سب سے پہلے موجود
ہوئے اور تمام پیغمبروں سے بعثت میں آخر ہیں تو تمام انبیاء پر جتنے
علم اترے وہ سب حضور نے جمع فرمالئے اور حضور اپنے معجزوں سے
ظاہر ہیں، ان میں سے حضور کا غیب کی خبریں دینا ہے اور حضور اپنی ذات
سے باطن ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی ذات اور اس کی قدیم صفات کی مظہر
تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز اول سے روز آخر تک جو کچھ
ہوا اور ہوگا اپنے رب کے بتانے سے اس سب کو جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل
نے حضور پر ان پانچوں ناموں کی تجلی سے منت فرمائی اور ہم پر حضور کے بھیجنے
سے احسان فرمایا تو حضور اس آیۂ عظمیٰ کی منت ہوئے **جواب سوم** کوئی شک
نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسمائے حسنیٰ کے
ساتھ موسوم ہوئے ان میں سے ہمارے سردار حضرت والد قدس سرہ الماجد نے
اپنی کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں ستر سٹھ نام شمار فرمائے اور
فقیر نے اپنی کتاب العروس الاسماء الحسنیٰ من الاسماء الحسنیٰ میں ایک معقول تعداد ان پر
زائد کی اور جن محدثوں نے انھیں روایت کیا اور جہاں جہاں سے وہ نام لئے
گئے ان سب کا ذکر کیا اور معلوم کہ اول و آخر ظاہر و باطن بھی انھیں ناموں میں
سے ہیں۔ جو ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو عطا فرمائے، مواہب اور اس کی شرح علامہ زرقانی کی دیکھو اور مجموعہ ان

Marfat.com

جبريل عليه الصلاة والسلام اليه صلى الله تعالى عليه وسلم وتسميته بتلك الأسماء الاربعة وبيان وجه كل ذالك فاجعلوا من موصولة وتمت صلتها الى قوله والباطن اما قوله وهو بكل شئ عليم فانا نسأ لكم هل تصح اضافة هذه الجملة الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ام لا وليس يصلح لها فان كان الاول

فما ذا النفور وان كان الأخر فلم تجعلون الضمير فيه اليه صلى الله تعالى عليه وسلم لم لاتجعلونه لله عز وجل وقد تقدم ذكره تعالى فيه فيكون المعنى صلى الله تعالى على من هو الأول والأخر

عن ... عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ... جبريل فسلم علىّ فقال السلام عليك يا اول السلام عليك يا آخر السلام عليك يا ظاهر السلام عليك يا باطن فانكرت ذلك عليه وقلت انما هذه صفة الخالق فقال يا محمد ان الله تعالى امرنى ان اسلم بها عليك لانه قد فضلك بهذه الصفة وخصك بها جميع النبيين والمرسلين فشق لك اسما من اسمه ووصفا من وصفه وسماك بالاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك بالاخر لانك آخر الانبياء فى العصر وخاتم الانبياء الى آخر الامم وسماك بالباطن لانه تعالى كتب اسمك مع اسمه بالنور الاحمر فى ساق العرش قبل ان يخلق اباك آدم بالفى عام الى مالا غاية له ولانهاية فامرنى بالصلاة عليك فصليت عليك الف عام بعد الف عام حتى بعثك الله بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وسماك بالظاهر لانه اظهرك فى عصرك هذا على الدين كله

Marfat.com

چاروں ناموں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک نفیس حدیث ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور انھوں نے آکر حضور کے یہ چاروں نام لئے اور ہر ایک کی وجہ بیان کی تو من کو موصولہ ہی ٹھہراؤ اور اس کا صلہ والباطن تک تمام ہو گیا۔ رہا یہ قول کہ وہ ہر چیز کا دانا ہے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ اس جملہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور حضور کے لئے نہیں ہو سکتا اگر پہلی شق لیتے ہو تو یہ بدکنا کیسا اور اگر دوسری شق مانتے ہو

ے قول العلامة القاری الخ علامہ قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل اترے مجھ پر سلام کیا تو اپنے سلام میں کہا سلام تم پر اے اول، سلام تم پر اے آخر، سلام تم پر اے ظاہر، سلام تم پر اے باطن تو

میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ صفت یقیناً خدا ہی کی ہے تو انھوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بلاشبہہ مجھے حکم فرمایا کہ میں تم پر ان صفات کے ساتھ سلام کروں کہ اس نے تمھیں ان صفتوں سے فضل عطا فرمایا اور تمام انبیاء و مرسلین سے ان صفات کے ساتھ تمھیں خاص کیا اور تمھارے لئے اپنے نام سے نام اپنے صفات سے صفت نکالی اور تمھارا اول نام رکھا کیونکہ تم اول الانبیاء ہو پیدائش کے اعتبار سے اور آخر نام کیونکہ تم زمانہ میں انبیاء سے پیچھے اور پچھلی امت کے پچھلے نبی ہو اور تمھارا نام باطن رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نام کو اپنے نام کے ساتھ سرخ نور سے ساق عرش پر لکھا قبل اس کے کہ تمھارے باپ آدم کو پیدا کرے دو ہزار برس پہلے نہایت بغایت مجھے تم پر درود کا حکم دیا۔ تو میں نے تم پر درود بھیجا۔ ہزار برس بعد ہزار برس کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں مبعوث کیا خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا چراغ اور تمھارا نام ظاہر رکھا کیونکہ تمھیں غالب فرمایا تمھارے اس زمانہ میں ہر دین پر اور تمھاری

Marfat.com

والظاھر والباطن وھو سبحٰنہ وتعالیٰ بکل شی علیم ختمہ بہا
کماختم اللہ تعالیٰ عزوجل ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
بقولہ وکان اللہ بکل شی علیما فان زعمتم ان فیہ
تفکیک الضمائر قلت کلا بل عدم صلوح الجملۃ لہ صلی اللہ تعالیٰ

وعرف شرعك و فضلك اھل السمٰوات والارض فما
منہم من احد الا وقد صلی علیك صلی اللہ تعالیٰ علیك فربك
محمود وانت محمد وربك الأول والاخر والظاھر و
الباطن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحمد
للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی وفی
درۃ الغواص وفی الجواھر والدرر کلتاھما لسیدی عبد الوھاب
الشعرانی عن شیخہ سیدی علی الخواص قدس سرھما فی
شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر جامع ومظھر لامع فھو الاول
والاخر والظاھر والباطن الخ اھ منہ غفرلہ مدینہ

علیہ وسلم کما زعمتم اجلی قرینۃ علی ان الضمیر لیس لہ۔
الا تسمعون قول اللہ تبارك وتعالیٰ انا ارسلنك شاھدا
ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ
بکرۃ واصیلا فضمائر تعزروہ وتوقروہ لرسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضمیر تسبحوہ للہ سبحانہ وتعالیٰ
ولذا وقف القراء علی توقروہ ولم یلزم الانتشار لانہ سبحٰن
الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ فعدم صلوحہ لہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

(وہ) کی ضمیر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کیوں ٹھہراتے ہو اللہ عزوجل کے لئے کیوں نہیں قرار دیتے کہ اسی کلام میں اللہ عزوجل کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا دانا ہے اس جملہ پر اسے ختم کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کو کہ ولیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اپنے اس قول سے ختم فرمایا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اب اگر تم یہ کہو کہ اس میں انتشار ضمائر ہوگا میں کہوں گا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات کہ پچھلا جملہ حضور کے لائق نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو روشن تر قرینہ ہے کہ یہ ضمیر حضور کے لئے نہیں کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں سنتے کہ بے شک ہم نے تمھیں بھیجا، حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈرسناتا تاکہ اے لوگو تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور تعظیم کرو رسول کی اور توقیر کرو رسول کی اور تسبیح کرو اللہ کی صبح و شام تو تعزروا اور توقروا کی ضمیریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہیں اور تسبحوہ کی ضمیر اللہ سبحانہ و

شریعت کی تعریف کی اور اہل سموات والارض پر تمھیں تفضیل دی تو ان میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ وہ تم پر درود پڑھتا ہے اللہ آپ پر درود بھیجے کہ آپ کا رب محمود ہے اور آپ محمد اور آپ کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور آپ اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی حتی کہ میرے اسم و صفت میں۔ اور درۃ الغواص میں اور جواہر و درر میں کہ یہ دونوں سیدی عبدالوہاب شعرانی کی ہیں اپنے شیخ سیدی علی خواص قدس سرہما سے شان نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں ہے راز ان کا جامع اور مظہر ان کا لامع ہے تو وہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اھ منہ غفرلہ مدینہ

Marfat.com

عليه وسلم كان اظهر قرينة على ان هذا الضمير لله تعالى نما لكم كيف تحكمون **الجواب الرابع** هب ان المصنف راجع فى نيته الضمائر كلها للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم مع انه ليس لكم الحكم على قلب احد فانبؤنا كيف يقضى به على خروجه عن التوحيد او عن دائرة السنة والجماعة فان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم عليما مما لا ينكره مسلم بل ولا كافر سيراخباره صلى الله تعالى عليه وسلم اما كل شئ **فاقول** له موارد شتى ۞ والكل فى القرآن اتى ۞ قال تعالى وكان الله بكل شئ عليما هذا يشمل جميع المعلومات والمفهومات من الواجب والممكنات والمحالات وهو العلم المخصوص من قولهم ما من عام الا وقد خص منه البعض ۞ وقال تعالى ان الله على كل شئ قدير فهذا يشمل الممكنات الموجودات والمعدومات ولا سبيل له الى الواجبات والمحالات كما حققته فى سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح اذ لو قدر على الواجب لم يبق اَلٰهًا كما تقدم او على المحال فمن المحال فناؤه فيقدر عليه فيكون فناؤه ممكنا فلم يكن وجوده واجبا فلم يكن النها وقال تعالى انه بكل شئ بصير فهذا يشمل الموجودات جميعا من الذات والصفات والممكنات دون المحالات والمعدومات لان المعدوم لا يصلح للروية كما نص عليه علماؤنا فى اصول الدين منهم سيدى عبد الغنى النابلسى قدس سره فى المطالب الوفيه قلت الا ترى ان من يرى ما لا وجود له فى نفس الامر كالدائرة

قوله ان لفظة كل يجئ باختلاف المعانيه باختلاف المحل

Marfat.com

تعالیٰ کے لئے ہے اسی واسطے قاریوں نے توقروہ پر وقف کیا اور انتشار ضمائر لازم نہ آیا۔ اس لیے کہ پاکی ہے اسے کہ تسبیح سوا اس کے دوسرے کو لائق نہیں تو اس کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نہ ہو سکنا روشن تر قرینہ ہوا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کیا ہوا حکم لگاتے ہو۔ **جواب چہارم** ہم نے مانا کہ مصنف نے اپنی نیت میں کل ضمیریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیریں حالانکہ تم کو کسی کے دل پر حکم لگانے کا اختیار نہیں تو اب ہمیں بتاؤ کیونکر اس کے سبب مصنف پر اسلام یا دائرہ اہل سنت سے نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علیم ہونے سے کسی مسلمان بلکہ کسی ایسے کافر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال سے واقفیت حاصل کی اب رہا کل کا لفظ **اقول** اس کے متعدد مواقع ہیں اور وہ سب قرآن عظیم میں آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کل شیٔ کا عالم ہے اور یہ واجب ممکن و محال غرض جملہ مفہومات کو شامل ہے اور یہ وہ عام ہے جو خاص کیا گیا اصولیوں کے اس قول سے کہ کوئی عام ایسا نہیں جس میں کچھ نہ کچھ کوئی تخصیص نہ کی گئی ہو اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شیٔ پر قادر ہے یہ ممکنات کو شامل ہے موجود ہوں خواہ معدوم واجب اور محال کی طرف اس کو کوئی راہ نہیں جیسا کہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ہم نے اس کی تحقیق بیان کی اس لیے کہ اگر واجب پر قادر ہو تو خدا نہ رہے گا جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر محال پر قادر ہو تو منجملہ محال اس کا فنا ہونا بھی ہے تو اس پر بھی قادر ہوگا تو اس کی فنا ممکن ہو گی تو اس کا وجود واجب نہ ہوگا تو خدا نہ رہے گا اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شیٔ کو دیکھ رہا ہے تو یہ جملہ موجودات کو شامل ہے۔ جن میں ذات و صفات الٰہی اور ممکنات داخل ہیں نہ محالات و معدومات اس لئے کہ معدوم دکھائی دینے کے

Marfat.com

فی الشعلہ الجوالۃ والخط فی القطرۃ النازلۃ ودوران الدار بدوران الراس فانہ یقال لہ اخطأ فی النظر ۔ وتعد تلک المرئیات من اغلاط البصر ۔ واللہ منزہ عن الخطاء والغلط وقال تعالیٰ خالق کل شیء فہذا انما یشمل الممکن الموجود فی شیء من الازمنۃ لا الواجب ولا المحال ولا الممکن الذی لم یوجد ولا یوجد الی ابد الابد ۔ وقال تعالیٰ کل شیء احصینہ فی امام مبین فہذا لایشمل الا ما وجد ویوجد من الحوادث من اول یوم الی اخر الایام لا غیر المتناہی لاستحالۃ ان یحیط بہ المتناہی کما تقدم فانظر ان اللفظۃ فی المواضع الخمسۃ واحدۃ والمراد بہا فی کل مقام العموم لکن انما شملت کل کلمۃ ما فی دائرتہا لا ما ہو خارج عنہا غیر صالح لہا وہذا لا یرتاب فیہ عاقل فضلا عن فاضل ۔ وقد اثبتنا عرش التحقیق ان القران العظیم ۔ وصحاح احادیث الرسول الکریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ۔ ناطقۃ بحصول العلم ماکان وما یکون من اول یوم الی الیوم الآخر اعنی ما کتب فی اللوح المحفوظ لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونص العلماء

منہم العلائی فی الدر المختار انہ یجوز اطلاق الاسماء المشترکۃ کعلی ورشید علی الخلق ویراد فیہم غیر ما یراد فی اللہ تعالیٰ۔ فاذن قولہ وہو بکل شیء علیم اذا اضیف الی اللہ تعالیٰ علیہ یراد بہ المعنی الاول اذا اضیف الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یراد بہ المعنی الخامس فلا محذور ولا محظور

نص ... تعالیٰ لا یعم الموجودات دون المعدوم

الجواب الخامس سیدنا الشیخ المحقق

قابل ہی نہیں جیسے کہ کتب عقائد میں ہمارے علماء نے اس کی تصریح کی از انجملہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے مطالب وفیہ میں اقول کیا نہیں دیکھتا جسے ایسی چیز نظر آئے جو واقع میں موجود نہیں جیسے شعلہ جوالہ میں دائرہ اور مینہ کی اترتی بوند سے خط اور سر کے گھومنے سے گھر کا گھومنا، اسے یہ کہا جائے گا کہ اس کی نظر نے خطا کی اور یہ جو چیزیں دکھائی دیں نگاہ کی غلطی سمجھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ خطا اور غلط سے پاک ہے اور فرماتا ہے اللہ کل شے کا خالق ہے تو یہ صرف اس ممکن کو شامل ہوگا جس کے لئے کسی زمانہ میں وجود ہو نہ واجب و محال کو اور نہ اس ممکن کو جو کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ابد الآباد تک کبھی ہو اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے شمار کردی ہے ایک روشن پیشوا میں تو یہ صرف انھیں حادث چیزوں کو شامل ہے جو روز ازل سے روز آخر تک ہوئیں اور ہوں گی نہ غیر متناہی کو کہ متناہی کا اسے گھیرنا محال ہے جیسا کہ گذرا تو اب دیکھئے کہ پانچوں جگہ لفظ تو ایک ہی ہے اور ہر جگہ اس سے عموم ہی مراد ہے۔ مگر ہر بات نے اتنی ہی چیزوں کا احاطہ کیا جو اس کے دائرہ میں ہیں نہ اسے جو اس سے باہر ہے اور اس کی قابلیت نہیں رکھتا اور اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا چہ جائے فاضل اور بے شک ہم عرش تحقیق ثابت کرآئے کہ قرآن عظیم اور صحاح احادیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ناطق ہیں کہ روز اول سے روز آخر تک کے جمیع ماکان وما یکون یعنی جملہ مکتوبات لوح محفوظ کا علم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور علماء نے تصریح فرمائی از انجملہ مدقق علاء الدین نے درمختار میں کہ جو نام خالق و مخلوق میں مشترک ہیں مخلوق پر ان کا بولنا جائز ہے اور مخلوق کے لئے ان کے معنی اور لئے جائیں گے ان کے غیر جو اللہ کے واسطے مراد ہوں تو یہ قول کہ وہ کل شئی کا عالم ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پہلے

عبدالحق المحدث البخاری الدهلوی ؛ قدس سرہ المعنوی من اجلۃ العلماء واکابر الاولیاء ملأ ذکرہ الأسماع والبقاع وطاب بطیب نشرہ البلاد والقاع ؛ ولا بد ان ساداتنا علماء مکۃ ایضا عالمون بجلالۃ شانہ ؛ ورفعۃ مکانہ له قدس سرہ مصنفات جلیلۃ الوقع ؛ جزیلۃ النفع ؛ فی الدین والشرع ؛ منہا لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح وأشعۃ اللمعات فی اربع مجلدات وجذب القلوب و شرح سفر السعادۃ فی جلدین وفتح المنان فی تائید مذہب النعمان وشرح فتوح الغیب ومدارج النبوۃ فی سیرہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مجلدین لطیفین واخبار الاخیار وآداب الصالحین ومقدمۃ فی اصول الحدیث الی غیر ذلک مضت علی وفاتہ قدس سرہ ثلثمائۃ سنۃ مزارہ بدہلی یزار ویتبرک بہ فہذا الامام الجلیل القدر الجلی الفخر ؛ قد بدأ خطبۃ کتابہ مدارج النبوۃ ؛ بتلک[1] الآیۃ المتلوۃ ؛ وقال تلک الکلمات کما انہا مشتملۃ علی حمد اللہ تعالی

---

[1] وازیدک اخرا الذی اجلی قال سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ فی الباب العاشر من الفتوحات المکیۃ ج ۱ ص ۱۲۷ ـ اول نائب کان لہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وخلیفۃ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ثم ولد واتصل النسل وعین فی کل زمان خلفا الی ان وصل زمان نشأۃ الجسم الطاہر المحمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نظہر مثل الشمس الباہرۃ فاندرج کل نور فی نورہ الساطع وغاب کل حکم فی حکمہ وانقادت جمیع الشرائع

Marfat.com

معنی مراد ہوں گے اور جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پانچویں معنی لئے جائیں گے تو نہ کوئی قباحت نہ کوئی ممانعت **جواب پنجم** ہمارے سردار شیخ محقق عبدالحق محدث بخاری دہلوی قدس سرہ المعنوی جو اجلہ علما اور اکابر اولیا سے ہیں ان کی شہرت سے کان اور مکان بھرے ہوئے ہیں اور ان کی خوشبو کی مہک سے شہر اور میدان مہک اٹھے اور ضرور ہے کہ ہمارے سردار علما رمکہ بھی ان کی جلالت شان اور رفعت مکان سے آگاہ ہیں شیخ قدس سرہٗ کے لئے تصنیفیں ہیں جن کی رفعت عظیم اور دین و شرع میں نفع کثیر ان میں سے لمعات[۱] التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اور اشعۃ[۲] اللمعات چار جلدوں میں اور جذب[۳] القلوب اور شرح سفر[۴] السعادۃ دو جلدوں میں اور فتح[۵] المنان فی تائید مذہب[۶] النعمان اور شرح[۷] فتوح الغیب در احوال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مدارج[۸] النبوۃ دو جلد لطیف میں اور اخبار[۹] الاخیار اور آداب[۱۰] الصالحین اور ایک مختصر[۱۱] متن اصول حدیث میں اور ان کے سوا شیخ قدس سرہٗ کی وفات کو تین سو برس گذرے ان کا مزار دہلی میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے تو ان امام جلیل القدر جلی الفخر نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ کا خطبہ اسی آیت سے شروع کیا اور فرمایا جس طرح یہ کلمات حمد و ثنا الٰہی پر مشتمل ہیں۔

لہ وازیدک اخری الخ اور تمھارے لئے دوسری زیادہ کروں جو لذیذ اور شیریں تر ہے۔ فرمایا شیخ سیدنا اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسویں باب فتوحات مکیہ جلد ایک صـــ۱۱۱ میں پہلا نائب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ان کا خلیفہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر پیدائش ہوئی اور نسل کا اتصال ہوتا رہا۔

Marfat.com

وثنا ئہ حمد بہا نفسہ فی کتابہ کذلک تتضمن نعت رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسماہ وصفہ بہا ربہ تبارک و

تعالیٰ وکم من اسماء اللہ الحسنیٰ فی الوحی المتلو وغیر المتلو سمی اللہ

بہا حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کالنور والحق والحلیم والمومن

والمہیمن والوالی والہدی والرؤف والرحیم وغیر ذلک و

ہذہ الاسماء الاربعۃ الاول والاخر والظاہر والباطن ایضاً

ثم اخذ بذکر وجہ کل سم منہا ثم قال وھو بکل شیٔ

علیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیم بجمیع

الاشیاء من شیونات الذات الالٰہیۃ واحکام صفات

الحق والاسماء والافعال والاثار واحاط بجمیع علوم

الظاہر والباطن والاول والاخر وصار مصداق فوق کل

ذی علم علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات

انتہاہ مترجما فان کان ہذا جرما فی الشرع فہذا الامام

الجلیل اشد جرما من المجیب ولہ اسلف فیہ فاحکموا علیہ

وانبؤنی ھل ھو قدس سرہ اجارہ کافر عندکم او ضال مضل

الیہ وظہور سیادتہ التی کانت باطنۃ فہو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل

شیٔ علیم فانہ قال اوتیت بجوامع الکلم وقال عن ربہ ضرب بیدہ بین

کتفی فوجدت بردا نا ملہ بین ثدیی فعلمت علم الاولین والاخرین فحصل لہ

التخلق والنسب الالٰہی من قولہ تعالیٰ عن نفسہ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن

وھو بکل شیٔ علیم وجاءت ہذہ الاٰیۃ فی سورۃ الحدید الذی فیہ باس شدید

ومنافع للناس فلذلک بعث بالسیف وارسل رحمۃ للعالمین اھ منہ

حفظہ ربہ۔ مدنیۃ

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ان سے اپنی حمد فرمائی۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کو متضمن ہیں ان کے رب نے ان کے یہ نام رکھے اور ان اوصاف سے ان کا یہ وصف کیا اور قرآن مجید اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اسمارِ حسنیٰ ہیں کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے مسمی کیا جیسے نور اور حق اور حلیم اور حکیم اور مومن اور مہیمن اور ولی اور ہادی اور رؤف اور رحیم اور ان کے سوا اور یہ چاروں نام اوّل و آخر و ظاہر و باطن بھی انھیں میں سے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر نام کی وجہ بیان کرنی شروع کی۔ پھر فرمایا وہ ہر شے کے عالم ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذاتِ الٰہی کے شانوں اور صفاتِ حق کے احکام اور اسماء و افعال اور آثار غرض جمیع اشیار کا علم ہے اور حضور نے جمیع علوم اول و آخر و ظاہر و باطن کو احاطہ فرمایا۔ اور اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ان پر سب سے افضل درود اور سب سے اتم و اکمل سلام

اور ہر زمانہ میں خلفا متعین ہوتے رہے تا آنکہ زمانہ پیدائش جسم طاہر محمدی پہنچا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ چمکتے آفتاب کی طرح ظاہر ہوئے کہ مندرج ہوا ہر نور ان کے چمکتے نور میں اور پوشیدہ ہو گیا ہر حکم ان کے حکم میں اور کھنچ آئیں سب شریعتیں نکی جانب اور ان کی سرداری کہ چھپی ہوئی تھی ظاہر ہو گئی تو وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کے جاننے والے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمے دیا گیا اور حضور نے اپنے رب کا ارشاد فرمایا کہ اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے بیچ رکھا تو میں نے اس کی انگلی کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تو میں نے علم اولین و آخرین جان لیا تو ناصل ہو گیا ان کے لئے تخلق باخلاق اللہ اور الٰہی نسبت قول نبی سے اپنے لئے وہی اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی ہر چیز کا جاننے والا اور یہ آیت سورۂ حدید میں آئی کہ جس میں شدید سختی ہے اور لوگوں کے لئے فوائد تو سب سے بہتر موزوں ہوتے تلوار کے ساتھ اور بھیجے گئے سارے عالم کے لئے رحمت اھ ملخصاً طریب مدینہ

اومسلم سنی من العوام او عالم کبیر عماد الدین ؛ وارث لسید المرسلین ؛ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین ؛ الوحی الوحی اسرعوا فی الجواب ؛ ولیحذر الصائلون ان یستتروا بنقا الاباذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانہ قیل من ذا الذے یشفع عندہ یوم القیمۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود بہا عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعلم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما بین ایدیہم من اولیات الامر قبل خلق الخلائق وما خلفہم من احوال القیمۃ ولا یحیطون بشیء من علمہ وانما ھو شاہد علی احوالہم وسیرہم ومعاملاتہم وقصصہم وکلا نقص علیک من انباء الرسل ویعلم امور آخرتہم واحوال اھل الجنۃ والنار وھم لا یعلمون شیئا من ذلک الا بما شاء ان یخبرہم عنہ وسع کرسیہ السموات والارض العرش مع عظمتہ کحلقۃ ملقاۃ بین السماء والارض بالنسبۃ الی سعۃ قلب المومن ولا یؤدہ حفظہما لا یثقل الروح الانسانی حفظ اسرار السموات والارض وعلم آدم الاسماء کلہا اھ فاحکموا علی ھذا اھو کافر عندکم ام انتم فی ضلال مبین اھ منہ غفرلہ مدنیۃ۔ **اقول** والحق فی ردعی ان تقریرہ

لہ وازیدک اخری امرؤا ھی ان العلامۃ نظام الدین النیسابوری رحمہ اللہ تعالیٰ فی تفسیرہ غرائب القرآن ورغائب الفرقان ارجع قولہ تعالیٰ فی آیۃ الکرسی یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ یقول ج ۳ ص ۲۳ من ذا الذے یشفع عندہ

انتہی مترجما تو یہ کہنا اگر شرع میں جرم ہے تو ان جلیل اماموں کا گناہ مجیب سے بڑھ کر ہے، اور اس میں مجیب کے وہی پیشوا ہیں نواب ان پر حکم لگاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ معاذ اللہ تمہارے نزدیک کافر ہیں یا گمراہ یا گمراہ گر یا مسلمان سنی ہیں عام لوگوں میں سے یا بڑے عالم اور دین کے ستون اور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے وارث فوراً فوراً جواب دو اور حملہ کرنے والے نقاب میں منہ چھپانے سے بچیں۔

لے وازیدک آخری امر وادھی الخ اور میں تیرے لئے زیادہ کروں دوسرا زیادہ کڑوا اور سخت بلا یہ کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر غرائب القرآن و غائب الفرقان میں پھیر دیا قول الٰہی آیۃ الکرسی میں " یعلم ما بین ایدیہم رتا الا بما شاء" جانب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج۳ ص۲۴ جہاں کے لئے ہیں" من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" یہ استثنا راجع ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب

گویا کہ ارشاد ہوا کون ہے وہ کہ شفاعت کرے اس کے پاس قیامت کے دن مگر اس کا بندہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہی اجازت یافتہ شفاعت ہے حسب وعدہ صادقہ قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا" یعلم" یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں" بین ایدیہم" جو ان کے سامنے ہیں ابتدائی کاموں سے قبل پیدائش مخلوق کے " وما خلفہم" یعنی جو ان کے پیچھے ہے حالات قیامت سے " ولا یحیطون بشئ من علمہ" اور انہیں احاطہ کرتے ہیں ذرا کسی چیز کا اس کے علم سے اور جز یں نیست کر وہ معائنہ فرمائے والا ہیں ان کے حالات اور ان کی سیرتوں اور ان کے معاملات وحکایات کا اور تم سے ہم سب بیان کریں گے پیغمبروں کی خبریں اور وہ نہی جانتے ہیں آخرت کے سب کام اور جنت و دوزخ کے حالات اور وہ لوگ نہیں جانتے کچھ اس میں سے" الا بما شاء" مگر وہ چیز کہ وہ نبی چاہے کہ اس لے انھیں خبر دار کرے" وسع کرسیہ السموات والارض" وسیع ہے اس کی کرسی سمائے ہوئے ہیں آسمان و زمین

Marfat.com

علی هذا انه لما اشار قوله عزوجل من ذا الذی یشفع عنده
الا باذنه الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دانه هوالماذون
له بالشفاعة الفاتح بابها دون غیره صلی اللہ تعالی علیه
وسلم فکانه سأل سائل عن حکمة تخصیصه صلی اللہ تعالی علیه وسلم
بها فاجیب بان الشفیع عند اللہ تعالی لا بد له ان یطلع
علی کل ما صدر ویصدر عن المشفوع لهم وعن مراتبهم
فی ایمانهم واعمالهم الباطنة والظاهرة لیعلم من یستاهل
الشفاعة وانه الی ای قسم من الشفاعة یحتاج فی نفسه وبایها
ینبغی امداده فی الحضرة فان الشفاعة اقسام وکم لها من
... علی ومقام فمن لا یعلم ذلک لا یکون علی بصیرة مما یفعل و

یقول والیه یشیر قوله تعالی لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن
وقال صوابا ومحمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم هو المحیط بکل
ذلک من بین العالمین فانه یعلم العالمین وما هم علیه الآن
وما بین ایدیهم مما کان وما خلفهم مما یکون الی آخر الزمان
باعلام ربه العزیز العلام وکانه قبل الاطلاع علی ما کان
وما یکون لا یختص به صلی اللہ تعالی علیه وسلم کما دل علیه
الحدیث المار جلیا نا من اللہ جلاه لی کما جلاه للنبیین من قبلی فاجیب
بانهم وان علموا فلم یعلموا الا بتعلیمه وامداده صلی اللہ
تعالی علیه وسلم ومع ذلک لم یحیطوا کاحاطته ولا ادرکوا
کادراکه کیف وانهم مع ما لهم الفضل والکمال لا یحیطون بشیٔ
من علمه صلی اللہ تعالی علیه وسلم الا بما شاء سه فانه
شمس فضل کواکبها ÷ یظهرن انوارها للناس فی الظلم ÷
فلکونه هو الاصل الاول وعلیه فیه المعول وهو الاتم الاکمل

Marfat.com

عرش باوجود وسعت مثل ایک چھلے کے پڑا ہے درمیان آسمان و زمین کے بہ نسبت وسعت قلب مومن کے "ولا یؤدہ حفظہما" نہیں گراں ہے روح انسانی کو حفظ سارا سموات والارض" کا اور سکھایا آدم کو سارے نام اھ مختصراً تو حکم کرو ان پر کیا وہ تمھارے نزدیک کا ذہن وعقل زیادہ میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں القا کیا گیا کہ اس پر ان کی تقریر یہ ہے کہ جب اشارہ کیا قول اللہ "من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" نے اس جانب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ماذون بالشفاعت وہی اس کا دروازہ کھولنے والے ہیں نہ کوئی اور ان کے سوا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو گویا پوچھنے والے نے ان دونوں کے ساتھ تخصیص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ بارگاہ الٰہی میں شفیع کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ وہ مطلع ہو اوپر ہر اس چیز کے کہ صادر ہوئی اور صادر ہوگی ان سے کہ جن کی شفاعت کرے اور ان کے ایمانی مراتب اور اعمال باطنہ وظاہرہ پر آگاہی رکھے تاکہ ہر وہ شخص کہ جو شفاعت کئے جانے کا اہل ہو تاکہ جان لے ہر اس شخص کو جو شفاعت کا سزاوار ہے اور یہ کون سی قسم شفاعت کا فی نفسہ محتاج ہے اور کون سی شفاعت بارگاہ الٰہی میں کس کے لئے قابل امداد ہے کیونکہ شفاعت کی بہت سی قسمیں ہیں اور کتنے اس کے لئے مواقع اور مقامات ہیں تو جو اسے نہ جانے اس کے کام کی بصیرت نہ ہوگی اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے قول الٰہی "لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا" کوئی بات نہ کرے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور ٹھیک بولا اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہی احاطہ کئے ہوئے ہیں اس سب کو سارے جہانوں میں سے تو بلاشبہہ وہ سارے عالم جانتے اور وہ چیز جس پر وہ اس آن میں پہچانتے ہیں "یعلم ما بین ایدیہم" اور جانتے ہیں اس کو جو اس کے سامنے ہیں "ما کان" سے اور جو ان کے پیچھے ہے "ما یکون" سے آخر زمانہ تک اپنے رب نہایت بڑے علم والے کے بتانے سے کیونکہ "ما کان وما یکون قبل اطلاع خاص تھیں" ان کے ساتھ جیسا کہ ان پر گذشتہ حدیث نے روایت کی یعنی روشن کر دینا اللہ کا جس نے میرے لئے روشن کیا جیسا کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء کے لئے روشن فرمایا تو اس طرح جواب دیا گیا نہ انھوں نے اگرچہ جانا مگر نہ بیان کیا ان کے سکھائے اور ان کی امداد کے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور باوجود اس کے انھوں نے احاطہ نہ کیا مثل ان کے احاطہ کے اور نہ تھیں ادراک ہوا مثل ان کے ادراک کے اور بلاشبہ باوجود اس کے ان کے لئے فضل وکمال ہے "لا یحیطون بشیٔ من علمہ" اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

Marfat.com

خص بها دون غيره صلى الله تعالى عليه وسلم فكانه قيل ؟
في المشفوع لهم من الاولين والآخرين من الكثرة ما يحسر دونها
العد فاذا لم يكن له الا شفيع واحد وهو صلى الله تعالى عليه وسلم
بشر فلعله قد يضيق صدره ويحصل له بذلك نوع تبرم فتهلك
البقية فاجيب كيف يضيق لهم صدره وقد وسع كرسيه السموات
والارض فما ظنكم بقلبه الكريم الذي ما قبة العرش فيه الا كبقة
تطير في الفضاء بين الارض والسماء فكانه قيل نعم ولكن نخاف
لعله ينسى بعضهم لما لهم من الكثرة العظيمة فيهلك المنسي
فاجيب كيف ينسى احدا منهم وهو الذي لا يؤده حفظهما
مع ما فيهما من مخلوقات تفضل على المشفوع لهم بكذا اكذا اضعافا
لا يحصيها الا الله تعالى تم الكلام وزالت الاوهام وحصل الهناء
التام لكل من تعلق بطرف من ذيله عليه وعلى اله افضل الصلاة
والسلام **واعلم** انى لا ادعى ان هذا معنى الكريمة ولا ادعاء
العلامة المفسر رحمه الله تعالى وانما هو من باب الاشارات
المعهودة لاهل الباطن الربانى نفعنا الله تعالى ببركاتهم كقولهم
فى الحديث الصحيح لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ان البيت
القلب والملئكة تجليات الهية والكلب الشهوة ولا ينكرون المعنى
الظاهر كالباطنية حاشاهم من ذلك وصنيعهم هذا محض
الايمان وكمال العرفان كما قاله السعد فى شرح العقائد وربما
يأتون بشئ ابعد واغرب فى نظر اهل الظاهر فيرمونهم بالخطاء
والمبين وما هو الا من قبيل الخيار بدا نقين والشئ بالشئ يذكر

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو گویا کہا گیا مشفوع لہم میں اولین و آخرین سے وہ کثرت ہے کہ عدد اس کے حصر سے تھک رہے تو اگران کے لئے نہ ہوں مگر ایک نبی شفیع اور وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بشر ہیں تو شاید ان کا سینہ کبھی تنگی فرمائے اور حاصل ہو اس سے ایک نوع جدائی۔ باقی ہلاک ہو جائیں تو جواب دیا گیا بلکہ اس کا سینہ کیسے تنگی کرے گا حالانکہ "وسع کرسیہ السموٰت والارض" اور یقینی وسعت رکھتی ہے اس کی کرسی سارے آسمان و زمین کو تو تمہارا کیا گمان ہے ان کے قلب کریم کے ساتھ جس میں عرش کا گنبد ایک مچھری کی طرح کہ اڑ رہا ہو فضا میں آسمان و زمین کے درمیان تو گویا کہا گیا ہاں لیکن ہم ڈرتے ہیں شاید بھول جائیں کوئی اس عظیم کثرت کو کہ جو ان کے لئے ہو جائے بھولنے والا تو جواب دیا کیونکر بھول جائے گا کوئی ان میں سے اور وہ وہ ہے کہ اس پر گراں نہیں (ان دونوں آسمان و زمین کی حفاظت) مع اس کے کہ جو ان دونوں میں ہے مخلوقات سے اور فضل فرمایا، سفارش کے کنوؤں پر ایسا الیسا ڈھیرا کہ جس کا احصار نہ فرمائے مگر اللہ برتر یہاں تک کہ انتہائے کلام اور ازالۂ اوہام ہوا اور پوری فرحت حاصل ہوئی اسے جو ان کا بالبستہ کنارۂ دامن ہے ان پر اور ان کی آل پر سب سے افضل صلاۃ وسلام۔ جان لو کہ میں اس کا مدعی نہیں کہ یہ معنی آیہ کریمہ کے ہیں نہ اس کا دعوی علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن وہ کہ درحقیقت ان اشارات کے قسم سے ہے جو اہل ربانی اہل باطل

"الا ماشاء" مگر جتنا وہ چاہے۔

(ترجمہ شعر) وہ بزرگی کا آفتاب ہے یہ اس کے ستارے کہ لوگوں کے لئے اپنے انوار ظاہر کرتے ہیں تاریکیوں میں بہ سبب ان کے اصل اول ہونے کے اور اس میں انہیں پر اعتماد اور وہی اتم و اکمل ہیں تو وہی اس کے ساتھ خاص کئے گئے نہ ان کا غیر

Marfat.com

والقلب بحرف يتذكر وليس بابعد من ذهاب اذهانهم بسماع التغزل فی لیلی وسلمی وعزة وبثینة الی محبوبهم قال صلے الله تعالیٰ علیه وسلم فی تفسیر الاحسان ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك وقف بعض العارفین قدست اسرارهم علی تراه الثانیة بمعنی انك ان لم تکن ای فنیت عن نفسك فاذن تراه وتصل الی مقام مشاهدته تعالیٰ لان نفسك هی الحجاب بینك وبین شهود مولاك عزوجل واعترضه الامام ابن حجر العسقلانی ان لو کان المراد مازعم لکان تراه محذوف الالف ولبقی قوله فانه یراك ضائعا لاارتباط له بما قبله ثم سرد روایات فی لفظ الحدیث لاتحتمل هذا التاویل کروایة کهمس انك ان لاتراه فانه یراك واجاب عنه المولی المحقق الشیخ عبدالحق المحدث الدهلوی رحمه الله تعالیٰ فی لمعات التنقیح شرح مشکوة المصابیح بان اثبات الالف فی المضارع المجزوم لغة شائعة وعلیه روایة قنبل عن ابن کثیر فی قوله تعالیٰ ارسله معنا غدا یرتعی ویلعب وفی قوله تعالیٰ ومن یتقی ویصبر وقال الشاعر الم یأتیك والانباء تنمی علی انه لایجب جزم الجزاء اذا کان الشرط ماضیا ولو معنی ای کما هنا وارتباط فانه یراك انه لبیان امکان الروية کما استدل فی الکلام علی امکان رؤیتنا الله سبحنه برؤیته ایانا بغیر جهة ومکان وخروج شعاع وغیرها ولجوزان الروایات الأخر بالمعنی بناء علی مافهم الراوی من معنی الحدیث قال علی ان ذلك لیس تاویلا للحدیث وبیانا لمعناه المراد عند علماء العربیة وانما ذلك

Marfat.com

کے لئے معروف ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے منتفع کرے مثل ان کے قول کے زیر حدیث صحیح کہ ملائکہ ان گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو کہ بیت قلب اور ملائکہ تجلیات الٰہی اور کلب شہوت اور حاشا انکار نہیں کرتے معنی ظاہر کا باطنیہ کی طرح اور ان کا یہ کام محض ایمان وکمال عرفان ہے جیسا کہ کہا علامہ سعدالدین تفتازانی نے شرح عقائد میں اور لبسا اوقات ایسی شق لاتے ہیں جو بعید وغریب تر ہو اہل ظاہر میں تو وہ ان پر خطا دجھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں یہ نہیں ہیں مگر از "قبیل الحیا ربد النقین" (ککڑی کھیرا لعوض دو دانگ) اور ایک شے دوسری شے کے ساتھ ذکر ہوتی اور قلب ایک حرف سے نصیحت پاتا ہے اور یہ زیادہ بعید نہیں ان کے اذہان کے منتقل ہونے سے ساتھ سننے تغزل لیلی اور سلمی اور عزہ اور تنبیہ (معشوقان خیالی شعراء) کہ ان کے محبوب کی طرف فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تفسیر احسان میں یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے تو اگر نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے بعض عارفین قدس سرارہم دوسرے "تراہ" پر رک گئے اس معنی پر کہ "انک ان لم تکن" یعنی تو فنا ہو جائے اپنے نفس سے تو اب تو اسے دیکھے اور تو پہنچ جائے مقام مشاہدہ باری تعالیٰ تک کیونکہ تیرا نفس وہی حجاب ہے تجھ میں اور شہود مولیٰ میں اور اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے یہ اعتراض کیا کہ اگر مراد وہ ہے جو انھوں نے کہا تو البتہ "تراہ" محذوف الالف ہوتا اور یقیناً قول "فانہ یراک" ضائع ہو جاتا کہ اس کو ماقبل سے کوئی ربط نہیں رہتا، پھر الفاظ حدیث کی روایات پے درپے لائے کہ محتمل اس تاویل کی نہیں جیسے روایت کہمس "انک ان لا تراہ فانہ یراک" کہ بلاشبہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علامہ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح یوں دیا کہ الف کا مضارع مجزوم میں ایک مروجہ لغت میں ہے اور اسی بنا پر ہے روایت قنبل کی ابن کثیر سے قول الٰہی میں ارسلہ معنا غدا یرتعی ویلعب" اور قول الٰہی "ومن یتقی ویصبر" اور شاعر کا

Marfat.com

شئ يلوح على بواطنهم لغلبة ما فيها من حال المحو والفناء وليس
ذلك الا من هذا اللفظ الوارد فى هذه الرواية وذلك فى الحقيقة من
قبيل شعتر برى والخيار عشرة بدانق والله تعالى اعلم اه مختصرا
وكذلك رده العلامة القارى فى المرقاة غير انه اوسع المقال
فى الجواب عن الايراد الاول والثالث لم يلم بجواب الثانى اصلا اذ قال
ما قيل من انه لا يساعد الرسم بالالف فمدفوع بحمله على لغة او على
اشباع حركة او على حذف مبتدء او هو انت وجاز حذف الفاء من
الجملة الاسمية الواقعة موقع الجزاء قال وقوله فانه يراك متعلق
بالكلام السابق وان كان له تعلق ما ايضا باللاحق قال وانما اطنبت
فى المقام لتخطيئة بعض الشراح فى ذلك الكلام ولا ينافيه ما ورد
فى بعض الروايات فانك ان لا تراه فانه يراك وفى بعضها فان لم تره
فانه يراك فان القائل بما تقدم ما ادعى المراد من الحديث المروى
بالعبارة بل ذكر معنى يؤخذ من فحوى الكلام بطريق الاشارة اه ملخصا
اقول ولاح لهذا العبد الضعيف وجوه آخر فى ارتباط فانه يراك
ارجوا انها الطف واظرف وتكون الجملة عليها لبيان ثبوت الروية لا لمجرد
امكانها الاول فان لم تكن وفنيت فى طلب شهوده تراه وتبلغ ما تريد
فانه يراك ولا يغفل عنك طرفة عين فاذا راك افنيت نفسك فى طلبه
فانه لا يخيبك لانك بلغت مقام كمال الاحسان وان الله لا يضيع
اجر المحسنين الثانى فان لم تكن فانك تراه لانك قد فنيت وهو
الباقى فاذن هو الرائى نفسه وكيف لا يرى فانه يراك وقد فنيت
والباقى الوجود ـ الثالث ـ فان لم تكن فحينئذٍ تراه به لا بك
اذ يصير هو بصرك الذى تبصره كما فى صحيح البخارى وبصره

قول ہے "الم یاتیک والانباء تمنی" علاوہ ازیں واجب نہیں جزم جزا کا جب شرط
ماضی ہو اگرچہ معنی لیعنی جیسا کہ یہاں ہے اور ارتباط "فانہ یراک" کا وہ بیان
امکان رویت کے لئے ہے جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے، کلام میں امکان دیدار الٰہی پر یعنی
ہمارا اس کو دیکھنا بغیر جہت و مکان اور خروج شعاع وغیرہا کے اور ممکن ہے کہ دوسری
بالمعنی روایتیں مبنی ہوں اس معنی کر اسے راوی نے سمجھا حدیث سے کیا علاوہ ازیں کہ نہیں
ہے یہ تاویل حدیث کی اور بیان معنی کا مثل مراد کے نزدیک علماء عربیت کے جزیں نیست کہ
یہ ایک چیز ہے جو ظاہر ہو جاتی ہے ان کے بواطن پر بہ سبب غلبۂ حال محویت و فنا کے ان کے
قلوب پر اور نہیں ہے یہ اس لفظ سے بیچ اس روایت کے اور یہ فی الحقیقت از قبیلہ ستر بری اور
دس کھیرے بعوض ایک دانگ کے واللہ تعالیٰ اعلم اھ مختصراً اور یونہی رد کیا اسے علامہ
علی قاری نے مرقاۃ میں مگر انھوں نے ایراد اول و ثالث کے جواب میں وسیع کلام
کیا اور نہ قریب آئے، جواب ثانی کے نمایاں طور پر جہاں کے انھوں نے کہا جو کہا گیا کہ
اس کے موافق نہیں ہے الف کے ساتھ رسم خط تو یہ مدفوع ہے اس کے محمول کرنے سے
ایک لغت پر یا بر بنائے اشباع حرکت یا حذف مبتدا اور وہ انت ہے اور جائز ہے
حذف (فا) کا جملہ اسمیہ سے جو واقع ہو جزا کے مقام پر کہا اور قول اس کا "فانہ یراک"
کلام سابق سے متعلق ہے اگرچہ اس کا کچھ تعلق لاحق سے بھی ہے اور میں نے اس مقام میں
تطویل اس کلام میں بعض شراح کے اظہار خطا ہی کے لئے کی اور اس کے منافی نہیں وہ
جو بعض روایات میں وارد ہوا "فانک ان لاتراہ" "فانہ یراک" تو اگر اس کو نہیں دیکھتا تو وہ
تجھے دیکھتا ہے "فان لم تره فانہ یراک" کہ یقیناً پہلے کے قائل نے ادعا نہ کیا مراد حدیث
وہ ہونے کا جو عبارت نے ادا کیا بلکہ ذکر کیا ایسے معنی کو جو ماخوذ فحوائے کلام سے ہیں
بطور اشارہ اھ مخلصاً میں کہتا ہوں ظاہر ہوئیں اس عبد ضعیف کے لئے دوسری وجوہ
ارتباط "فانہ یراک" میں امید کرتا ہوں کہ یہ لطیف و ظریف تر آور ہو گا جملہ واسطے

Marfat.com

لا یحجب فانه یراك و انت خیال من بین عکوس و ظلال فکیف
لا یری اصل الجمال .... هذا وما قوله من
قبیل سعتربری فاشارة الی ما فی رسالة الامام القشیری رضی الله
تعالی عنه بسنده الی یحیی بن الرضی العلوی قال سمع ابو سلیمان
الدمشقی طوافا ینادی یا سعتربری فسقط مغشیا علیه فلما افاق
فقال حسبته یقول اسع تر بری ام ای بکسر الباء وهو المعروف
والاحسان وان کان فی قول الطواف بفتحها وفی کتاب المرقی فی مناقب
سیدی محمد الشرقی لحفیده عبد الخالق بن محمد بن احمد بن عبد القادر
ابن سیدی محمد الشرقی کان رجلا فی زقاق مصر یبیع یقول یا سعتربری
ففهم منه ثلثة من العباد الاول من اهل البدایة اسع تر بری
ای اجتهد فی طاعتی تر مواهب کرامتی والثانی متوسط ففهم
یا سعة بری ای ما اوسع معروفی واحسانی من احبنی واطاعنی
والثالث من اهل النهایة ففهم الساعة تری بری ای الفتح جاء
فتواجد اه وفی الاحیاء العجمی قد یغلب علیه الوجد علی الابیات
المنظومة بلغة العرب فان بعض حروفها توازن الحروف
العجمیة فیفهم منها معان آخر انشد بعضهم ومازارنی فی
النوم الاخیاله ۞ فقالت له اهلا وسهلا ومرحبا فتواجد علیه
العجمی فسئل عن سبب وجده ۞ فقال انه یقول ما زارلم
وهو کما یقول فان لفظ زار یدل فی العجمیة علی المشرف علی
الهلاك فتوهم انه یقول کلنا مشرفون علی الهلاك واستشعر
عند ذلك خطر هلاك الآخرة والمحترق فی حب الله تعالی

Marfat.com

بیان ثبوت رویت کے نہ خالی امکان کے اول "فان لم تکن" پس اگر تو نہ ہوا اور فنا ہو جائے اس کے شہود کی خواہش میں "تراہ" تو اسے دیکھے گا اور مراد کو پہنچ جائے گا "فانہ یراک" کہ بے شبہہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تجھ سے ایک لمحہ غافل نہیں تو جب اس نے تجھے دیکھا کہ تو نے اس کے لئے اپنی جان فنا کردی تو وہ کسی کو ناامید نہیں کرتا کیونکہ تو مقام احسان تک رسا ہو گیا اور اللہ ضائع نہیں کرتا محسنین کا اجر۔ ثانی "فان لم تکن" تو تو اگر نہ ہو تو یقیناً اسے دیکھ رہا ہے کیونکہ تو فنا ہو گیا اور وہی باقی ہے تو اب وہی اپنی ذات کا دیدار کرنے والا ہے اور کیونکر نہ دیکھے وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تو یقیناً فنا ہو چکا تو باقی ثالث پس اگر تو نہ ہوگا تو اس وقت تو اسے دیکھے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے اور اس کی آنکھ کا پردہ نہیں فانہ یراک "تو وہ بے شک تجھے دیکھ رہا ہے اور تو ایک صورت خیالی خواب میں آنے والی پرتو تجلی عکسی و ظلی میں سے ہے تو کیسے نہ دیکھے حسن حقیقی اور جمال اصلی یہ ہو لیکن قول ان کا من قبیلہ سعتر بری اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو رسالہ امام قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بلند یحیٰ بن رضی علی ہے کہ انھوں نے کہا، سنا ابو سلیمان دمشقی نے طواف میں ندا یا سعتر بری تو غش ہو کر گر پڑے جب افاقہ ہوا دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ وہ کہتا ہے" اسعتر بری" یعنی کسرۃ بارزمے اور وہ نیکی اور احسان ہے اگرچہ طواف کرنے والے اسے فتح ربا) سے کہا اور کتاب مرقی فی مناقب سید محمد شرقی نے کہ ان کے نواسہ عبدالخالق ابن محمد ابن احمد بن عبدالقادر کی مصنفہ ہے اس میں ہے کہ ایک شخص مصر کی گلیوں میں بیچتا اور کہتا یا سعتر بری تو اسے تین بندگان خدا نے سمجھا پہلے نے جو اہل ہدایت سے "اسعتر بری" یعنی کوشش کر میری اطاعت میں تو دیکھے گا میری کرامت کی عطائیں دوسرا متوسط تو اس نے سمجھا "یا سعتر بری" یعنی کس قدر وسیع ہے میری بھلائی اور احسان اس کے لئے جو مجھ سے محبت اور میری اطاعت کرے اور تیسرا اہل نہایت سے

Marfat.com

وجده بحسب فهمه الخ وبالجملة فليس تمسكنا هنا بتفسير الكريمة بل بتاويل المفسر واعتقاده بهذه المعانی حتی سوغ اشارة الاية اليها فهواذن ادلی عند کم بالكفر والعياذ باللہ تعالیٰ والمقصود بيان انكم محجوبون عن معرفة محمد صلی اللہ تعالی عليه وسلم قدرما عند علماء الظاهر فضلا عما اضح الاولياء الكرام فالمسلمين تكفرون ومالم تعرفوا تنكرون وتحسبون انكم تحسنون كماقال تعالی بل كذبوا بما لم يحيطوا به ذلك مبلغهم من العلم ومن لم يجعل اللہ له نورا فماله من نور نسأل اللہ العفو والعافيه اھ منه حديده

السؤال الثانی عن قول المجيب فی حقه صلی اللہ تعالی عليه وسلم انه يعلم ماكان وما سيكون من الازل الی الابد اقول الجواب الاوّل ترجم الكلام: بما يكثر لمثلكم اثارة الاوهام فان فی لفظكم يحتمل تعلق من بيعلم فيكون المعنی علی حمل الازل علی المصطلح الكلامی انه صلی اللہ تعالی عليه وسلم يعلم من الأزل الذی لابداية له وهذا كفر لبواح للزوم قدمه صلی اللہ تعالی عليه وسلم ولامساغ لهذا الاحتمال فی قول المجيب فان ترجمة عبارته فی ص۷ ان جملة مالم تكن تعلم تشمل جميع المغيبات التی تكونت من الأزل وستكون الی الابد اھ اما شمول علمه صلی اللہ تعالی عليه وسلم لكل ماكان ويكون من الازل الی الابد فاعلم انهما يطلقان و يراد بهما ما اصطلح عليه المتكلمون مما لا بداية لوجوده ولانهايه لبقائه وشمول العلم لجميع الاشياء بهذا

مطلب: الازل والابد اطلاقان

تو اس نے سمجھا "الساعۃ تری برّی" پس ان تینوں کو وجد آ گیا اھ اور احیا میں ہے
کہ عجمی پر کبھی وجد کا غلبہ عربی اشعار پر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے بعض حروف بروزن
حروف عجمیہ ہوتے ہیں تو ان سے دوسرے معنی مفہوم ہوتے ہیں کسی کا شعر تھا۔

ما زارنی فی النوم الا خیالہ　　فقلت لہ اھلاً وسہلاً ومرحبا

میں نے اس کی صورت خیالی کا خواب میں نظارہ کیا تو میں نے اس سے کہا اہلاً وسہلاً مرحبا
تو اس پر ایک عجمی کو وجد آ گیا تو اس سے سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا "مازارلم"
کہ مرنے کے قریب ہوں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ لفظ زار بزبان
فارسی ہلاکت سے قریب والے پر دال ہے تو اسے وہم ہوا کہ ہم سب ہلاکت
کے قریب ہیں۔ اور اس نے اس وقت خطرۂ ہلاکت آخرت سمجھا عشق الٰہی میں جلنے
والا اس کا وجد اس کے حسب فہم ہوتا ہے الخ خلاصہ یہ کہ ہمارا استدلال یہاں تفسیر
آیۂ کریمہ سے نہیں بلکہ تاویل مفسر اور ان معنی پر ان کے اعتقاد سے ہے یہاں تک
کہ اس نے جائز رکھا آیۂ کریمہ کا اس کی جانب اشارہ تو وہ اب تمھارے نزدیک
کفر کے زائد لائق والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تم معرفت
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محجوب ہو اور اتنی معرفت بھی نہیں جتنی علما نے ظاہر
کو ہے کجا وہ کہ اولیائے کرام کو مرحمت ہوئی تو تم مسلمان کی تکفیر کرتے ہو اور بے
علمی سے انکار کرتے اور اس انکار کو اچھا خیال کرتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے بلکہ انھوں
نے جھٹلایا اسے جسے انھوں نے نہ جانا یہ ہے ان کا مبلغ علم تو جسے اللہ نور نہ دے
اس کے لئے نور نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں عفو وعافیت اھ منہ جدیدہ

Marfat.com

المعنی قد آذناک فیما سبق انہ خاص بالمولی سبحانہ و تعالی محال فی العباد عقلا وسمعا لکنہما ربما یطلقان ویراد بہما الأمد المدید فی الماضی والآتی کما صرح بہ فی معنی[1] الابد القاضی البیضاوی فی تفسیرہ وقال

[1] وفی الکوکب الانور علی عقد الجوہر نقلا عن التوقیف الازل للقدم لیس لہ ابتداء ویطلق مجازا علی من طال عمرہ اھ وفی الجواہر والدرر للعارف باللہ الامام العلامۃ سیدی عبدالوہاب الشعرانی فیما استفادہ من شیخہ العارف باللہ سیدی علی الخواص رضی اللہ تعالی عنہما مانصہ فقلت لہ فما المراد بقولہم کتب اللہ ذلک فی الازل مع ان الازل لا یتعقل الا انہ زمان والزمان مخلوق والکتابۃ الالٰہیۃ قدیمۃ فقال رضی اللہ تعالی عنہ المراد بالکتابۃ الازلیۃ ھے العلم الالٰہی الذی احصی الاشیاء کلہا فیہ واما الازل فہو الزمان الذی بین وجود اللہ ووجود موجودات المعقولۃ الاٰن فیہ اخذ العہد علی الوجود الخ فقد ابان الامام السائل فی السؤال ان الازل بمعنی الزمان لیس الا مخلوقا حادثا غیر قدیم و ابان السید العارف المجیب فی الجواب انہ الزمان الذی اخذ اللہ فیہ المیثاق فانتفی الریب ورجع الی العائب العیب ؛ قال الامام احمد ابن الخطیب القسطلانی رحمہ اللہ تعالی فی المواہب اللدنیہ ج ۲ ص ۳۸ فقد اجاد العلامۃ ابو محمد الشقراطسی حیث یقول فی قصیدتہ المشہورۃ

؎ الملک للہ ھذا عز من عقدت — لہ النبوۃ فوق العرش فی الأزل۔ فلو اراد بالأزل القدم فاین کان اذ ذاک العرش اھ منہ غفرلہ

سوال دوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا سب جانتے ہیں اقول جواب اول تم نے کلام مجیب کا ایسا ترجمہ کیا جو تم جیسوں کے لئے وہم زیادہ ابھارنے کا باعث ہوا اس لئے کہ تمھاری عبارت میں "ازل" سے کا تعلق "جانتے ہیں" سے بھی متحمل ہے ازل کو جب اصطلاح کلام پر حمل کیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم ازل سے موجود ہے جس کے لئے ابتدا نہیں اور یہ کھلا کفر ہے کہ اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدیم ہونا لازم آئے گا اور مجیب کے کلام میں اس احتمال کو راہ نہیں ان کی عبارت یوں ہے کہ بے شک جملہ مالم تکن تعلم شامل ہے ان تمام مغیبات کو جو ازل سے ہو گذریں اور ابد تک ہوں گی انتہیٰ۔

رہا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ازل سے ابد تک کے تمام کائنات کو شامل ہونا تو آگاہ ہو کہ ازل و ابد بولے جاتے ہیں اور ان سے وہ مراد ہوتی ہے جو متکلمین کی اصطلاح ہے یعنی وہ جس کے وجود کی ابتدا نہیں اور وہ جس کے بقا کی انتہا نہیں۔ اور اس معنی پر جمیع اشیاء کو علم کا شامل ہونا ہم تجھے بتا چکے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے بندوں کے لئے عقل ونقل دونوں کی رو سے محال ہے مگر بارہا ازل و ابد بولتے ہیں اور ان سے گذشتہ و آئندہ کا طویل زمانہ مراد ہوتا ہے جیسے کہ معنی[1] ابد میں قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں تصریح کی۔
قدم ہے وہ جس کی ابتدا نہیں اور اس کا اطلاق مجازا اس پر آتا ہے جس کی عمر طویل ہوا ھ اور یہی مراد در مصنف عارف باللہ امام علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی میں استفادہ فرمایا اپنے شیخ عارف باللہ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس کی عبارت یہ ہے تو میں نے ان سے کہا کیا مراد ان کے قول سے کہ اللہ لکھ دیا اسے ازل میں باوجودیکہ ازل کا تعقل نہیں مگر یہ کہ وہ زمانہ ہے اور زمانہ مخلوق ہے اور اللہ کا لکھنا قدیم ہے تو فرمایا رضی اللہ

---

[1] یعنی کواکب الانوار الخ اور کوکب الانوار شرح عقد الجوہر تو تیف سے منقول ازل

سیدی العارف باللہ مولانا النظامی قدس سرہ السامی
فی مدحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالفارسیہ ؎

محمد کا زل تا ابد ہر چہ ہست - بآرائش نامِ او نقش بست

ای کل موجود من الازل الی الابد انما تصور وتکون زینۃ
لاسم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای لیکون من خدمہ
وحشمہ وینسلک فی موکب جلالہ وکرمہ فماذا تظن
انہ اراد ھھنا بالازل ان حملتہ علی المصطلح الکلامی معاذ
اللہ کان کفرا صریحا فلم لا تحملون کلام اخیکم علی ما
تحملون علیہ کلام ھذا السید لعاقر وقد کنت اردت ھذا الایضاح
اذا اتیت فی تصویر الدعوی بلفظۃ من اول یوم الی یوم القیمۃ
مکان لفظۃ الازل الی الابد ولکن الایلاع بالایراد یتسارع
الی الحمل الفساد الجواب الثانی لو نظرتم کلام المجیب نفسہ علی
صحیفۃ ١٦ لعلمتم مرادہ بالازل والابد کما علمنا فانہ یقول

معلوم ان اللوح المحفوظ مرقوم فیہ ومحفوظ جمیع ما کان و
یکون من الازل الی الابد ام فہل یتوھم عاقل ان اراد
اثبات مالا یتناھی وجودا ولا بقاء فی لوح محدود متناہ انما
اراد ما قلنا من اول یوم الی یوم الاخر کما قد صح فی الحدیث
عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفظۃ الی الابد فی مثبات
اللوح ولیس المراد قطعا الا ما ذکرنا الجواب الثالث یا اتیکم
راجعتم رسالۃ المجیب نفسہا ص۱۱ حیث نقل عن تفسیر روح
البیان ما نصہ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون بمستور عما

Marfat.com

تعالیٰ عنہ نے کہ مراد کتاب ازلیہ سے وہ علم الٰہی ہے جس نے احصار کر لیا تمام اشیا کا اس میں لیکن ازل پس وہ زمانہ وہ ہے کہ درمیان وجود الٰہی اور وجود ان موجودات کے معقول ہیں اب اسی میں لیا گیا عہد وجود پر الخ تو ظاہر فرما دیا سوال کرنے والے امام نے سوال میں یہ کہ ازل بمعنی زمانہ نہیں ہے مگر مخلوق حادث غیر قدیم اور ظاہر کر دیا سردار عارف باللہ مجیب نے جواب میں کہ وہ زمانہ ہے جس میں حق تعالیٰ نے اخذ میثاق فرمایا تو شک منتفی ہو گیا اور عیب عیبی کی طرف پھر گیا۔ امام احمد بن خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مواہب لدنیہ ج ۲ صـ ۳۸ میں فرمایا خوب فرمایا علامہ ابو محمد منشقر شقراطسی نے جہاں اپنے مشہور قصیدہ میں فرمایا ملک اللہ کے لئے ہے یہ عزت جس کے لئے نبوت باندھی گئی ازل میں تو اگر ازل سے قدم مراد ہو تو اس وقت عرش کہاں تھا

اھ منہ غفر لہ مدنیہ

اور میرے سردار عارف باللہ مولٰنا نظامی قدس سرہ السامی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کہا ہے

محمد کاز ازل تا ابد ہر چہ ہست — بہ آرائش نام او نقش بست

یعنی ازل سے ابد تک جو کچھ موجود ہے اس نے اسی لئے صورت پکڑی اور موجود ہوا کہ نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیبائش بنے یعنی حضور کے خدم و حشم سے ہو اور حضور کے عزت و جلالت کے جلوس میں شامل ہو تو اب تیرا کیا گمان ہے مولٰنا نے ازل سے یہاں کیا مراد لیا اگر تو اسے اصطلاح کلام پر حمل کرے تو معاذ اللہ کفر ہو گا تو اپنے بکتائی کے کلام کو اس معنی پر کیوں نہیں حمل کرتے جس پر ان سید عارف باللہ کا کلام حمل کرو گے اور میں نے اسی ایضاح کا قصد کیا کہ " ازل سے ابد تک " کی جگہ " روز اول سے روز قیامت تک " لکھا مگر اعتراض کی لت معنی فساد کی طرف جلد لے جاتی ہے جواب دوم اگر تم صـ ۱۶ پر خود مجیب کا کلام دیکھے

ذ ... الأزل وما سيكون الى الابد لان الجن هوا لستر بل
است علم بما كان خبير بما سيكون اھ فهذا المفسر
الفاضل سلف المجيب فی هذا اللفظ بل ان كان هذا ذنبا
فهو اشد ذنبا من المجيب لان هذا انما قاله فی مقال نفسه
والمفسر فسر به كلام ربه عزوجل. فكل ما حكمتم فی
هذا اللفظ من كفر او ضلال وغيرهما فاحكموا به اولاً
على ذلك العالم الجليل ؛ ثم اجاوزوا الى المجيب النبيل
السوال الثالث - عن قول المجيب ان علمه صلى الله
تعالى عليه وسلم شامل لجميع المغيبات هل هذا حق
ام لا - اقول الجواب اما الجميع بمعنى الأحاطة
الحقيقة بكل معلومات الله سبحانه وتعالى تفصيلاً
فقد اخبرنا كم انه محال للخلق يقينا وقطعاً ؛ عقلا و
شرعا واما بمعنے جمع ما كان وما يكون من اول يوم
الى اليوم الاخر فحق صادق طاعة وسمعا ؛ ياليت شعرے
اذ يقول الله تعالى تبيانا لكل شئ ويقول جل وعلا تفصيل
كل شئ ويقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
فتجلى لی كل شئ ويقول العلماء حصل له صلے الله تعالے
عليه وسلم جميع العلوم الجزئية والكلية واحاط بها وقالوا
بيّن كل شئ وقالوا وسع العالمين وقالوا علم ما كان وما يكون
وقالوا يرى ويسمع الكل كالمشاهد وقالوا هو صلى الله عليه
وسلم بجميع الاشيا وقالوا احاط بجميع علوم الظاهر والباطن

Marfat.com

تو ازل تا ابد سے ان کی مراد جان لیتے جیسے ہم نے جان لی پس بے شک وہ کہتے ہیں
بے شک لوح محفوظ کہ اس میں مرقوم ومحفوظ ہے وہ سب جو ہو گزرا اور ہوگا ازل
ابد تک، تو کیا کوئی وہم کرے گا کہ انھوں نے ایسی چیز کا جس کے نہ وجود کا اول ہے
نہ بقا کا آخر ایک محدود ومتناہی لوح میں منقوش ہونا مانا ہے، بلکہ ان کی مراد
وہی ہے جو ہم نے کہا کہ روز اول سے روز آخر تک۔ جس طرح صحیح حدیث میں
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد ہوا کہ ابد تک سب چیزوں کا لوح میں ثبت
ہونا فرمایا اور وہاں پھر یقیناً وہی مراد ہے جو ہم نے ذکر کی۔ جواب سوم ہم نے
تم خود رسالہ مجیب کا صـ۱۱ دیکھئے جہاں تفسیر روح البیان سے یہ عبارت
نقل کی ہے کہ (اے نبی) تم اپنے رب کے فضل سے پوشیدگی والے نہیں
کہ جو کچھ ازل سے ہوا اور جو کچھ ابد تک ہوگا تم پر کچھ چھپا ہوا ہے اس لیے کہ جنّ
بمعنی پوشیدگی ہے بلکہ تم جانتے ہو جو کچھ ہو گزرا اور خبر رکھتے ہو جو کچھ ہونے والا
ہے انتہی تو یہ مفسر فاضل اس نقل میں مجیب کے پیشوا ہیں بلکہ اگر یہ کفر ہے
تو ان مفسر کا گناہ مجیب سے سخت تر ہے اس لئے کہ مجیب نے تو یہ اپنے کلام میں
کہا اور مفسر نے اسے کلام الٰہی کی تفسیر ٹھہرایا تو اس لفظ پر کفر یا گمراہی یا جو حکم
لگاؤ پہلے اس عالم جلیل پر لگاؤ پھر مجیب نقیل کی طرف بڑھو۔ سوال
سوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام
غیبوں کو شامل ہے یہ حق ہے یا نہیں اقول جواب۔ جمیع اس معنی پر کہ تمام
معلومات الٰہیہ کو تفصیلاً وار احاطہ حقیقیہ سے محیط ہو جائے یہ تو ہم تمھیں بتا چکے
کہ یہ مخلوق کے لئے یقیناً قطعاً عقل وشرع دونوں کی رو سے محال ہے
اور اس معنی پر کہ جو کچھ روز اول سے ہوا اور روز آخر تک ہوگا اس سب
کو محیط ہو یہ حق اور سچا ہے اللہ ورسول کا ارشاد سننے اور ماننے کی رو

Marfat.com

والاول والآخر وقالوا ان العارف يتجلى له كل شئ كما
تقدم كل ذلك فای بدع فی التعبير بجميع المغيبات اترون
هذا اشد عموما من كلمات الله تعالیٰ وكلم رسوله صلی الله
تعالیٰ عليه وسلم واقوال الائمة والفاظ العلماء بل ان اخذ تم
الفطانة بيد يكم وجدتموه اقصر عرضا واقل وسعا من اكثر
ما مر انما المراد ما تقرر واستقر ؛ فان كان هذا كفرا
او ضلالة او خطاء او جهالة ؛ فاولٰى كلام الله تعالیٰ ورسوله
بل الائمة والعلماء كفروا او ضلوا او جهلوا ؛ ثم بعد الكل
الى المجيب تحولوا ؛ **السوال الرابع** هل علمه صلی الله
تعالیٰ عليه وسلم له ابتداء وانتهاء ومحدد ومحد ام ليس
كذلك **اقول الجواب** اما الابتداء فنعم لان علم
الخلق لا يمكن الا حادثا واما الانتهاء فان اريد به ان يكون
القدر الموجود من علومه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم
فی كل زمان محدودا لعدد ما فی علم الله تعالیٰ وان لم
يستطع احصاره بشر ولا ملك ؛ فهذا ايضا صحيح و
لا شك ؛ وان اريد ان يقف علمه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم
عند حد لا يتعداه ؛ فباطل والله لا يرضاه ؛ بل لا يزال
حبيبنا صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی ابد الاباد يترقی فی
علمه بربه وصفاته عز وجل ؛ وقد فصلنا القول فی
ذلك كله فی النظر الاول **السوال الخامس** عن قولی
فی تقريظی ما عبر به السائل بقوله ما عزب عن علمه
مثقال ذرة هل اردتم بذلك انه ما عزب عن علمه

Marfat.com

سے اے کاش میں جانوں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شے کا روشن بیان اور فرماتا ہے ہر چیز کی تفصیل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر شے مجھ پر روشن ہو گئی اور علماء فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جزئی وکلی علم حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ فرما لیا۔

اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شے بیان فرمادی اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم نے تمام عالم کو گھیر لیا اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ ہو گذرا اور جو کچھ ہوگا سب جان لیا اور فرماتے ہیں سب کچھ ایسا دیکھتے اور سنتے ہیں جیسا آنکھوں کے سامنے ہے اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اشیاء کے عالم ہیں اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور فرماتے ہیں کہ عارف پر ہر شے روشن ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ عبارات اور پر گذریں تو جمیع غیوب کہنے میں کون سی انوکھی بات ہے۔کیا اس کا عموم ان کلمات الٰہیہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اقوال ائمہ و الفاظ علماء کے عموم سے زیادہ خیال کرتے ہو بلکہ اگر تم عقل کا دامن تھامو تو اکثر ارشادات جو گذرے ان سے اس لفظ کی چوڑان اور وسعت کم پاؤ گے تو مراد وہی ہے جو ٹھہر چکا اور قرار پا گیا تو اگر یہ کفر یا گمراہی یا خطا یا نادانی ہے تو پہلے اللہ و رسول کا کلام بدلو اور عالموں کو کافر یا گمراہ یا جاہل کہو پھر سب کے بعد مجیب کی طرف پلٹو۔سوال چہارم کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی ابتدا اور انتہا اور کسی حد سے محدود ہے یا ایسا نہیں۔

اقول جواب ابتدا تو ضرور ہے اس لئے کہ مخلوق کا علم حادث ہی ہو کر ممکن ہے رہی انتہا اگر اس سے مراد یہ ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلومات کی نہ آنا

Marfat.com

مثقال ذرة عن الازل الى الابد ام غير ذلك اقول
الجواب الاول انما ترجمة لفظى لم تبق ذرة
خارجة عن علمه صلی الله تعالى عليه وسلم وهو
صريحا ناظر فى الحدوث بخلاف ترجمة السائل على انه

زاد لفظة مثقال وليس فى كلامى كانه يريد ان يستقيم التردد
والترديد المذكور فى سؤاله هل اردتم من الازل الى الابد
ام غيره وذلك لانه لو لم يزد لفظة مثقال وقام يسأل هل
ما عزب من علمه ذرة من الازل ؛ كان دليلا انه
يقول بوجود الذرات فى الازل فيكون كفرا بواحا ذل ؛
فزاد مثقال ولم يدر ان ليس فى الازل ما يوزن
بالمثاقيل ؛ انما هو الجليل وصفات الجليل ؛ فبنى كلامه
وترددہ ناظرا الى احتمال الكفر اوظاهرا فيه ؛ وقد
تقرر ان هذا هو مأل من حفر بئر الاخيه ؛ ثم قد
عرفناك الامر مرارا ؛ واعلنا لك بالحق جهارا ؛ ولفظة
الازل ليس فى كلامى ولا هو بالمعنى المتوهم له مرامى ۔
الجواب الثانى هنا ثلاث مراتب الاولى مرتبة
المسلم ؛ الصالح السالم ؛ لايظن بالمسلم الا الخير ؛
فان وجد ماله وجه الى الخير ؛ اول وحول عن
الضر والضير ؛ الثانيه من لم يوفق لهذا لكن له
نوع ديانة ؛ وفى الدين صيانة ؛ فهو لا يختلق لاخيه
من نفسه محالا ؛ ليجد الظن والريبة مجالا ۔ والثالثة

Marfat.com

ہیں کوئی گنتی ہے جسے اللہ جانتا ہے اگرچہ کوئی آدمی اور فرشتے انہیں شمار نہ کر سکے تو یہ بھی بلاشبہ صحیح ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کسی حد پر ٹھہر جائے کہ اس سے آگے نہ بڑھے تو یہ باطل ہے اور اللہ اسے نہیں مانتا بلکہ ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدالآباد تک ذات و صفات الٰہی کے علم میں ترقی فرماتے رہیں گے اور ان تمام باتوں پر نظر اول میں ہم بکلام فصل کہہ چکے سوال پنجم تقریظ میں میرے اس قول سے جسے سائل نے عربی بنانے میں یوں کر دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ذرہ بھر غائب نہ ہوا کہ اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ ازل سے ابد تک ذرہ بھر کوئی شے حضور کے علم سے غائب نہیں یا کچھ اور اقول جواب اول میرے کلام کا ترجمہ تو یہ ہے نہیں باقی رہا کوئی ذرہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے خارج ہو اور یہ صاف حدوث کی طرف ناظر ہے بخلاف ترجمہ سائل کے علاوہ بریں سائل نے لفظ مثقال بڑھا دیا اور وہ میرے کلام میں نہیں گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تردید و تردد جو اس کے کلام میں کہ ازل سے ابد تک مراد ہے یا کچھ اور یہ ٹھیک ہو جائے اس لیے کہ اگر وہ مثقال کا لفظ نہ بڑھاتا اور یوں پوچھنے کھڑا ہوتا کہ کیا ازل سے کوئی ذرہ حضور حضور کے علم سے غائب ہوا تو یہ اس پر دلیل ہوتا کہ وہ ازل میں ذروں کا وجود مان رہا ہے تو کھلا ہوا سخت گمراہ کفر ہوتا تو اس نے مثقال بڑھا دیا کہ اور نہ جانا کہ ازل میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مثقالوں سے تولی جائے وہاں تو اللہ ہے اور اس کی صفتیں تو اس کا کمال و تردد احتمال کفر کی طرف ناظر رہ گیا یا اس میں ظاہر اور ٹھہر چکا ہے کہ یہی انجام ہے اس کا جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے پھر یہاں جو بات ہے ہم بار بار تجھے بتا

Marfat.com

من تقاضی فی الحرمان من هذه الألآء ؛ لکن فی عینه
بقیة حیاء فاذا رأی التصریح ؛ بخلاف ما یفتریه اظن
القبیح ؛ فلا یجترئ ولا یقدم ؛ لان بسراه مایردو
یلجم ؛ امامن حسد وفسد ؛ تعدی الحد ؛ فیری
ویعرض ؛ ویسمع ویعترض ؛ وانا ابنه الصائل وقد
اوردته المناهل وافدته المسائل ؛ واجدت له
الدلائل ان لا یکون مز اسفل الاسافل ؛ کیف وما کان
لکلامی مجرد تجرد عن لفظة الازل ؛ بل قد کان مصرحا
فیه بتصریح اجل ؛ ان المراد ما یکون وما کان الی آخر
الایام من الیوم الاول ؛ فالتنصیص بذلک اما کان
سدّ علی الظن المسالک ؛ ولکن الحسد حسک ؛
من تعلق به فسد وهلک ؛ فایاک ایاک ؛ ومواردالهلاک ؛ والله یتولی هدانا وهداک ؛ الحمد لله
تم الجواب وظهر الصواب ؛ واذ قد خرجت
العجالة ؛ فی صورة الرسالة ؛ فاحب ان اسمیها
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة لیکون
علما بموضوع التالیف و مکان التصنیف مشعرا
معلما وبحساب الجمل علی عام التالیف علامة و
علما ؛ الحمد لله کان العبد الضعیف اتم القسم الاول
فی النهار الاول فی سبع ساعات ثم زاد فیه النظر لسادس
للافادة ؛ وکتب الیوم مع کثرة الاشغال القسم الثانی
لعبد الظهر واتمه فی نحو ساعة وزیادة ؛ فتم بحمد

Marfat.com

چکے اور صاف کھول کر ظاہر کر چکے اور ازل کا لفظ نہ میرے کلام میں ہے نہ اس معنی پر کہ جو سائل کے وہم میں ہے میری مراد جواب دوم یہاں تین مرتبہ ہیں۔ پہلا مرتبہ مسلمان صالح سلامتی والے کا جو مسلمان پر بدگمانی نہیں کرتا مگر نیک تو اگر وہ کوئی ایسا لفظ پاتا ہے جس میں دوسرا پہلو ہے اسے تاویل کر کے برائی اور نقصان سے پھیر دیتا ہے۔ دوسرا وہ جسے یہ توفیق تو نہیں مگر ایک طرح کی دیانت رکھتا ہے اور اس کا دین کچھ محفوظ ہے تو وہ اپنے بھائی کے لئے اپنی طرف سے کوئی محال نہیں گڑھتا تاکہ بدگمانی اور تہمت کے لئے مجال پائے، تیسرا وہ جو ان نعمتوں سے محرومی میں حد کو پہنچ گیا مگر اس کی آنکھ میں کچھ حیا باقی ہے تو گمان بد جس کا افترا کرے جب یہ اس کے خلاف کی تصریح پاتا ہے تو جرأت کا اقدام نہیں کرتا، اس لئے کہ اس کے آنکھوں کے سامنے وہ چیز موجود ہے جو اس کے افترا کو رد کر دے گی اور اس کے منہ میں لگام دے دے گی مگر وہ جس نے حسد کیا، اور تباہ ہو گیا اور حد سے گذر گیا۔ وہ دیکھتا اور منہ پھیر لیتا ہے اور سنتا اور اعتراض کرتا ہے اور میں حملہ آور کو متنبہ کرتا ہوں اور میں اسے گھاٹوں پر اتار لایا اور ایسے مسائل کا افادہ کیا اور اس کے سامنے کھرے مسائل بیان کئے کہ ہر پست سے پست تر نہ بننے پر کیونکر ہو حالانکہ میرے کلام میں اتنا ہی نہ تھا کہ یہ لفظ ازل سے خالی ہے بلکہ اس میں عظیم تصریح کے ساتھ مصرح تھا کہ وہ مراد ہے، جو روز آخر تک روز اول سے ہوگا اور ہوا تو کیا تصریح نے بدگمانی

Marfat.com

نعے لثلث بقين من ذى الحجة يوم الا[illegible] بعد
قبل العصر ؛ وافضل الصلاة واكمل السلام على
المولى المخصوص بطيب النشر ؛ شفيعنا بمنه يوم الحشر
وعلى آله الكرام وصحبه العظام مادار الفجر
وليالى عشر ؛ والحمد لله رب العلمين

تمت

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف

قرآن مجید عکسی مترجم

ہر جگہ دستیاب ہے

ترجمہ: اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر: صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین علیہ الرحمہ

● برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ ● علماء و فقہاء کیلئے معنویت سے لبریز ● محبت رسول سے بھرپور تفسیر ● اختلافی مسائل پر آیات قرآنی کی فہرست ● ضعیفوں اور کمزور نگاہ والے حضرات کیلئے ایک نایاب تحفہ!

ملنے کے پتے: ● مولانا مطیع الرضا خاں صاحب خطیب جامع مسجد لال کرتی ۔ راولپنڈی ● تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی لاہور راولپنڈی ● مکتبہ رضوان گنج بخش لاہور ● مکتبہ نبویہ لاہور ● نورانی بک ڈپو چوک جادہ ۔ جہلم ● کتب خانہ رضوی محمد یوسف مارکیٹ ۔ ● مکتبہ فریدیہ جامع مسجد ● کتب خانہ حاجی نیاز احمد بوہڑ گیٹ ملتان ● مکتبہ نوریہ رضویہ جامع مسجد گلبرگ اے ● مولانا سید امام علی شاہ ● علی گڈھ بک اسٹور اردو بازار سکھر

شائع کردہ: قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی دارالعلوم امجدیہ ۔ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور ۔ مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور ۔ پنجاب ۔ نیوز ایجنسی اردو بازار کراچی ۔ فون: ۲۱۲۳۴۵

Marfat.com

پر راستے بند نہ کر دیئے تھے۔ مگر حسد ایک گوکھرو ہے کہ جسے لپٹ جاتا ہے وہ تباہ و ہلاک ہو جاتا ہے تو بچ اور بچ ہلاکت کی جگہوں سے اور اللہ ہماری اور تیری ہدایت کا والی ہو، الحمد للہ جواب پورا ہوا اور صواب کھل گیا اور جب کہ یہ جلد لکھا ہوا ایک رسالہ کی صورت میں نکلا تو مناسب ہے کہ اس کا نام الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ رکھوں تاکہ یہ نام بھی ہو اور مقصود و تالیف اور مکان تصنیف کا اشعار و اعلام بھی ہو اور ابجد کے حساب سے سال تالیف کی علامت اور نشانی بھی ہو۔

الحمد للہ بندہ ضعیف نے پہلا حصہ پہلے دن سات گھنٹے میں پورا کر دیا تھا پھر اس میں فائدے کے لئے نظر ششم بڑھائی اور آج باوصف کثرت اشغال کے دوسرا حصہ بعد ظہر کے لکھا۔ اور اسے ایک گھنٹے سے کچھ زائد میں تمام کر دیا تو بحمد اللہ ۲۷ ذی الحجہ روز چہارشنبہ کو عصر سے پہلے پورا ہو گیا اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان مولی پر جو مہکتی خوشبو سے مخصوص اور اپنے احسان سے حشر کے دن ہمارے شفیع ہیں اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر جب کہ صبح اور دس راتیں دورہ کریں اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

Marfat.com

طابع
رضویہ پبلی کیشنز کراچی
آرام باغ روڈ۔ گاڑی کھاتہ کراچی ۱
فون :- ۲۱۶۴۶۴ ، ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

Marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

قرآن مجید

معریٰ

کی امتیازی خصوصیات:

- صاف ستھری اور جدید کتابت
- ہر صفحہ آیت پر ختم
- تمام حروف واضح اور کشادہ
- حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ
- ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے بیحد آسان
- عمدہ طباعت
- خوبصورت جلد
- آفسٹ اور نیوز پیپرز پر پارہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- قرآن مجید مترجم اعلحضرت بریلوی
- قرآن مجید کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ
- دوازدہ سورۃ مرتبہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
- فتاویٰ رضویہ اول تا یازدھم
- فتاویٰ امجدیہ اول
- بہار شریعت ا تا ٦ جیبی ایڈیشن
  جس میں عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں
- بہار شریعت ١٨ تا ٢٠
- سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- الدولۃ المکیۃ
- زلزلہ
- تبلیغی جماعت
- جماعت اسلامی
- جماعت اسلامی کا شیش محل
- زیر و زبر
- مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم
- دائمی نقشہ اوقات نماز سحر و افطار

دار العلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت: مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ۔ آرام باغ کراچی نمبر ا فون نمبر ۲۱۶۳۶۴ - ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

قرآن مجید

معریٰ

کی امتیازی خصوصیات :

- ○ صاف ستھری اور جدید کتابت ○ ہر صفحہ آیت پر ختم ○ تمام حروف واضح اور کشادہ
- ○ حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ ○ ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے بیحد آسان
- ○ عمدہ طباعت ○ خوبصورت جلد ○ آفسٹ اور نیوز پیپر زیر پارہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- ○ قرآن مجید مترجم اعلحضرت بریلوی
- ○ قرآن مجید کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ
- ○ دوازدہ سورۃ مرتبہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
- ○ فتاویٰ رضویہ اول تا یازدھم
- ○ فتاویٰ امجدیہ اول
- ○ بہار شریعت ۱ تا ۶ جمبو ایڈیشن
  جس میں عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں
- ○ بہار شریعت ۱۸ تا ۲۰

- ○ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- ○ الدولۃ المکیۃ
- ○ زلزلہ
- ○ تبلیغی جماعت
- ○ جماعت اسلامی
- ○ جماعت اسلامی کا شیش محل
- ○ زیر و زبر
- ○ مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم
- ○ دائمی نقشہ اوقات نماز سحر و افطار

دار العلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت : مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ آرام باغ کراچی نمبر ا فون نمبر ۲۱۶۴۶۴ - ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com